قیدیوں کے حقوق و مراعات

مرتب کردہ

لاء اینڈ جسٹس کمیشن آف پاکستان

شاہراہ دستور، اسلام آباد

فون نمبر 051-9208752

ljcp@ljcp.gov.pk

www.ljcp.gov.pk

قواعد جیل خانہ جات پاکستان ۱۹۷۸ءاور دیگر متعلقہ قوانین کے تحت قیدیوں کے حقوق ومراعات، ذمہ داریاں اور دیگر قانونی سہولیات

فہرست موضوعات — صفحہ

پیش لفظ	1
باب اول پاکستان کے آئین میں دیئے گئے بنیادی حقوق	3
باب دوئم جیل خانہ جات اور ان کی درجہ بندی	
ا۔ جیل خانہ جات	4
۲۔ جیلوں کی درجہ بندی	4
باب سوئم قیدیوں کی اقسام	
ا۔ دیوانی قیدی	6
۲۔ ریاست کے قیدی	7
۳۔ بچے اور نوعمر قیدی	8
۴۔ خواتین قیدی	13
۵۔ ملزم قیدی	16
۶۔ سزائے موت کے قیدی	21
۷۔ ذہنی مریض قیدی	23
باب چہارم قیدیوں کے عمومی حقوق	
ا۔ خوراک کا حق	26
۲۔ کپڑوں ضروری سامان اور دیگر اشیاء کا حق	32
۳۔ رہائش کا حق	34
۴۔ علاج معالجے کا حق	35
۵۔ تعلیم وتربیت کا حق	35

باب پنجم قیدیوں کیلئے عموی مراعات

۱۔ سزا میں تخفیف اور معافی کی رعایت 36

۲۔ عدم ادائیگی دیت کے قیدیوں کو حاصل رعایت 42

۳۔ عزیز و اقارب اور قانونی مشیر سے ملاقات اور خط لکھنے کی رعایت 43

۴۔ کھیلوں کی رعایت 47

۵۔ مذہبی فرائض کی ادائیگی کی آزادی 47

باب ششم سزا کے خلاف اپیل میں رہنمائی اور معاونت 49

باب ہفتم پروبیشن / پیرول پر رہائی 57

باب ہشتم ممنوعہ افعال / جرائم اور ان کی سزائیں 65

ملحقات (Annexures)

ملحق نمبر ۱۔ عالمی انسانی حقوق اور بین الاقوامی دستاویزات میں دیے گئے قیدیوں کے حقوق 71

ملحق نمبر ۲۔ صوبائی ہوم سیکرٹری و انسپکٹر جنرل (جیل خانہ جات) کے پتہ معہ ٹیلی فون نمبر 73

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

لاء اینڈ جسٹس کمیشن آف پاکستان کے فرائض میں ملکی قوانین کا تواتر کے ساتھ جائزہ لینا اور انہیں بدلتے ہوئے حالات اور معاشرتی تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے علاوہ انہیں عوامی آگاہی کے لیے عام فہم بنا کر ان سے متعلق شعور پیدا کرنا بھی شامل ہے۔ اسی تناظر میں کمیشن سیکرٹریٹ نے مختلف قوانین وضوابط کو عام فہم اردو زبان میں عوام کی آگاہی کے لیئے شائع کیا ہے جو "قانون فہمی" کے نام سے چھ جلدوں میں دستیاب ہیں۔

بدقسمتی سے اس ملک میں دیگر شعبہ ہائے زندگی کی طرح جیلوں کا نظام بھی عدم توجہی کا شکار رہا۔ اگرچہ حکومتی سطح پر، غیر سرکاری تنظیموں، بالخصوص وکلاء تنظیموں کے تعاون سے جیلوں میں اصلاحِ احوال کیلئے وقتاً فوقتاً متعدد اقدامات اٹھائے گئے اس کے باوجود حالات بد سے بدتر ہوتے چلے گئے حتیٰ کہ جیلوں کے اندر قیدیوں کے ساتھ روا رکھے جانے والے سلوک کے نتیجے میں بعض جیلوں کے اندر بغاوتوں نے جنم لیا۔ ان تلخ حقائق کو مدِنظر رکھتے ہوئے چیف جسٹس آف پاکستان، چیئرمین، لاء اینڈ جسٹس کمیشن، جسٹس افتخار محمد چوہدری نے جیلوں کے نظام میں اصلاحِ احوال کی جانب بھرپور توجہ دیتے ہوئے اس مسئلے کو مسلسل قومی عدالتی پالیسی ساز کمیٹی کے ایجنڈے پر رکھا اور اس ضمن میں متعلقہ صوبائی حکومتوں اور انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات کو ضروری اقدامات اُٹھانے بالخصوص جیلوں میں بند ملزم قیدیوں کو مقررہ تاریخ پیشی پر عدالت کے سامنے پیش نہ کرنے یا پیشی کیلئے شدید گرمی میں پولیس وین میں یا بخشی خانے میں بند کر کے سارا دن بٹھائے رکھنے کا سخت نوٹس لیتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ ایسے قیدیوں کو بغیر کسی استثنیٰ کے بروقت عدالتوں کے سامنے پیش کرنے کیلئے ضروری اقدامات اٹھائے جائیں۔ علاوہ ازیں قیدیوں کی حالت زار کے بارے میں میڈیا اور بعض دیگر ذرائع سے ملنے والی رپورٹوں کے پیش نظر حالات کا جائزہ لینے اور اصلاح احوال کیلئے ضروری اقدامات اٹھانے کیلئے نہ صرف چیف جسٹس آف پاکستان نے خود مختلف جیلوں کے دورے کئے اور اصلاح احوال کے لئے ہائی کورٹوں کے چیف جسٹس صاحبان اور سیشن جج صاحبان کو بھی وقتاً فوقتاً جیلوں کے دورے کرنے کی ہدایات جاری کیں۔ مزید برآں قومی عدالتی پالیسی ساز کمیٹی کے فیصلے کے مطابق چاروں صوبوں کے سیشن جج صاحبان کو متعلقہ جیلوں کا معائنہ کرنے کے احکامات بھی جاری کئے گئے ہیں جسکے مطابق ہر ضلع کے ایڈیشنل سیشن جج صاحبان ہر مہینے کے پہلے جمعے کو اور سیشن جج صاحبان ہر مہینے کے

آخری جمعے کو عدالتی اوقات کار کے بعد باقاعدگی کے ساتھ جیل کے دورے پر جاتے ہیں تاکہ قیدیوں کے مصائب کو کم کرنے کیلئے موقع پر ضروری احکامات جاری کیے جاسکیں اور جیل قواعد کے تحت انہیں حاصل حقوق و مراعات کو یقینی بنایا جاسکے۔ان جیل معائنوں کے بعد نہ صرف مختلف جیلوں میں قیدیوں کی تعداد میں خاطر خواہ کمی آئی ہے بلکہ حالات بھی کافی بہتر ہوئے ہیں۔

کافی عرصہ سے اس بات کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ جیل کے اندر اصلاحِ احوال کو ممکن بنانے کیلئے جیل اور قیدیوں سے متعلق مروجہ قوانین اور قواعد کے وہ حصے جو براہِ راست قیدیوں کے حقوق و مراعات اور ان کی ذمہ داریوں سے متعلق ہیں،عوام اور بالخصوص قیدیوں کی آگاہی کیلئے ایک الگ کتابچے کی صورت میں شائع کیے جائیں تاکہ وہ اپنے حقوق و مراعات کیلئے متعلقہ فورمز (Forums) پر آواز اٹھانے کے قابل ہوسکیں اور بحیثیت قیدی اپنی ذمہ داریوں کا بھی احساس کرسکیں۔اگرچہ جیلوں کے نظام میں بہتری لانے کے لیے انگریزوں سے ورثے میں ملے ہوئے رائج الوقت قوانین میں بعض بنیادی تبدیلیاں عمل میں لانے کی بھی اشد ضرورت ہے جس کیلئے لاء اینڈ جسٹس کمیشن آف پاکستان پہلے ہی مفید ترامیم تجویز کرچکا ہے جو ایک الگ رپورٹ کی شکل میں دستیاب ہیں۔یہ کتابچہ اس احساس کے تحت شائع کیا جارہا ہے کہ یہ سعی جیلوں کے نظام میں اصلاح احوال کیلئے ایک اہم سنگِ میل ثابت ہوگی۔

حبیب الرحمٰن شیخ
سیکرٹری لاء اینڈ جسٹس کمیشن آف پاکستان

باب اول

پاکستان کے آئین میں دیئے گئے بنیادی حقوق

- پاکستان کے ہر شہری کا، اور پاکستان میں موجود ہر فرد کا، یہ بنیادی حق ہے کہ اس کے ساتھ قانون کے مطابق سلوک کیا جائے۔

بالخصوص کسی شخص کی زندگی، آزادی، جان، شہرت اور حق ملکیت کے منافی کوئی غیر قانونی اقدام نہیں کیا جا سکتا، کسی فرد کو کسی ایسے کام سے نہیں روکا جا سکتا جس کی قانون ممانعت نہیں کرتا، نہ ہی کسی فرد کو ایسا کام کرنے پر مجبور کیا جا سکتا ہے جس کا قانون اس سے مطالبہ نہیں کرتا۔

- آئین میں درج بنیادی حقوق سے متصادم قانون کی کوئی حیثیت نہیں۔
- کسی فرد کو زندگی سے محروم نہیں کیا جا سکتا، سوائے ایسی صورت کے جس کی قانون اجازت دے۔
- ریاست کا فرض ہے کہ حراست میں لئے جانے والے ہر فرد کو وجہ گرفتاری بتائے اور اسے اجازت دے کہ وہ اپنی پسند کے وکیل سے مشاورت اور دفاع کی سہولت حاصل کرے۔
- یہ لازم ہے کہ حراست میں لئے جانے پر ہر فرد کو 24 گھنٹوں کے اندر اندر کسی مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا جائے۔ 24 گھنٹے کے بعد مجسٹریٹ کے احکامات کے بغیر حراست جائز نہیں۔
- امتناعی نظر بندی صرف آئینی حدود میں ممکن ہے، ایسی نظر بندی کے احکامات پر نظر ثانی کے تقاضوں کا احترام لازم ہے۔
- کسی فرد کو ایسے فعل کی سزا نہیں دی جا سکتی جو وقت سرزدگی جرم نہیں تھا۔ نہ ہی کسی کو وقت سرزدگی مقررہ حد سے زیادہ سزا دی جا سکتی ہے۔
- کسی شخص پر کسی جرم کے بارے میں ایک سے زیادہ مرتبہ مقدمہ نہیں چلایا جا سکتا نہ ہی سزا دی جا سکتی ہے۔
- کسی ملزم کو اپنے خلاف شہادت دینے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔
- انسانی عظمت کے منافی کسی اقدام کی کسی صورت اجازت نہیں ہے۔
- کسی شخص کو کسی جرم کی شہادت (یا ثبوت) اگلوانے کے لئے تشدد کا نشانہ نہیں بنایا جا سکتا۔
- قانون کی نظر میں سب شہری برابر ہیں اور سب ہی قانون کی مساوی امان میں ہیں۔
- کسی قانون میں صرف جنس کی بنیاد پر مرد اور عورت کے درمیان امتیاز کی اجازت نہیں ہے۔

باب دوئم

جیل خانہ جات اور ان کی درجہ بندی

جیل خانہ جات

جیل خانہ سے مراد ایسی جگہ ہے جسے صوبائی حکومت کے کسی عمومی یا خصوصی حکم کے تحت مستقل یا عارضی طور پر قیدیوں کو محبوس رکھنے کے لیے استعمال کیا جائے ۔ اس میں جیل سے منسلک اراضی اور عمارات بھی شامل ہیں، لیکن مندرجہ ذیل جگہیں اس میں شامل نہیں ہیں۔

(الف) وہ جگہ جو قیدیوں کو زیر حراست رکھنے کے لیے ہو لیکن خالصتاً پولیس کے زیر استعمال ہو۔

(ب) کوئی جگہ جسے صوبائی حکومت نے ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ کی دفعہ 541 کے تحت مخصوص کیا ہو۔

(ج) کوئی جگہ جسے صوبائی حکومت نے عمومی یا خصوصی حکم کے ذریعے ذیلی جیل قرار دیا ہو۔

اسی طرح قانون قیدیاں مجریہ ۱۹۰۰ کی دفعہ ۲(ب) کی رو سے جیل میں وہ جگہ شامل ہے جسے صوبائی حکومت نے کسی عمومی یا خصوصی حکم کے تحت ذیلی جیل قرار دیا ہو۔

جیلوں کی درجہ بندی:

جیل خانہ کی درجہ بندی درج ذیل ہے :

(الف) سنٹرل جیلیں (ب) خاص جیلیں اور (ج) ضلعی جیلیں

(الف) سنٹرل جیلیں:

پاکستان جیل قواعد کے مطابق ایک سنٹرل جیل میں عام طور پر ایک ہزار سے زیادہ قیدیوں کو رکھنے کی گنجائش ہوتی ہے۔اس تعداد کا قیدیوں کی مدت سزا سے کوئی تعلق نہیں ہوتا لیکن ہر سنٹرل جیل میں گنجائش سے کہیں زیادہ قیدی موجود ہوتے ہیں۔ ہر صوبے کے ہر ڈویژن میں ایک سنٹرل جیل ہونی چاہیے۔صوبائی حکومت کو اختیار ہے کہ وہ کسی بھی سپیشل جیل یا ڈسٹرکٹ جیل کو سنٹرل جیل کا درجہ دے دے۔

(ب) خاص جیلیں:

صوبائی حکومت کو اختیار ہے کہ وہ کسی بھی جیل کو سپیشل / خصوصی جیل قرار دیدے یا کسی بھی جگہ سپیشل جیل قائم کر دے۔اس طرح کی خصوصی جیل عام طور پر سیاسی لیڈروں کو رکھنے کیلئے بنائی جاتی ہیں۔عورتوں کے قید خانے، کھلی جیلیں،

بورسٹل ادارے اور بچوں کے تربیتی مراکز کا شمار بھی خاص جیلوں میں ہوتا ہے۔

(ج) ضلعی جیلیں:۔

سنٹرل جیلوں یا خاص جیلوں کے علاوہ تمام قید خانے ضلعی جیلیں تصور کی جاتی ہیں۔ضلعی جیلوں کی تین قسمیں ہیں۔

- پہلی قسم میں عام طور پر پانچ سو یا اس سے زیادہ قیدیوں کو رکھنے کی گنجائش ہوتی ہے جن میں پانچ سال تک کی سزا کے قیدی رکھے جاتے ہیں۔
- دوسری قسم میں تین سو سے پانچ سو تک قیدیوں کو رکھنے کی گنجائش ہوتی ہے اور ایسی جیل میں تین سال تک کی سزا کے قیدی رکھے جاتے ہیں۔
- تیسری قسم کی جیلوں میں تین سو سے کم ایسے قیدی رکھنے کی گنجائش ہوتی ہے جن کی سزا ایک سال تک ہو۔

بعض اوقات سنٹرل جیل ضلعی جیل بھی شمار ہو سکتی ہے۔صوبائی حکومت کسی بھی سنٹرل جیل کو تمام مقاصد یا کسی بھی مقصد کیلئے ایک ضلعی جیل قرار دے سکتی ہے۔

باب سوئم

قیدیوں کی اقسام

ا۔ دیوانی قیدی

قانون جیل خانہ جات کی دفعہ ۲ کی رو سے دیوانی قیدی (Civil Prisoner) سے مراد وہ قیدی ہے جو فوجداری جرائم میں ملوث نہ ہو۔

دیوانی قیدیوں کی علیحدگی اور ان کے درجے

ہر وہ قیدی جو فوجداری قیدی نہیں ہے وہ دیوانی قیدی (Civil Prisoner) ہوتا ہے اور ایسے قیدی کو جیل کے اندر الگ احاطہ میں محبوس رکھا جائیگا جو فوجداری قیدیوں کے لئے مختص احاطہ سے بالکل علیحدہ ہوگا۔ دیوانی قیدیوں کے مندرجہ ذیل درجے ہوتے ہیں:

(الف) جن قیدیوں کو ضابطہ دیوانی کی دفعہ 32 کے تحت دیوانی جیل خانے میں داخل کیا گیا ہو۔

(ب) جن قیدیوں کو ضابطہ فوجداری کی دفعات 318, 332اور 514 کے تحت محبوس کیا گیا ہو۔

(ج) ایسے اشخاص جنھوں نے مالیہ ادا نہ کیا ہو اور جیل بھیج دیئے گئے ہوں۔

(د) وہ اشخاص جن کو بطور دیوانی قیدی وقتی طور پر کسی قانونی خلاف ورزی پر جیل میں بھیج دیا گیا ہو

رعایتیں: دیوانی قیدی کو حسب ذیل رعایتیں حاصل ہونگی۔

(i) ایک دیوانی قیدی کو اپنے کھانے پینے کی چیزیں، کپڑے، بستر اور دیگر ضروری چیزیں اپنے ذرائع سے حاصل کرنے کی اجازت ہوگی لیکن اس سلسلہ میں انسپکٹر جنرل کی منظوری اور معائنہ شرط ہے۔

(ii) حکومت دیوانی قیدیوں کے درجات کے مطابق انکا گزارہ الاؤنس مقرر کرے گی جو ان کو ہر ماہ ان کی حیثیت، منصب اور درجے کے مطابق ملے گا۔

(iii) کسی بھی دیوانی قیدی کو کسی بھی حالت میں کام پر نہیں لگایا جائیگا۔ اسے نہ تو ہتھکڑیاں اور بیڑیاں لگائی جائیں گی اور نہ ہی کوڑوں کی سزا دی جائے گی۔

(iv) سپرنٹنڈنٹ کی اجازت سے کوئی بھی دیوانی قیدی کسی قسم کی تجارت یا پیشہ وارانہ کام کر سکتا ہے۔ ایسے قیدی جن کے پاس کام کرنے کے اپنے اوزار اور آلات میسر ہیں اور وہ جیل کے خرچ پر نہیں رکھے جاتے انہیں اپنی آمدنی خود رکھنے کی اجازت ہوگی۔ اور اگر آلات و اوزار جیل سے مہیا کئے گئے ہوں یا جیل کے خرچ پر رکھے گئے ہوں تو سپرنٹنڈنٹ کی صوابدید کے مطابق ان کی آمدنی میں سے کچھ کٹوتی کر لی جائیگی۔

(v) دیوانی قیدی جیل کی لائبریری سے کتابیں لے سکتے ہیں اور انہیں اس کی اجازت ہوگی کہ اپنے خرچ پر باہر سے کتب اور اخبارات حاصل کر سکیں لیکن احتیاط کی جائیگی کہ غیر شائستہ مخرب اخلاق لٹریچر جیل میں نہ آئے۔ دیوانی قیدیوں کو ان ڈور گیمز مثلاً تاش، شطرنج، کیرم وغیرہ کھیلنے کی اجازت ہوگی۔

(vi) دیوانی قیدی اپنے دوستوں اور رشتے داروں سے کسی ایسے وقت اور ان پابندیوں کے تحت ملاقات کر سکتے ہیں جن کا تعین سپرنٹنڈنٹ کرے۔ اس دوران کسی جیل کے افسر کی موجودگی ضروری نہیں۔

۲۔ ریاست کے قیدی

ریاست کے قیدی کے حصول پر رپورٹ:

جب کسی قیدی کو محفوظ تحویل کیلئے ریگولیشن III بابت 1818 کی دفعات کے تحت کسی جیل بھیجا جاتا ہے تو انسپکٹر جنرل کو اس امر کی اطلاع فوری طور پر دی جائے گی۔ ایسی رپورٹ میں قیدی کی حیثیت، اس حکم نامہ کے مندرجات جس کے تحت قیدی کی نظر بندی کی ہدایت کی گئی ہو اور اسے حفاظت میں رکھنے کے انتظامات، اس کی خوراک اور سلوک درج کیا جانا چاہئے۔

ریاست کے قیدی کے ساتھ سلوک:

قیدی کو جیل میں بھیجے جانے والے حکمنامے یا وارنٹ کی واضح ہدایات کی عدم موجودگی کی صورت میں ریاست کے ہر قیدی کو دیوانی قیدی سمجھا جائے گا اور اس کا اندراج دیوانی قیدی کے رجسٹر میں ہی ہوگا۔ ہر ایسا افسر جس کی تحویل میں کوئی ریاستی قیدی دیا جائے گا وہ قیدی کو تحویل میں لینے کے فوراً بعد حکومت کو رپورٹ ارسال کرے گا کہ آیا اسے قید کئے جانے کا حکم اسکی صحت کیلئے باعث نقصان تو نہیں ہوگا اور کیا اس کے لیے مقرر کردہ الاؤنس اس کی جیل کی ضروریات اور اہل خانہ کی ضروریات کیلئے اس کے منصب اور سماجی حیثیت کے مطابق کافی ہوگا یا نہیں۔ یہ رپورٹ ضلع کے سیشن جج اور ضلعی رابطہ آفسر (ڈی۔سی۔او) کے ذریعے ارسال کی جائے گی۔ جیل کا وہ افسر جس کی تحویل میں ریاستی قیدی دیا گیا ہو اس امر

کا خیال رکھے گا کہ ریاستی قیدی کا مقرر کردہ الاؤنس اس کی ضروریات کیلئے ہی استعمال ہو۔

کسی ریاستی قیدی کا تبادلہ نہیں کیا جائے گا:

کسی ریاستی قیدی کا تبادلہ ایک جیل سے دوسری جیل میں سوائے حکومت کے خاص احکامات کے نہیں کیا جائیگا۔

ریاستی قیدیوں کے لئے خوراک اور کپڑوں وغیرہ کی فراہمی:

ہر ریاستی قیدی، جسے خود خرچہ کرنے کی اجازت نہیں دی گئی ہوا سے جیل کی خوراک اس حساب سے دی جائیگی جیسی کہ سزایافتہ قیدیوں کے لیے مقرر کی گئی ہے تاوقتیکہ اس کے برعکس ہدایت نہ دی جائے۔ ایسے قیدیوں کو کپڑے، بستر اور دیگر ضروری اشیاء جیسا کہ سپرنٹنڈنٹ انسپکٹر جنرل کی نگرانی کے تحت وقتاً فوقتاً مقرر کرے، مہیا کی جائیں گی۔

موت، تبادلہ یا رہائی کے موقع پر طریق کار:۔

کسی ریاستی قیدی کی وفات پر ایک مفصل رپورٹ بمعہ مکمل کوائف اور تفصیلات انسپکٹر جنرل کی طرف سے حکومت کو پیش کی جائے گی۔ جیل میں بھیجے گئے حکم وارنٹ وغیرہ بھی قیدی کی وفات کے اندراج کے ساتھ بوساطت انسپکٹر جنرل حکومت کو ارسال کر دیے جائیں گے۔ جب کسی ریاستی قیدی کا حکومت کے حکم سے تبادلہ کیا جانا ہو اور یا اسے رہا کرنا مقصود ہو تو اس کی رپورٹ انسپکٹر جنرل کو بھیجی جائے گی۔ رہائی کی صورت میں حکم یا وارنٹ کے ساتھ قیدی کی رہائی کی تصدیق کا اندراج بھی رپورٹ کے ساتھ جائیگا۔

۳۔ بچے اور نوعمر قیدی

لڑکا ہونے کی صورت میں بچے سے مراد ایسا قیدی ہے جو جرم کے ارتکاب کے وقت 18 سال سے کم عمر کا ہو، جن میں نوعمر مجرمان بھی شامل ہیں۔ نوعمر مجرم سے مراد نوعمر مجرم لڑکا ہے جو سزا کے وقت 15 سال کا ہو۔ دونوں درجوں کے قیدیوں کو تین ماہ یا اس سے زیادہ قید کی سزا ہونے کی صورت میں انھیں بورسٹل ادارے اور بچوں کی اصلاحی جیل میں بھیجا جائیگا۔ صرف نوعمر مجرمان کو بورسٹل سکول میں بھیجا جائیگا۔ نوعمر مجرموں کو اصلاحی سکول بھیجنے کے سلسلہ میں مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ جیل اس بات کو مدنظر رکھیں گے کہ اصلاحی سکول کے لئے موزوں ترین وہ مجرمان ہیں جن کے والدین یا دیگر دیکھ بھال کرنے والے نہیں ہیں اور جنھوں نے جائیداد کے خلاف جرم یا جرائم کا ارتکاب کیا ہے مندرجہ ذیل کو ریفارمیٹری سکول بھیجا جانا چاہئے۔

(i) ایسے نوعمر مجرمان جنھوں نے پہلی بار جرم کیا ہو جب تک یہ باور کرنے کی معقول وجہ نہ ہو کہ انہیں ارتکاب جرم کی

تربیت دی جارہی تھی یا یہ کہ وہ آئندہ بھی جرم کرسکتے ہیں۔

(ii) جو انتہائی جسمانی معذوری، ذہنی انتشار بشمول مرگی وغیرہ یا کسی اور ذہنی بیماری کا شکار ہوں۔

(iii) ایسے لڑکے جن کی عمر 10 سال سے کم ہو۔

نوعمر مجرمان کی قید:

دونوں درجوں کے قیدی، جن کو تین مہینے یا اس سے زیادہ کی سزا ہوئی ہو انہیں بورسٹل ادارے اور بچوں کی اصلاحی جیل میں بھیجا جائے گا۔ صرف نوعمر مجرمان کو بورسٹل سکول میں بھیجا جائے گا۔

لڑکوں کو اصلاحی سکول بھیجنے کے بارے میں سیشن جج کے اختیارات:

سپرنٹنڈنٹ کو چاہئے کہ وہ ہر نوعمر قیدی کا جائزہ اس نقطہ نظر سے لے کہ آیا اسے اصلاحی سکول میں بھیجنا ہے یا نہیں۔ اگر سپرنٹنڈنٹ کسی نوعمر مجرم کی سفارش کرنا چاہتا ہے تو وہ زیر دفعہ ۱۰، ریفارمیٹری سکول ایکٹ ۱۸۹۷ اسے سیشن جج کے رُوبرُو پیش کرے گا۔ اگر نوعمر مجرم ریفارمیٹری سکول بھیجے جانے کے لیے موزوں قرار پایا جائے تو سیشن جج یہ ہدایت جاری کرسکتا ہے کہ بجائے اپنی قید کا بقیہ حصہ گزارنے کے اسے اتنی مدت کیلئے ریفارمیٹری سکول ایکٹ ۱۸۹۷ کی دفعہ ۸ میں دی گئی شرائط کے تحت ریفارمیٹری سکول میں محبوس کر دیا جائے۔

ریفارمیٹری سکول میں محبوس کرنے کا حکم اور خصوصی تفصیلات:

نوعمر مجرمان کو ریفارمیٹری سکول میں بھیجے جانے کا حکم ریفارمیٹری سکول ایکٹ کی دفعات 9,8 اور 10 کے تحت جاری کیا جاتا ہے۔ اس میں مندرجہ ذیل امور اور شرائط کی بہت احتیاط سے جانچ پڑتال ضروری ہے۔

(i) نوعمر مجرم کے جرم کرنے کے وقت عمر کے صحیح تعین کے سلسلہ میں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کی رائے اگر ضروری ہو تو لی جاسکتی ہے۔

(ii) نوعمر مجرم کی قید کی میعاد: ریفارمیٹری سکول ایکٹ کے مطابق قید کی کم از کم میعاد تین سال اور زیادہ سے زیادہ میعاد سات سال ہے۔

جب ایسا نوعمر مجرم 18 سال کی عمر کو پہنچ جاتا ہے تو اسے ریفارمیٹری سکول ایکٹ کی دفعہ 13(2) کے تحت رہا کر دیا جاتا ہے۔ قاعدہ 284 کے تحت ریفارمیٹری سکول ایکٹ کی دفعہ 8(1) کے مطابق ایسے سکول میں رکھنے کے عرصہ کا تعین مندرجہ ذیل طریقے سے کیا گیا ہے۔

سزا کے وقت عمر	میعاد یا دورانیہ
(دس) 10 سال	پانچ سال سے کم نہ ہو اور سات سال سے زیادہ نہ ہو
(گیارہ) 11 سال	ایضاً
(بارہ) 12 سال	پانچ سال سے کم نہ ہو اور چھ سال سے زیادہ نہ ہو
(تیرہ) 13 سال	چار سال
(چودہ) 14 سال	چار سال
(پندرہ) 15 سال	تین سال

ریفارمیٹری سکول میں بھیجنے کا طریقہ کار:

جب ریفارمیٹری سکول میں نظر بندی کا حکم مل جائے تو نوعمر مجرم کو جیل بھیجنے کے بجائے ریفارمیٹری سکول میں بھیج دیا جائے گا اور اس کے ساتھ ہی فوجداری عدالت کے فیصلے کی ایک نقل اور مجرم کی مختصر ہسٹری جس میں اگر اس نے اس سے پہلے کوئی جرم کیا ہو، کا اندراج ہوگا۔ اس کے والدین یا دیکھ بھال کرنے والے کا سماجی رتبہ، حیثیت اور چال چلن بھی درج ہوگا۔ اس کے علاوہ دیگر حالات کی تفصیلات بھی جو پولیس کے علم میں ہوں اور مجرم کے اصلاح کے لیے مفید ہوں بھیجی جائیں گی۔

21 سال سے کم عمر مکین کو بورسٹل جیل میں مقید رکھنے کی سزاؤں کے بارے میں عدالتوں کا اختیار:

جب کسی مرد قیدی کے بارے میں جس کی عمر 21 سال سے کم ہو سیشن کورٹ، مجسٹریٹ دفعہ 30 یا کوئی فرسٹ کلاس مجسٹریٹ کسی سزا کا حکم دیتا ہے یا اسے اچھے چال چلن کی ضمانت داخل کرنے کا حکم دیا جاتا ہے اور وہ ضمانت دینے میں ناکام رہتا ہے اور جب اس کی مجرمانہ خصلتوں، رویوں اور اس کے بُرے کردار کے حامل لوگوں کے ساتھ میل جول کی وجہ سے جج یا مجسٹریٹ کی رائے میں یہ ضروری ہو کہ اسے بورسٹل ادارے اور بچوں کے اصلاحی سنٹر میں رکھا جائے تو ایسا جج یا مجسٹریٹ بجائے قید بامشقت کی سزا دینے کے اسے بورسٹل ایکٹ، چلڈرن ایکٹ یا کسی اور ایکٹ کے تحت جو بچوں کی قید کے بارے میں ہوں ان میں سے کسی ادارے میں مقید رکھنے کے احکام جاری کرسکتا ہے۔

قید کرنے کا حکم صادر کرنے سے پہلے مجرم کی عُمر کے بارے میں تحقیق کرنی چاہیۓ:

کسی بھی ایکٹ کے تحت کسی قصور وار بچے کی قید کا حکم جاری کرنے سے پہلے مجسٹریٹ یا سیشن جج یا کوئی اور

عدالت، جیسی کہ صورت حال ہو، اس امر کی تحقیق کرے گا یا تحقیق کرائے گا کہ مجرم کی عمر کتنی ہے اور اس بارے میں شہادت، اگر کوئی ہو، لینے کے بعد مناسب حکم جاری کرے گا۔

قصوروار بچوں کا تبادلہ:

تمام بچے جنہیں کسی بھی بچوں سے متعلقہ قانون کے تحت قید کیا گیا ہو، انہیں فوری طور پر بورسٹل ادارے بھیج دیا جائیگا۔

وہ بچے جنہیں اصلاحی یا بورسٹل ادارے میں نہیں بھیجا گیا:

مرد مجرم، جن کی عمر 21 سال سے کم ہو اور جنہیں ریفارمیٹری سکول یا بورسٹل ادارے میں ریفارمیٹری سکول ایکٹ کے تحت یا بچوں سے متعلقہ کسی اور ایکٹ کے تحت نہیں بھیجا گیا، انہیں اگر تین ماہ یا اس سے زیادہ کی قید کی سزا دی گئی ہو تو بورسٹل ادارے یا بچوں کے ریفارمیٹری سنٹر میں بھیج دیا جائے گا۔

کم عمر لڑکیوں کو کہاں قید میں رکھا جائے گا:

کم عمر لڑکی ہونے کی صورت میں قیدیوں کو سزا ہونے پر فوری طور پر عورتوں کی جیل میں بھیج دیا جائے گا۔

بچوں کی علیحدگی:

ہر جیل، جس میں بچوں کا علیحدہ وارڈ مہیا کیا گیا ہے، ایسا وارڈ کوٹھڑیوں پر مشتمل ہوگا تاکہ بچوں کو رات کے وقت علیحدہ رکھا جا سکے اور اگر مناسب وارڈ مہیا نہ ہو تو قیدیوں کو رات کے وقت کوٹھڑیوں میں رکھا جائے گا۔

بچہ قیدیوں سے سلوک:

تمام بچوں کو محتاط انفرادی توجہ دی جائے گی۔ ان کے ساتھ سلوک کے خدوخال حسب ذیل ہونگے۔

(1) ان سے جائز اور مناسب کام لینا (2) ان کی جسمانی، ذہنی اور اخلاقی تربیت کرنا کہ وہ ذاتی زندگی میں نظم وضبط سیکھ سکیں اور (3) رہائی کے بعد ان کے لیے محتاط انتظام جیل میں سلوک ایسا ہونا چاہیئے کہ نوعمر مجرمان کو جن کا ذہن اور کردار ابھی تک پختہ نہیں، ایسی تربیت مہیا کی جائے کہ ان میں اعلیٰ درجے کا سماجی کردار پیدا ہو سکے۔

دن کے وقت بچوں کو مشترکہ طور پر کام میں لگایا جائے گا:

تمام صورتوں میں نوجوان قیدیوں کو مشترکہ طور پر، جہاں تک ممکن ہو، دن کے دوران کام پر لگایا جائے گا اور ان کے لیے شام کی مصروفیات، از قسم صنعتی یا تعلیمی، کا انتظام کیا جائے گا تاکہ انہیں جلدی کوٹھڑیوں میں بند کرنے سے احتراز

کیا جا سکے۔انہیں جوانوں سے الگ رکھا جائے گا۔ انہیں کسی صورت بھی جوانوں سے بات چیت کرنے یا ملنے جلنے کا موقع نہیں دینا چاہئے اور انہیں جہاں تک ممکن ہو، جوانوں کی نظروں سے، دور رکھنا چاہئے۔

نوعمر مکینوں کے لیے صنعتی تربیت۔

ان نوعمر مکینوں کو ان کی پسند کی صنعت (کام کاج) حاصل کرنے میں، جہاں تک ممکن ہو، ان کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔انھیں ان کی پسند اور رجحانات کے مطابق ان کی مرضی سے کسی ایسی صنعت اور کام میں لگانا چاہئے جو اس ادارے میں پڑھایا سکھایا جاتا ہو۔اگر ان کی خاص خواہش یا رجحان سامنے نہ آئے تو اس کا فیصلہ سپرنٹنڈنٹ کرے گا کہ ان کو کونسا کام پڑھایا اور سکھایا جائے جس میں ان کے آبائی پیشہ کو بھی مدنظر رکھا جائے گا تا کہ وہ رہائی کے بعد اس قابل ہو جائیں کہ اپنا روزگار کما سکیں۔

تعلیم وتربیت اور کھیلیں:

ہر ایسا مکین جسے ایک سال یا اس سے زیادہ قید کی سزا دی گئی ہو، اسے دو گھنٹے روزانہ تعلیمی نصاب کے تحت پڑھنے، لکھنے اور ریاضی کی تعلیم وتربیت دی جائے گی۔تعلیم کا نصاب میٹرک تک کے معیار کا ہوگا جو محکمہ تعلیم نے سکولوں کے لیے مقرر کیا ہے۔یہ سپرنٹنڈنٹ کا صوابدیدی اختیار ہو گا کہ وہ ہونہار لڑکوں کے لیے معیار اور مضامین کی تعداد کو بڑھائے۔ہر مسلمان لڑکے کو نماز ترجمہ کے ساتھ اور قرآن حکیم سکھایا اور پڑھایا جائے گا۔بورسٹل اداروں اور اصلاحی مراکز میں کتابوں کی اچھی خاصی تعداد پر مشتمل لائبریری مہیا کی جائیگی۔اسی طرح تمام مکینوں کو (جسمانی ورزش)، جمناسٹک ان ڈور، آوٹ ڈور گیمز اور سکاوٹنگ کی تربیت کے مواقع دیئے جائیں گے۔ابتدائی طبی امداد اور صفائی کے متعلق باقاعدہ تعلیم دی جائے گی۔ادارے میں ایک وسیع وعریض کھیلنے کا میدان مہیا کیا جائے گا۔بورسٹل اداروں اور ریفارمیٹری سینٹرز کے علاوہ دیگر ایسی جیلیں جہاں کم سن مجرمان مقید ہوں انہیں بھی نماز اور ابتدائی تعلیم اور صنعتی تربیت دینے کے لیے پوری کوشش اور نگرانی کی جائے گی۔

رہائی کے بعد کمسن قیدیوں کے لئے امداد:

جب کمسن قیدی کی رہائی قریب اور اسے عام زندگی میں آباد ہونے کے لیے امداد کی ضرورت ہو تو سپرنٹنڈنٹ اس امر کی اطلاع اس کے ضلعے کے سیکرٹری ضلعی کمیٹی برائے فلاح و بہبود قیدیان کو اس کی رہائی کی تاریخ سے ایک ماہ قبل دے گا۔

۴۔ خواتین قیدی

خواتین قیدی جنہیں دو ماہ یا اس سے زیادہ قید کی سزا ہوئی ہو انہیں عورتوں کی جیل میں منتقل کر دیا جائے گا۔تاہم اگر سزا کی میعاد 2 ماہ سے کم ہو تو انہیں اسی جیل میں رکھا جائے گا جہاں وہ پہلے سے داخل تھیں البتہ جب کسی بھی جیل میں قیدی عورتوں کی تعداد ممکنہ اور متوقع گنجائش سے تجاوز کر جائے تو بلا لحاظ اس امر کے کہ ان کی سزا کتنی لمبی ہے انہیں عورتوں کی جیل میں منتقل کر دیا جائے گا۔سزا یافتہ قیدی عورتیں مندرجہ ذیل گروپوں میں آتی ہیں:

(i) بچے ۔۔۔۔۔جنکی عمر 16 سال سے کم ہو

(ii) نوعمر ۔۔۔۔۔جنکی عمر 16 سال سے 20 سال تک ہو۔

(iii) بالغ ۔۔۔۔۔جنکی عمر 20 سال سے زیادہ ہو۔

قیدیوں کی علیحدگی:

قیدی عورتیں، سزا یافتہ ہوں یا ملزم دونوں کو دفعہ 27، قانون قیدیاں مجریہ ۱۹۹۴ء (Prisoners Act, 1994) کے تحت سختی سے مرد قیدیوں سے علیحدہ رکھا جائے گا تا کہ وہ انہیں نہ دیکھیں، نہ ان سے باتیں کریں اور نہ ہی ان سے کسی قسم کا رابطہ قائم کر سکیں۔عورتوں کا احاطہ اس طرح واقع ہونا چاہیے کہ مرد قیدیوں کے حصے سے وہ نظر نہ آ سکیں۔

اہتمام جہاں صرف ایک قیدی عورت ہو:

جہاں قید خانہ میں صرف ایک قیدی عورت ہو تو ایک زنانہ (Female) وارڈر کا انتظام کیا جائے گا جو دن اور رات اس کے ساتھ رہے گی۔ایسے قیدی کی صورت میں جو قاعدہ 306 (اس قاعدہ کے تحت دو ماہ یا زیادہ کی سزا یافتہ قیدی عورتوں کو عام طور پر عورتوں کی جیل میں تبدیل کیا جاتا ہے) کے تحت تبدیلی کے زمرے میں نہ آتی ہو اگر سپرنٹنڈنٹ اس کی قید اس قید خانہ میں نامناسب خیال کرے تو وہ انسپکٹر جنرل سے اس کی تبدیلی کا حکم حاصل کرے گا۔

عورتوں کے احاطہ سے ہٹایا جانا:

کوئی قیدی عورت عورتوں کے احاطے کو نہ تو چھوڑے گی اور نہ ہی اسے وہاں سے ہٹایا جائے گا ما سوائے عدالت میں حاضری، رہائی یا سپرنٹنڈنٹ کے حکم کے تحت کسی خاص مقصد کے لیے۔ہر قیدی عورت، جسے قیدیوں کے احاطے کو چھوڑنے کا اختیار حاصل ہے، اس کے ساتھ ایک عورت وارڈر جائے گی اور وہ احاطہ چھوڑنے سے پہلے واپس آنے تک اس کے ساتھ رہے گی۔

قیدی خواتین کی زچگی:

قیدی عورت اگر زچگی کی آخری حد پر ہو تو اس امر کی اطلاع انسپکٹر جنرل کو دی جائے گی تاکہ وہ اس معاملہ میں حکومت سے اس قیدی عورت کی سزا کے التوا یا رعایت کے لئے رابطہ کرے۔ لیڈی ڈاکٹر کی ایک مفصل رپورٹ اس کے ہمراہ جانی چاہئے۔

حتیٰ الامکان جیل خانہ میں بچہ کی پیدائش سے گریز کرنا چاہئے۔ اگر ایسا ممکن نہ ہو تو کسی لیڈی میڈیکل افسر یا اس کی عدم موجودگی میں کسی تربیت یافتہ مڈوائف (دایہ) کو بلالیا جائے گا۔ اضلاع میں جہاں میٹرنٹی اور چائلڈ ویلفیئر مراکز قائم ہیں وہاں کے بااختیار انچارج صاحبان سے درخواست کی جائے گی کہ وہ جیل کی زنانہ وارڈ میں کسی لیڈی ڈاکٹر یا کسی دایہ کو ایسی قیدی عورتوں کی دیکھ بھال کیلئے بھیج دیں۔

بچے جو قید خانہ میں پیدا ہوں:

بچہ کی پیدائش جیل خانہ میں ہونے کی صورت میں اس کی پیدائش کی اطلاع متعلقہ یونین /میونسپل اتھارٹیز کو بھیجنا ہوگی۔

بچوں کو اپنی ماؤں کے ساتھ رہنے کی اجازت ہوگی:

قیدی عورتوں کو اپنے بچوں کو اپنے ساتھ قید خانہ میں رکھنے کی اجازت ہوگی جب تک کہ وہ چھ سال کی عمر کو نہ پہنچ جائیں۔

وجوہات جن کی بنا پر بچے کو قید خانہ میں نہیں رکھا جا سکتا:

کسی بھی قیدی عورت کو چھ سال سے زیادہ عمر کے بچے کو اپنے ساتھ رکھنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ ایک بچے کو جب مزید رکھنے کے نا اہل قرار دے دیا گیا ہو یا جب کوئی قیدی عورت وفات پا جاتی ہے یا پھانسی پا جاتی ہے اور ایک بچہ چھوڑ جاتی ہے، سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر (DCO) کو اس بارے میں اطلاع دے گا جہاں وہ قیدی عورت رہتی تھی تاکہ بچے کی صحیح دیکھ بھال کا انتظام ہو سکے۔ اگر قیدی کے رشتہ دار یا دوست بچے کی دیکھ بھال کے نا قابل ہوں یا ذمہ داری نہ لینا چاہتے ہوں تو ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر (DCO) بچے کو کسی صحت مند نرسری میں خاص سوسائٹیوں کی معرفت جو اس قسم کے اداروں کا انتظام کرتے ہیں، بھیج دیا جائیگا۔ رہائی پر بچے کو ماں کے سپرد کر دیا جائے گا، بشرطیکہ اس کے لیے تیار ہو اور اس کی نگہداشت کرنے کے قابل ہو۔

بچوں کے لیے خوراک اور لباس:

قید خانہ میں بچوں کو وہ لباس مہیا کیا جائے گا جس کو سپر نٹنڈنٹ تحریری طور پر مقرر کرے گا۔ بچوں کے لیے خوراک کا پیمانہ خوراک کے قواعد میں مقرر کیا گیا ہے۔

کام:

سزا یافتہ قیدی عورتوں کو عام طور پر سوت کاتنے ،نوار وغیرہ بنانے کے کام پر تعینات کیا جائے گا اور اگر ممکن ہوتو انہیں کپڑوں کی کڑھائی ،سویٹر وغیرہ بننے یا دوسری گھریلو صنعتوں سے متعلق آگاہی اور ہدایات دی جائیں گی ۔انہیں غلہ پیسنے جیسے تکلیف دہ کاموں پر نہیں لگایا جائے گا۔

بعض سزائیں دینے پر پابندی:

قیدی عورت کو ہتھکڑی پہنانے ،بیڑیاں ڈالنے یا کوڑے لگانے کی سزا نہیں دی جائے گی تاہم اگر بہت ضروری ہوتو انکی مزاحمت کو روکنے کیلئے انہیں ہتھکڑی پہنائی جاسکتی ہے ۔عورت قیدی کو تبادلہ کے وقت بھی بیڑی نہیں لگائی جائے گی۔

وہ شرائط اور حالات جب مرد افسر عورتوں کے احاطے میں جاسکتے ہیں:

جیل کا مرد افسر ضروری اور جائز فرائض کی ادائیگی کے سلسلے میں عورتوں کے احاطہ میں دن کے وقت جا سکتا ہے لیکن اس کے ساتھ ایک عورت وارڈر اس وقت تک ساتھ رہے گی جب تک مرد وارڈر عورتوں کے احاطے میں رہے اور اگر رات کے وقت عورت کے احاطے میں جانا ضروری ہوتو ڈیوٹی پر موجود ہیڈ وارڈر، سپر نٹنڈنٹ اور عورت وارڈر، کو طلب کرے گا اور یہ تینوں افسران اکھٹے داخل ہوں گے تاہم وارڈر جو افسروں کو حفاظت میں لے جائیں وہ احاطے کے باہر ہی رہیں گی۔

قیدی عورتوں کی تلاشی:

قیدی عورتوں کی تلاشی عورت وارڈر ہی لے گی ۔تلاشی مرد افسر کی موجودگی میں نہیں لی جائے گی ۔صدر گیٹ پر ایک علیحدہ کمرہ عورت قیدیوں کی تلاشی کے لیے مخصوص رکھا جائے گا۔

بعض زیورات جو عورت قیدیوں کو رکھنے کی اجازت دی جاسکتی ہے:

عورت قیدیوں کو اعتدال کے ساتھ کم زیورات جیسے انگوٹھی ،ناک کی کیل (کوکا) چوڑیاں (کانچ یا چاندی کی)

رکھنے کی اجازت دی جاسکتی ہے تاہم سپرنٹنڈنٹ اپنی صوابدید پر کسی خاص وجہ سے زیورات رکھنے کی اجازت دینے سے انکار کرسکتا ہے۔اس قسم کے زیورات اور چیزیں جو قیدی عورتوں کی تحویل میں ہوں ان کی حفاظت کی وہ خود ذمہ دار ہوں گی۔ان چیزوں کا اندراج ان کے ہسٹری ٹکٹ پر ہوگا جس پر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کے دستخط ہوں گے۔

قیدی عورتوں کے لیے سہولتیں:

قیدی عورتوں کو بالوں کے لیے کنگھی دی جائے گی۔انہیں ہر ہفتہ ایک چھٹانک صابن کی ٹکیہ سر دھونے اور ایک چھٹانک تیل بالوں میں لگانے کے لیے دیا جائے گا۔انہیں آئینہ استعمال کرنے کی اجازت ہوگی۔عورتوں کے لئے ہر وارڈ میں ایک بیت الخلاء اور ایک غسل خانہ کا انتظام کیا جائے گا۔ہر قیدی عورت کو ایک چارپائی، ایک گدا اور ایک تکیہ فراہم کیا جائے گا۔

خوراک کی فراہمی:۔

عورتوں کے احاطے میں پکا ہوا کھانا ایک قابل اعتماد سزا یافتہ قیدی ایک وارڈر کی ہمراہی میں لائے اور احاطہ کے گیٹ کے باہر رکھ دے جہاں سے ایک عورت وارڈر یا کوئی بڑی عمر کی قیدی عورت اسے اندر لائے گی۔

متوقع ملزم قیدی عورتیں:

ملزم قیدی عورتیں جنہیں قید کی سزا متوقع ہو ان کے معاملات متعلقہ عدالت کو برائے ضمانت و رہائی سپرد کر دیے جائیں گے۔

قید کی متوقع ملزم قیدی عورتیں:

قید کی متوقع ملزم قیدی عورتوں کے معاملہ کو ٹرائل کورٹ کے سپرد کر دیا جائے گا اس نظریے کے تحت کہ ایسے قیدیوں کو رہا کر دیا جائے گا، اور اگر ضمانت پر رہائی ممکن نہ ہو تو ماقبل دیے گئے قواعد سے نتیجہ اخذ کیا جائیگا۔

۵۔ ملزم قیدی (حوالاتی)

ملزم قیدیوں کا داخلہ:

داخلے کے وقت اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ انچارج ملزم قیدی سے پوچھ گچھ کر کے اپنے آپ کو مطمئن کرے گا کہ قیدی کے کوائف / تفصیلات، جو وارنٹ میں درج کی گئی ہیں، صحیح ہیں۔اگر نام اور دوسری تفصیلات صحیح معلوم نہ ہوتی ہوں تو وہ قیدی کو قید خانہ میں داخل کرنے کے بعد فوری طور پر اس کی اطلاع مجسٹریٹ کو دے گا جس نے یہ وارنٹ جاری کیا ہو۔

نظر بندی کے وارنٹ:

عدالت یہ حکم دے سکتی ہے کہ ملزم کو یا تو قید رکھا جائے یا بطور ریمانڈ کے جیل میں رکھا جائے۔ کسی بھی شخص کو، قید یا ریمانڈ میں، پندرہ دن سے زائد جیل میں نہیں رکھا جائے گا سوائے ان اشخاص کے جنہیں سیشن عدالت میں مقدمہ کی سماعت کے لیے سپرد کیا گیا ہے۔ ہر ایسا حکم، جو ہائیکورٹ کے علاوہ کوئی بھی عدالت جاری کرے گی وہ ضبط تحریر میں لایا جائے گا اور جج یا مجسٹریٹ اس پر دستخط کرے گا۔

وارنٹ کا معائنہ:

اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ یہ دیکھے گا کہ وارنٹ، جس کی رو سے قیدی کو حوالات میں بھیجا گیا ہے، اس پر بھیجے جانے کی اور عدالت میں پیش کرنے کی تاریخیں درج ہیں۔ جب وارنٹ نامکمل ہو یا ریمانڈ غیر معینہ مدت کے لیے دیا گیا ہو تو سپرنٹنڈنٹ، جتنی جلدی ممکن ہو، اسے متعلقہ عدالت کو درستی کے لیے واپس بھیجے گا۔

سیشن کے مقدمات میں قیدیوں کو پیش کرنے کی تاریخ:

سیشن کے مقدمات میں جونہی قیدی کو پیش کرنے کی تاریخ مقرر ہوتی ہے اسے وارنٹ اور قیدی کی ٹکٹ پر درج کر لیا جائے گا اور قیدی کو اس مقررہ تاریخ سے آگاہ کیا جائے گا تاکہ وہ اپنے دفاع کے لیے ضروری انتظامات کر سکے۔

داخلے پر طبی معائنہ:

ہر ملزم قیدی کا بوقت داخلہ میڈیکل افسر معائنہ کریگا۔ ہر ملزم قیدی کو معائنے کے لیے سپرنٹنڈنٹ کے پاس لایا جائے گا جو اپنی تسلی کریگا کہ اس کا شناختی نشان بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کا نشان یا دستخط اگر قیدی پڑھا لکھا ہے، داخلہ رجسٹر پر احتیاط سے ریکارڈ کیا گیا ہے اور دوسری تمام تفصیلات صحیح طریقے سے پُر کی گئی ہیں۔

شدید بیمار ملزم قیدی۔

جب کوئی ملزم قیدی بوجہ بیماری عدالت میں حاضر ہونے کے قابل نہ ہو تو اس بارے میں سپرنٹنڈنٹ متعلقہ عدالت کو فوری طور پر برائے احکامات رپورٹ ارسال کرے گا۔ رپورٹ میں یہ بھی درج ہونا چاہئے کہ ملزم مذکور عدالت میں کب تک حاضر ہونے کے قابل ہو سکے گا۔ اس رپورٹ کے ساتھ ملزم قیدی کی میڈیکل رپورٹ بھی ارسال کی جائیگی تاکہ عدالت ملزم قیدی کی ضمانت پر رہائی کے امکان پر غور کر سکے۔

اس نقدی یا دوسری اشیاء کا تصفیہ جو پولیس نے گرفتاری کے وقت برآمد کیں:

(i) ایک ملزم قیدی کی ملکیت نقدی یا دوسری جائیداد سوائے ضروری پہننے والے لباس کے جو اس کے پاس سے بوقت گرفتاری برآمد ہو پولیس اپنے قبضے میں لے لیتی ہے ان کی تفصیل قیدی کے وارنٹ کی پچھلی طرف درج کردی جائیگی۔اس قیدی کے بارے میں، جسے قید کی سزا ہوچکی ہو، اس کی چیزیں اس قید خانے میں بھیج دی جائیں گی، جہاں اسے داخل کیا گیا ہے۔

(ii) غیر سزایافتہ قیدی جو کپڑے جیل میں ساتھ لایا تھا انہیں داخلے کے رجسٹر کے موزوں خانے میں درج کرلیا جائیگا۔

پرائیویٹ ذرائع سے خرچہ خوراک:

ملزم قیدی کو سپرنٹنڈنٹ کی طرف سے ذاتی ذرائع سے خوراک، کپڑے، بستر اور اس قسم کی دوسری ضروری اشیاء، خریدنے یا حاصل کرنے کی مندرجہ ذیل پابندیوں کے ساتھ اجازت دی جاسکتی ہے۔

(الف) جیل میں لائی جانے والی اشیا جیل میں لے جانے سے قبل اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ اور میڈیکل افسر معائنہ کریگا۔

(ب) کوئی ایسی چیز جسے سپرنٹنڈنٹ صحت کے لیے مضر یا غیر ضروری/غیر موزوں خیال کرے ان کی اجازت نہیں ہوگی۔نشہ آور ادویات اور شراب وغیرہ منع ہوگی۔

(ج) جب شہر میں وبائی بیماری پھیلی ہوئی ہو تو پرائیویٹ ذرائع سے خوراک حاصل کرنا میڈیکل افسر کے مشورے سے وقتی طور پر بند کردی جائے گی۔

ملزم قیدیوں کو کام پر لگانا:

اگر ملزم قیدی چاہیں تو ان کو عام قیدیوں کے ساتھ قیدیوں کی فیکٹری میں کام پر لگایا جاسکتا ہے۔ہر ملزم اپنے جسم، کپڑوں اور وارڈ کو صاف رکھے گا۔کسی بھی صورت ملزم قیدی سے گھٹیا کام نہیں لیا جائیگا۔جھاڑو، نالیوں کی صفائی اور گڑھوں کی صفائی کا کام تنخواہ دار خاکروبوں سے لیا جائے گا۔ایسے ملزم قیدی جو اپنی مرضی سے جیل کی فیکٹری میں کام کریں انھیں اجرت بھی دی جائے گی اور ان کو وہ خوراک مہیا کی جائیگی جو مشقت کرنے والے قیدیوں کو دی جاتی ہے۔

ملزم قیدیوں کو الگ رکھنا:

ملزم قیدیوں کو مکمل طور پر سزایافتہ قیدیوں سے الگ رکھا جائے گا۔

ملزم قیدیوں کو اپنی ظاہری صورت بدلنے کی ممانعت:

کسی ملزم قیدی کو یہ اجازت نہیں ہوگی کہ وہ اپنے بال اس طرح کاٹے یا حجامت اس طرح سے بنائے جس سے اس کی ظاہری شکل بدل جائے اور اسے پہچاننا مشکل ہو جائے۔ ملزم قیدی کے بال البتہ کسی وقت بھی کاٹے جا سکتے ہیں جب میڈیکل افسر مناسب سمجھے۔

سزائیں:

ملزم قیدی کو جیل ڈسپلن کی خلاف ورزی کی بنا پر کوئی ایسی سزا، جو ان قواعد میں جو جرائم اور سزاؤں کے بارے میں ہیں، دی جا سکتی ہے۔

ضمانت پر ڈسچارج یا رہائی کا نوٹس:

اگر کسی ملزم کو عدالت میں رہا کیا جاتا ہے یا جب وہ عدالت میں حاضری دے رہا ہو، ضمانت پر رہا کیا جاتا ہے تو اس حقیقت کا نوٹیفکیشن بذریعہ پولیس کے دستہ کے، جنہوں نے قیدیوں کا عدالت میں لانے کے لیے چارج لیا، واپس لایا جائے گا۔ اگر اس دن نوٹیفکیشن موصول نہ ہو تو سپرنٹنڈنٹ بلا تاخیر عدالت کی اس معاملے کی طرف توجہ دلائے گا۔

ملزم قیدیوں (حوالاتیوں) کی ملاقاتیں:

ملزم قیدیوں (حوالاتیوں) کو مناسب اور مقررہ اوقات پر ضروری پابندیوں کے ساتھ ملاقاتوں، اور تحریری یا زبانی طور پر اپنے رشتہ داروں دوستوں اور مشیروں سے رابطہ کرنے کی سہولت دی جائے گی۔ ملزم قیدیوں کو عام طور پر ہفتہ میں ایک ملاقات کی اجازت ہے۔

ملزم قیدیوں (حوالاتیوں) کو خطوط کی تعداد کی اجازت:

ملزم قیدی کو حکومت کے خرچ پر ہفتہ میں ایک خط لکھنے کی اجازت ہوگی۔ اگر ملزم قیدی ایک سے زیادہ خط اپنے دفاع کے متعلق بھیجنے کی خواہش کا اظہار کرے تو سپرنٹنڈنٹ کی منظوری سے اسے اجازت مل سکتی ہے۔ اس کے علاوہ ملزم قیدی اپنے خرچ پر بھی خطوط لکھ سکتا ہے۔

ملزم قیدیوں (حوالاتیوں) کی اپنے مشیروں سے ملاقات اور خطوط:

ملزم قیدی (حوالاتی) کی اس کے قانونی مشیر کے ساتھ ملاقات جیل کے افسر کے سامنے ہوگی لیکن افسر گفتگو کو سننے کا مجاز نہ ہوگا۔ اس قسم کی رعایت سپرنٹنڈنٹ ملزم قیدی کے دوستوں اور عزیزوں سے ملاقات کیلئے بھی دے سکتا

ہے۔جب کوئی شخص کسی ملزم قیدی (حوالاتی) کے مشیر کی حیثیت سے ملاقات کا خواہش مند ہوتو وہ سپرنٹنڈنٹ کو تحریری طور پر درخواست دے گا جس میں اپنا نام و پتہ، مقدمے کی نوعیت اور فوری ملاقات کا مقصد درج کرنا ہوگا اور اسے سپرنٹنڈنٹ کو مطمئن کرنا ہوگا کہ وہ فی الحقیقت قیدی کا مشیر ہے جس سے وہ ملاقات کا متمنی ہے اور وہ اس سے جائز معاملے میں ملاقات کرنا چاہتا ہے۔ کوئی جائز خفیہ تحریری خط مقدمہ کے معاملہ کیلئے جو ملزم قیدی (حوالاتی) ہدایات کے طور پر اپنے قانونی مشیر کو ارسال کرے وہ قانونی مشیر کو بھیج دیا جائے گا اور سپرنٹنڈنٹ اس رابطے کے مندرجات یا اس کا کوئی بھی حصہ کسی دوسرے شخص پر عیاں نہیں کرے گا۔

قومی عدالتی پالیسی 2009 کے تحت ضروری ہدایات:

بعض قوانین کا موثر نفاذ نہ ہونے کی وجہ سے ملزم قیدیوں کو درپیش مسائل کی سنگینی کے پیش نظر ایسے قیدیوں کے خلاف جاری مقدمات کی کاروائی جلد پایہ تکمیل تک پہنچانے اور ان کے قانونی حقوق کے تحفظ کے لیے قومی عدالتی پالیسی 2009 میں ضروری ہدایات دی گئی ہیں جن میں ملزم قیدیوں کو مقررہ تاریخ پر عدالتوں کے سامنے پیش کرنے کو یقینی بنانے کے لیے ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج صاحبان کو جیل حکام سے رابطہ کرنے کی ہدایت کرنا شامل ہے۔اسی طرح عدالتی کاروائی جلد پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے عدالتوں اور دیگر متعلقہ ایجنسیوں کو بھی بعض ضروری اقدامات اٹھانے کی ہدایت کی گئی ہے، جیسے قیدیوں اور گواہوں کو بہرصورت مقررہ تاریخ پر عدالتوں کے سامنے پیش کرنا تا کہ ان کے مقدمات کا فیصلہ پالیسی میں مقررہ مدت میں ہو سکے اور عدالتیں اس بات کو یقینی بنائیں کہ کوئی گواہ بغیر گواہی قلمبند کئے واپس نہ جائے اور نہ کوئی قیدی بغیر عدالتی کاروائی کے واپس جیل جائے۔ قومی عدالتی پالیسی ساز کمیٹی نے اپنے اجلاس منعقدہ 10-11 اکتوبر 2009 میں قرار دیا کہ ملزم قیدیوں کو مقررہ تاریخ پر مقدمہ کی پیروی کے لیے یا ریمانڈ کے لیے عدالت میں پیش کرنا اس کا قانونی حق ہے اس لیے سیشن جج صاحبان متعلقہ جیل حکام سے رابطہ کر کے مقررہ تاریخ پر ایسے قیدیوں کو عدالت کے سامنے پیش کرنے کو یقینی بنائیں۔ اس طرح کمیٹی نے اپنے اجلاس منعقدہ 23 ,24 اکتوبر 2009 میں قرار دیا کہ انصاف میں تاخیر کی ایک بڑی وجہ ملزم قیدیوں کو مقررہ عدالت کے سامنے پیش نہ کرنا ہے اس لیے کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ بغیر کسی معقول وجہ کے ملزم قیدیوں کو عدالت کے سامنے پیش نہ کرنے کے ذمہ دار پولیس اور جیل حکام کے خلاف پولیس آرڈر اور دیگر متعلقہ قواعد کے تحت کاروائی عمل میں لائی جائے گی۔

سیشن جج کا ماہانہ دورہ جیل اور ملزمان کی ماہانہ فہرست:

سیشن جج اور پراسیکیوشن کا انچارج اپنے اختیار سماعت کے علاقوں کی جیلوں کا ماہانہ دورہ کریگا اور ملزمان کے

مقدمات کی تاخیر کی وجوہات کا جائزہ لے گا۔سپرنٹنڈنٹ جیل ہر ماہ ایک فہرست سیشن جج پراسیکیوشن کے انچارج آفسر اور انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات کو ارسال کرے گا جس میں ان ملزم قیدیوں کے نام شامل ہونگے جن کو جیل میں آئے تین سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہو سوائے ان ملزم قیدیوں کے جن کا مقدمہ سیشن کورٹ میں زیر سماعت ہو۔یاد رہے کہ قیدیوں کو درپیش مسائل کے پیش نظر اب قومی عدالتی پالیسی ساز کمیٹی کے اجلاس منعقدہ 10 ,11 اکتوبر 2009 کے فیصلے کے مطابق چاروں صوبوں میں ہر ضلع کے ایڈیشنل سیشن جج صاحبان ہر مہینے کے پہلے جمعہ کو سیشن جج صاحبان آخری جمعے کو عدالتی اوقات کار کے بعد جیل کے دورے پر جاتے ہیں۔

۶۔ سزائے موت کے قیدی

سزائے موت پانے والا قیدی جونہی عدالت سے جیل پہنچے تو ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ خود یا اس کے حکم پر اس کی تلاشی لی جائے گی اور لباس کے قبیل کی ہر چیز اور دوسری تمام اشیاء قیدی سے لے لی جائیں گی۔جیل کے کپڑے، بستر، ایلومینیم کے برتن اور ربڑ کی چپلیں قیدی کو مہیا کی جائیں گی اور پھر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ اسے سیل (کوٹھڑی) میں منتقل کر دے گا اور ساتھ ہی ساتھ اس کی نگرانی اور حفاظت کا انتظام کرے گا۔اس سلسلہ میں ان قیدیوں کی خلوت کا خاص خیال رکھا جائے گا۔ پھانسی کی مقررہ تاریخ، وہ دورانیہ جس کے دوران اپیلیں اور درخواستیں دائر کی جا سکتی ہیں اور ان پر فیصلہ کی اطلاع ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ یا اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کے ذریعے سزائے موت کے قیدیوں کو بہم پہنچائی جائے گی۔
سزائے موت پانے والے قیدی کو ہائیکورٹ سے توثیق تک ایسے قیدیوں کیلئے مخصوص کوٹھریوں (Death Cell) میں نہیں رکھا جائے البتہ اسے سکیورٹی بلاک میں انتہائی نگہداشت میں رکھا جائے گا۔

قیدیوں کی کوٹھڑیوں کے صحن میں موجودگی اور احتیاطی تدابیر:

(i) سزائے موت کے قیدی کو آدھے گھنٹے کے لیے صحن میں آنے کی ہر صبح و شام اجازت ہوگی۔ آٹھ قیدیوں میں سے ایک وقت میں صرف ایک قیدی کو ایسا کرنے کی اجازت ہوگی۔پنجاب گورنمنٹ نے ڈیڑھ گھنٹہ صبح اور اڑھائی گھنٹہ شام ٹہلنے کی اجازت دے رکھی ہے۔

(ii) اس دوران جب سزائے موت کا قیدی صحن میں موجود ہو، کوٹھڑی اور صحن کے دروازے قفل بند رہیں گے اور ہر موقع پر کوٹھڑی کا دروازہ کھولنے سے پہلے صحن میں لانے کے لیے ہتھکڑی پہنائی جائے گی اور وہ اس وقت تک پہنے گا جب تک اسے کوٹھڑی میں دوبارہ بند نہیں کر دیا جاتا۔

(iii) موت کے سزا یافتہ قیدی کو اس کی کوٹھڑی سے صحن میں اور صحن سے کوٹھڑی میں کسی مقصد کے لیے بھی ہیڈ وارڈر کی موجودگی کے سوا نہیں ہٹایا جائے گا۔

(iv) جیل کا خاکروب یا دوسرا قیدی، جسے سزائے موت کے قیدی کے کمرے میں اپنے فرض کی ادائیگی کے لئے داخلے کی اجازت دی جائے گی، اس کی پہلے احتیاط سے تلاشی لی جائے گی اور جب وہ کام کر رہا ہو تو وہ ڈیوٹی پر موجود وارڈر کی انتہائی نگرانی میں ہوگا۔

(v) جب کوٹھڑی کا دروازہ کھولنے سے پہلے ہتھکڑی لگانی ہو تو قیدی سے کہا جائے گا کہ وہ اپنے ہاتھ بند دروازے کی دو سلاخوں میں سے باہر نکالے۔ جب اسے کوٹھڑی میں بند کرنا ہوگا تو اسی طریقے سے اس کی ہتھکڑی اُتار لی جائے گی۔

سزائے موت کے قیدیوں کی ملاقاتیں، خطوط:

سزائے موت کے ہر قیدی کو اپنے عزیز و اقارب دوستوں اور مشیر سے ملاقات کرنے یا رابطہ کرنے کی اجازت دی جائے گی۔ اس سلسلہ میں سپرنٹنڈنٹ کی صوابدید ضروری ہے۔ عام طور پر ہر ہفتے میں ایک ملاقات اور ایک خط لکھنے کی اجازت ہوتی ہے۔ اگر قیدی اپنے عزیزوں سے ملاقات کی خواہش کا اظہار کرے تو سپرنٹنڈنٹ، قیدی کے ضلع کے ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر سے درخواست کرسکتا ہے کہ قیدی کی ملاقات کی خواہش اس کے عزیزوں اور دوستوں کو پہنچا دی جائے۔

بیڑیوں کے خلاف پابندی:

سزائے موت کے قیدیوں کو سوائے سزا کے یا جب ان کا تبادلہ کیا جا رہا ہو، بیڑیاں نہیں پہنائی جائیں گی۔ سپریم کورٹ کے حکم کے مطابق کسی بھی قیدی کو سیشن جج کی منظوری کے بغیر بیڑیاں نہیں پہنائی جاسکتیں ۔

قیدی عورتوں کے بارے میں احتیاطی تدابیر:

سزائے موت کی قیدی عورت کی نگرانی اور حفاظت خاتون وارڈر ہی کرے گی۔ اس کی تلاشی عورت وارڈر لے گی۔ تلاشی کے دوران کوئی مرد افسر موجود نہ ہوگا لیکن کوٹھڑی کا معائنہ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کریگا۔ عورت وارڈر سپرنٹنڈنٹ کی موجودگی میں کھانا قیدی عورت کو فراہم کرے گی۔ سزائے موت کی قیدی عورت کو صحن میں لانے کے لیے ہتھکڑی نہیں پہنائی جائے گی۔

سزائے موت کی وہ قیدی عورتیں جن کے حاملہ ہونے کی تصدیق ہو جائے:

جب سزائے موت کی قیدی عورت اپنے آپ کو حاملہ ظاہر کردے اور میڈیکل افسر اس بات کی تصدیق یا تردید نہ کر پائے تو وہ ان حقائق کو ضبط تحریر میں لائے گا اور اس دورانیے کا بھی ذکر کرے گا جو اسے کسی قطعی نتیجہ پر پہنچنے کے لیے درکار ہے۔ یہ ریکارڈ معہ روبکار سیشن جج کو ارسال کر دیا جائے گا۔ سزائے موت پانے والی عورت اگر حاملہ پائی جائے تو عدالت عالیہ اس کی سزائے موت کو معطل کرے گی اور اگر مناسب سمجھے تو اسے سزائے عمر قید میں تبدیل کرے گی۔

پھانسی کی تاریخ اور وقت کی اطلاع:

جب پھانسی کی آخری تاریخ مقرر کر دی گئی ہو تو سپرنٹنڈنٹ، ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور قیدی کے عزیز و رشتہ داروں کو بذریعہ ڈاک اور بذریعہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پھانسی کی اطلاع کرے گا۔

۷۔ ذہنی مریض قیدی

جیل قواعد کے مقصد کیلیے ذہنی مریض سے مراد ایک بے وقوف یا فاتر العقل شخص ہے۔ ذہنی مریض قیدیوں کو دو درجوں یعنی مجرم یا غیر مجرم میں تقسیم کیا گیا ہے۔ غیر مجرم وہ اشخاص ہیں جنہوں نے کوئی جرم تو نہ کیا ہو لیکن انہیں طبی مشاہدے کیلیے ذہنی صحت کے آرڈیننس مجریہ 2001 کے تحت جیل بھیجا گیا ہو۔ جبکہ مجرم ذہنی مریض وہ لوگ ہیں جن کو کسی جرم کے الزام میں جیل بھیجا گیا ہو

غیر مجرم ذہنی مریض اور اسکی قید۔

ہر وہ شخص جس کو ذہنی مریض سمجھ لیا گیا ہو یا ذہنی مریض نظر آئے اور اس کو جیل میں محبوس یا قید رکھا جائے اسے ہر حال میں دوسرے قیدیوں سے الگ رکھا جائے گا۔ غیر مجرم ذہنی مریضوں کو مندرجہ ذیل جگہوں پر محبوس رکھا جا سکتا ہے۔

(الف) مینٹل ہسپتال (پاگل خانہ) میں

(ب) جہاں مینٹل ہسپتال نہ ہو تو سول ہسپتال یا ڈسپنسری میں

(ج) بصورت دیگر ڈسٹرکٹ جیل میں

جب کسی ذہنی مریض کو جیل میں محبوس رکھا جائے تو سپرنٹنڈنٹ اس کے درجہ اور حیثیت کے مطابق اس کے آرام و آسائش کا انتظام کرے گا اور جہاں تک بھی ممکن ہو اسے دیگر سزا یافتہ قیدیوں سے الگ رکھا جائے گا۔ غیر مجرم ذہنی مریض کو برائے طبی مشاہدہ زیادہ سے زیادہ محبوس رکھنے کا دورانیہ 30 یوم ہے۔ یہ وقت ختم ہو جانے پر سپرنٹنڈنٹ مجسٹریٹ یا وہ

افسر مجاز جس کے حکم پر اس ذہنی مریض کو محبوس رکھا گیا تھا، کو مطلع کرے گا کہ مذکورہ مریض کو مشاہدہ کے لیے رکھے جانے کا دورانیہ ختم ہو چکا ہے اور اس کی رہائی کے حکم کیلئے درخواست کی جائے گی یا اس کو مینٹل ہسپتال بھیج دیئے جانے کا کہا جائے گا۔ اگر اگلے سات دنوں میں سپرنٹنڈنٹ کو عدالت یا افسر مجاز کا حکم موصول نہیں ہوتا تو وہ اس امر کی رپورٹ انسپکٹر جنرل کو کرے گا۔

ایسا ذہنی مریض مجرم جو خطرناک، شور غل کرنے والا ہو یا گھٹیا اور گندی عادات کا حامل پایا جائے تو اس کو کوٹھڑی میں بند کیا جائے گا اور اس کی سخت اور متواتر نگرانی کی جائے گی۔ دیگر ذہنی مریض افراد کو میڈیکل افسر کی صوابدید کے مطابق جیل کے ہسپتال میں یا کسی ایسے وارڈ میں جو اس مقصد کے لیے مخصوص کیا گیا ہو، رکھا جائے گا۔

غیر مجرم ذہنی مریض قیدی کے لیے گزارا الاؤنس:

غیر مجرم ذہنی مریض مکمل طور پر جیل کے متعلقہ اعداد و شمار سے مستثنیٰ ہونگے اور ان کے طبی مشاہدے کے دورانیہ میں ان کا خرچہ اور نان ونفقہ جیل کا محکمہ برداشت کرے گا۔ اگر مشاہدے کے دورانیے کے بعد بیماروں کی حسبِ ضابطہ تصدیق کر دی جاتی ہے اور ان کو وصول کرنے کے احکامات جاری کیے جاتے ہیں تب ان کا خرچہ نان ونفقہ محکمہ صحت ادا کریگا اس امر کے باوجود کہ بیماروں کو جیل میں محبوس رکھا گیا ہے۔

ضابطہ کار جب سزا یافتہ قیدی ذہنی مریض بن جائے:

جب سپرنٹنڈنٹ کو کسی سزا یافتہ قیدی کے ذہنی مریض ہونے کا علم ہو جائے تو وہ فوراً ایسے مریض کو دس دن کے مشاہدے کے لیے میڈیکل افسر کی نگرانی میں رکھے گا۔ دس دن کے بعد میڈیکل افسر اپنی رپورٹ سپرنٹنڈنٹ کو دیگا۔ اگر یہ پایا جائے کہ مریض ذہنی طور پر تندرست نہیں تو اس کے متعلق رپورٹ انسپکٹر جنرل کو بھیجی جائے گی تا کہ مریض کو مینٹل ہسپتال بھیجے جانے کے لیے حکومت کے احکامات حاصل کیے جاسکیں۔ ذہنی مریض کو مینٹل ہسپتال میں تبدیل کئے جانے کی حکومتی احکامات کی وصولی پر سپرنٹنڈنٹ اسے مجوزہ مینٹل ہسپتال میں منتقل کر دے گا۔

مینٹل ہسپتال میں گزارا گیا وقت سزا میں شمار ہوگا:

جب ایک فاتر العقل قیدی صحت یاب (باشعور) ہو جائے اور حکومت کی طرف سے اسے جیل میں واپس بھیجے جانے کا حکم بھی جاری ہو جائے تو وہ دورانیہ جو مریض قیدی نے مینٹل ہسپتال میں بسر کیا ہو سزا میں شمار ہوگا۔

فاتر العقل محبوس قیدی کی زیر دفعہ 466 یا 471 ضابطہ فوجداری رہائی:

ایسا شخص جسے ضابطہ فوجداری دفعہ 466 یا 471 کے مطابق جیل میں محبوس رکھا گیا ہو اور انسپکٹر جنرل یا ملاقاتی

حضرات ملاقات کے بعد یہ تصدیق کر دیں کہ اسے رہا کر دیا جائے تو حکومت اس کی رہائی کا حکم یا اسے کسی ہسپتال میں رکھے جانے کا حکم جاری کر سکتی ہے یا اسے کسی تنظیم کی تحویل میں دیا جا سکتا ہے اور ایسے شخص کو کسی عدالتی افسر اور دو میڈیکل افسران کے روبرو پیش کیا جا سکتا ہے۔ متذکرہ بالا کمیشن مریض کے ذہنی اور دماغی حالات اور مریض کی موجودہ طبی حالت کی انکوائری کرے گا۔ وہ اس سلسلے میں مناسب گواہی بھی طلب کر سکتا ہے صوبائی حکومت کو جو رپورٹ پیش کی جائے گی اس کی روشنی میں حکومت مذکورہ مریض کی رہائی یا تحویل کی جسے مناسب خیال کرے حکم جاری کر سکتی ہے۔

ذہنی مریض کے نظم و نسق اور سزا کے بارے:

ذہنی مریض سے اگر کوئی جرم سرزد ہو جائے تو اسے سزا نہیں دی جا سکتی تاہم اس پر ایسی پابندیاں لگا دی جاتی ہیں جن کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو یا کسی اور کو زخمی نہ کر سکے اور نہ وہ کسی کو اذیت پہنچا سکے۔ کوئی شخص جو حقیقت میں فاتر العقل یعنی پاگل نہ ہو لیکن اسے دفعہ 471 ضابطہ فوجداری کے تحت حکومت نے جیل بھیج دیا ہو تو وہ اسی نظم وضبط کا پابند ہوگا جو عام قیدیوں کے لیے موجود ہے تاہم اسے مشقت پر نہیں لگایا جائے گا۔ تاہم ایک ایسا شخص جسے طبی مشاہدے کے لیے قید کیا گیا ہو اگر صحیح العقل ہو تو وہ جیل کے نظم و نسق کا پابند ہوگا۔

باب چہارم

قیدیوں کے عمومی حقوق

ا۔ خوراک کا حق

مختلف اوقات میں خوراک کا پیمانہ:

جیل قواعد میں مختلف درجے کے قیدیوں کیلئے سرکاری طور پر مہیا کی جانے والی خوراک کے پیمانے، خوراک کی اقسام، مخصوص ایام پر خصوصی غذا کا اہتمام، بیمار قیدیوں کے لیے خوراک، دودھ پلانے والی ماؤں کی خوراک اور کچھ دیگر ضروری متعلقہ معاملات کے بارے میں ضروری ہدایات دی گئی ہیں۔ مختلف اوقات میں قیدیوں کے لیے خوراک کا جو پیمانہ مقرر کیا گیا ہے اسکے مطابق خوراک میں ملنے والی تمام اشیاء کا وزن گراموں میں مقرر ہے۔ اس پیمانے میں مقدار اور معیار کے لحاظ سے بہتری لانے کے لیے مختلف صوبوں نے متعلقہ قواعد میں ترامیم کی ہیں اور اس طرح قیدیوں کے کھانے پینے کے معیار میں بہتری لانے کی کوشش کی گئی ہے۔ مختلف اوقات میں قیدیوں کو فراہم کئے جانے والے کھانے کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

(1) صبح کی خوراک:

جیل قواعد کی رو سے صبح کے ناشتے میں قیدیوں کو جو خوراک مہیا کی جاتی ہے ان میں 2.3 گرام چائے، 58 گرام دودھ، 29 گرام گڑ یا چینی اور 58 گرام گندم کا آٹا شامل ہے یعنی ایک کپ چائے کے ساتھ ایک گندم کے آٹے کی روٹی تاہم مختلف صوبوں نے نوٹیفکیشن کے ذریعے متعلقہ قواعد میں ترمیم کرتے ہوئے ناشتے کے معیار کو اپنے حالات کے مطابق قدرے بہتر بنایا ہے۔ حال ہی میں مختلف صوبوں کے ہوم ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے فراہم کردہ تفصیلات کے مطابق اب صوبہ پنجاب میں ہفتے کے پورے سات دنوں میں قیدیوں کو ناشتے میں چائے اور پراٹھا پیش کیا جاتا ہے۔ دیگر صوبوں سے موصولہ تفصیلات کے مطابق یہ پیمانہ کچھ اسطرح ہے۔

نمبر شمار	خوراک	صوبہ پنجاب	صوبہ خیبر پختون خواہ	صوبہ سندھ	صوبہ بلوچستان
01	گندم کا آٹا	70 گرام	200 گرام	116 گرام	200 گرام
02	کوکنگ آئل	3ملی لیٹر	15 گرام	2 گرام	15 گرام
03	چائے کی پتی	2 گرام	3 گرام	2 گرام	3 گرام
04	پیک دودھ	70ملی لیٹر	125 ملی لیٹر	58 گرام	125 گرام
05	چینی	13 گرام	35 گرام	15 گرام	35 گرام

(2) دوپہر اور شام کے کھانے:

جیل قواعد میں دوپہر اور شام کے کھانے کے لیے جو پیمانہ مقرر کیا گیا ہے اس میں بھی فراہم کی جانے والی ساری اشیاء کا گراموں میں ذکر کیا گیا ہے جس کے مطابق ہر مشقت کرنے والے قیدی کو فراہم کئے جانے والے کھانے کے پیمانے میں 291 گرام گندم کا آٹا، 43 گرام دال، 58 گرام سبزیاں، 7 گرام نمک، 12 گرام بناسپتی گھی (ویجی ٹیبل گھی)، 1.16 گرام مرچیں، 0.58 گرام ہلدی، 1.16 گرام ادرک اور پیاز شامل ہیں۔ جو قیدی مشقت نہیں کرتے انہیں بھی مندرجہ بالا شرح ہی سے کھانا مہیا کیا جائیگا لیکن گندم کے آٹے کی مقدار 232 گرام ہوگی۔ اسی پیمانے کے مطابق ملزم قیدیوں (حوالاتیوں) کو خوراک فراہم کی جائے گی)۔

مختلف صوبوں نے اس کھانے کے معیار میں بہتری لاتے ہوئے اس میں چکن، گوشت، انڈے اور پلاؤ وغیرہ فراہم کرنے کی منظوری دی ہے۔ اس ضمن میں صوبائی ہوم ڈیپارٹمنٹس سے موصولہ تفصیلات کے مطابق صبح، دوپہر اور شام کے کھانے میں عام قیدیوں کو حسبِ ذیل خوراک مہیا کی جاتی ہے۔

پنجاب

نمبر شمار	دن	دوپہر	شام
۱	پیر	سبزی روٹی بمعہ چاول کا میٹھا	بڑا گوشت روٹی
۲	منگل	آلو چنے روٹی	(اے) دال گرام روٹی (بی) دال گرام چاول
۳	بدھ	دال ماش روٹی	چکن روٹی اور چاول میٹھا
۴	جمعرات	۔چکن روٹی	سبزی روٹی

۵	جمعہ	بڑا گوشت روٹی	سفید چنا روٹی
٦	ہفتہ	لوبیا روٹی	چکن روٹی
۷	اتوار	مکس دال (مونگ،مسور) روٹی	سبزی روٹی

سندھ

نمبر شمار	دن	دوپہر	شام
۱	پیر	دال مونگ روٹی	گوشت روٹی
۲	منگل	انڈے گرام کری	دال مسور روٹی
۳	بدھ	چکن کری روٹی	آلو کری روٹی
۴	جمعرات	دال گرام روٹی	مکس سبزی روٹی
۵	جمعہ	چکن کری روٹی	دال مونگ روٹی
٦	ہفتہ	آلو کری روٹی	دال گرام روٹی
۷	اتوار	چکن کری روٹی	پلاؤ دال گرام یا آلو

خیبرپختونخواہ

نمبر شمار	دن	دوپہر	شام
۱	پیر	دال چنا روٹی	آلو گوشت روٹی
۲	منگل	دال ماش روٹی	آلو انڈا روٹی
۳	بدھ	چکن کری روٹی	سبزی روٹی
۴	جمعرات	دال چنا روٹی	گوشت پلاؤ
۵	جمعہ	سفید چنا روٹی	دال مونگ روٹی
٦	ہفتہ	آلو چکن روٹی	سبزی روٹی بمعہ چاول کا میٹھا
۷	اتوار	سبزی روٹی	دال مسور روٹی

بلوچستان

نمبر شمار	دوپہر	شام
۱	گندم کا آٹا 300 گرام	گندم کا آٹا 300 گرام
۲	دال 125 گرام	گوشت (ہفتے میں دو دن دال کی جگہ) 125 گرام
۳	کوکنگ آئل 25 گرام	گھی 15 گرام

اعلیٰ درجے کے قیدیوں کی خوراک:

اعلی درجہ کے قیدیوں کی خوراک مقدار اور معیار کے لحاظ سے قدرے بہتر مقرر کی گئی ہے۔ متعلقہ جیل قواعد کے مطابق اس میں 583 گرام گندم کا آٹا، 117 گرام دال، 17 گرام گوشت، 233 گرام دودھ، 29 گرام ویجیٹیبل گھی، 58 گرام چینی، 29 گرام چائے، 17 گرام چائے کیلئے دودھ، 117 گرام سبزیاں، 117 گرام آلو، 15 گرام مصالحے، 15 گرام نمک، 886 گرام آگ جلانے کی لکڑی۔

قیدیوں کی خوراک اور اس کا پیمانہ:

قیدیوں کے ہر درجہ کے مطابق خواک کا پیمانہ قتاً فو قتاً انسپکٹر جنرل حکومت کی منظوری سے مقرر کرتا ہے۔ ہر قیدی روزانہ کھانے کے مقررہ وقت پر اپنے درجہ (کلاس) کے مطابق مقرر کردہ خوراک حاصل کرے گا۔ جب تک کہ اسے قواعد کے مطابق نجی ذرائع سے خوراک حاصل کرنے کی اجازت نہ دی گئی ہو کوئی بھی قیدی قواعد کے مطابق دی گئی خوراک کے علاوہ نہ کوئی دوسری خوراک کھائے گا نہ وصول کرے گا اور نہ ہی رکھے گا۔

میڈیکل افسر جیل کے قیدیوں کی خوراک تبدیل کرنے کا مجاز ہے:

جب میڈیکل افسر کسی قیدی کے متعلق یہ محسوس کرے کہ مقررہ خوراک اس کی صحت کے لیے غیر موزوں اور ناکافی ہے تو میڈیکل افسر تحریری طور پر ایسے قیدی کے لیے مزید خوراک کی اشیاء کے لیے حکم جاری کر سکتا ہے اور یہ چیزیں ہر قیدی کو فراہم کی جائیں گی۔ کسی بھی درجہ کے قیدیوں کی خوراک میں تبدیلی کے لیے انسپکٹر جنرل کی منظوری ضروری ہے۔

مشقت کرنے والوں اور مشقت نہ کرنے والوں کے لیے خوراک:

(i) مندرجہ ذیل درجوں کے قیدی مشقت کرنے والوں کی خوراک کے اہل ہوں گے:

(1) سزا یافتہ مرد قیدی جن کو سزا با مشقت کی سزا ہوئی ہو۔

(2) ایسے سزا یافتہ مرد قیدی جن کی سزا قید محض ہو اور وہ اپنی مرضی سے مشقت کرتے ہوں۔

(3) وہ قیدی جنہیں سزائے موت ہوئی ہو۔

(ii) مندرجہ ذیل قیدیوں کو مشقت نہ کرنے والے قیدیوں کی خوراک ملے گی:

(1) ایسا سزا یافتہ مرد قیدی جسے قید محض کی سزا ہوئی ہو۔

(2) قیدی عورتیں۔

(3) دیوانی قیدی جنہیں حکومت کے خرچہ پر خوراک فراہم کی جاتی ہے۔

(4) مرد سزا یافتہ قیدی جن کی عمر 16 سال سے کم ہو۔

(5) ملزم قیدی (حوالاتی)

جیل کی حدود سے باہر جہاں قیدی کیمپوں میں کام کر رہے ہوں:

جیل کی حدود سے باہر کیمپوں میں کم محنت اور مشقت کرنے والے قیدیوں کو مندرجہ ذیل پیمانے کے مطابق خوراک مہیا کی جائیگی۔

صبح: 146 گرام گندم کا آٹا، 12 گرام بناسپتی گھی، 2.3 گرام چائے کی پتی، 117 گرام دودھ، 29 گرام گڑ۔

دوپہر: 146 گرام گندم کا آٹا، 117 گرام دال، 12 گرام بناسپتی گھی، 10 گرام نمک، 1.93 گرام مرچیں، 0.96 گرام ہلدی، 1.93 گرام ادرک اور پیاز۔

شام: 292 گرام گندم کا آٹا، 117 گرام بڑا گوشت ہفتے میں دو مرتبہ، 12 گرام بناسپتی گھی، 117 گرام دال، 10 گرام نمک، 1.93 گرام مرچیں، 0.96 گرام ہلدی، 1.93 گرام ادرک اور پیاز۔

رمضان المبارک کے دوران روزہ رکھنے والے قیدیوں کے لیے خوراک:

روزہ دار قیدیوں کو ماہ رمضان میں مندرجہ ذیل پیمانے کے مطابق اضافی خوراک مہیا کی جائے گی:

گرمیوں میں: 233 گرام دودھ، 233 گرام برف، 58 گرام گڑ (شربت بنانے کے لیے)۔

سردیوں میں: 117 گرام دودھ، 58 گرام گڑ، 2.3 گرام چائے کی پتی، 58 گرام جلانے کے لیے لکڑی (ایندھن)۔

خاص مواقع پر فراہم کی جانے والی خوراک:

تمام قیدیوں کو عیدوں، عید میلاد النبی ﷺ، 23 مارچ اور 14 اگست کے مواقع پر معمول کی خوراک کے علاوہ حسب ذیل

پیمانے کے مطابق خصوصی خوراک مہیا کی جائے گی:

صبح کے لیے: سویاں 58 گرام ،چینی 58 گرام، دودھ 233 گرام ۔تاہم مختلف صوبوں سے موصولہ تفصیلات کے مطابق مذکورہ اشیاء کی مقدار میں کچھ کمی بیشی موجود ہے۔

دوپہر کے لیے: چکن پلاؤ کے لیے چاول، آئل، ٹماٹر، پیاز، لہسن ،ادرک(دھنیا، ہلدی، لال مرچ)پاوڈر، مصالحہ جات اور نمک اسی پیمانے کے مطابق مہیا کیئے جائیں گے جو قاعدہ 473 میں دیا ہوا ہے۔

شام کے لیے: چکن آئل ،گندم کا آٹا ، ٹماٹر، پیاز، لہسن ،ادرک(دھنیا، ہلدی، لال مرچ)پاوڈر، مصالحہ جات اور نمک اسی پیمانے کیمطابق مہیا کیئے جائیں گے جو قاعدہ 473 میں دیا ہوا ہے۔ملاحظہ ہو کہ اگر اس مخصوص دن پر عام کھانے میں چکن رکھا گیا ہو تو اس کی مقدار ردو چند کی جائے گی ۔تاہم مختلف صوبوں سے موصولہ تفصیلات کے مطابق مذکورہ اشیاء کی مقدار میں کچھ کمی بیشی کےعلاوہ بعض صوبوں میں چکن کی بجائے بڑا گوشت مہیا کیا جاتا ہے۔

بیمار قیدیوں کی خوراک کا پیمانہ:

بیمار قیدیوں کو ہسپتال میں غذا اور خوراک مندرجہ ذیل شرح کے مطابق دی جائے گی۔

(i)	دودھ کی خوراک	دودھ ایک کلوگرام اور 165 گرام اور چینی 73 گرام
(ii)	دودھ کی خوراک	دودھ ساگودانہ 993 گرام، چینی 58 گرام اور چاول 233 گرام
(iii)	دودھ اور چاول	دودھ 993 گرام، چینی 58 گرام اور چاول 233 گرام
(iv)	چاول، دال	چاول 467 گرام، دال مونگ 117 گرام، سبزی 117 گرام
(v)	روٹی، دال	گندم کا آٹا 467 گرام، دال مونگ 73 گرام، سبزی 117 گرام

دودھ پلانے والی ماؤں کے لیے اضافی خوراک:

ایک دودھ پلانے والی خاتون قیدی، جو بچے کے ساتھ جیل میں مقید ہو، اسے عام خوراک کے علاوہ 467 گرام دودھ اور 29 گرام چینی روزانہ جاری کی جائے گی اور جب بچے کی عمر ایک سال ہو تو یہ سہولت اٹھالی جائے گی ۔

حاملہ عورتوں کی خوراک۔

میڈیکل افسر حاملہ قیدی عورتوں کی صحت اور دیکھ بھال پر خصوصی توجہ دے گا۔اس قسم کی خواتین قیدیوں کے لیے ایک خاص خوراک کا پیمانہ بشمول دودھ، تازہ سبزیاں اور دیگر کھانے کی اشیاء ہیں ۔ان کی مقدار ضرورت کے مطابق مقرر کی

جاتی ہے۔عام طور پر اضافی مقدار حسب ذیل پیمانہ کے مطابق ہوتی ہے۔

700 گرام دودھ، 233 گرام تازہ پھل، 233 گرام تازہ سبزیاں۔

بچوں کی خوراک کا پیمانہ۔

(i) اگر بچہ ماں کے ساتھ ہو تو اس کی خوراک کا پیمانہ حسب ذیل ہوتا ہے:

(الف) 12 ماہ سے کم عمر کے بچے کو 467 گرام دودھ اور 29 گرام چینی

(ب) 12 ماہ سے 1/2 سال تک کی عمر کے بچے کو 467 گرام دودھ اور 29 گرام چینی، 10 گرام نمک اور 12 گرام گھی۔

(ii) اضافی خوراک جب ضروری ہو تو میڈیکل افسر کی ہدایت کے مطابق جاری کی جائے گے۔

(iii) ہر وہ بچہ جس کی عمر 1/2 سال سے زائد ہو اس کو ہفتے میں تین مرتبہ 117 گرام تازہ پھل فی بچہ جاری کیا جائیگا۔

۲۔ کپڑوں ضروری سامان اور دیگر اشیاء کا حق

ہر ایسا قیدی جس کو قید با مشقت یا عمر قید کی سزا دی گئی ہو کو جیل کے مقرر کردہ معیار کے مطابق کپڑے فراہم کئے جائیں گے۔قیدی کو ان فراہم کردہ اشیاء کے علاوہ استعمال کیلئے سپرنٹنڈنٹ کی منظوری سے مزید چیزوں کی اجازت بھی مل سکتی ہے۔قید محض کے قیدیوں اور ملزم قیدیوں (حوالاتیوں) کو اپنے ذاتی کپڑے پہننے کی اجازت ہو گی۔ تاہم استطاعت نہ ہونے کی صورت میں انہیں جیل کے سٹور سے کپڑے مہیا کئے جائیں گے۔

قیدیوں کیلئے کپڑوں اور بستروں کا پیمانہ:

قیدیوں کو فراہم کئے جانے والے کپڑوں، بستر اور دیگر ساز و سامان کا پیمانہ انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات حکومت کی منظوری سے مقرر کرتا ہے۔وہ اس پیمانے کو تبدیل بھی کر سکتا ہے۔ تاہم میڈیکل آفیسر اس امر کا مجاز ہے کہ طبی وجوہات کی بنا پر کسی وقت بھی کسی بھی قیدی یا قیدیوں کے کسی بھی درجے کیلئے کسی بھی مقررہ وقت یا موسم کیلئے اضافی کپڑے مہیا کرنے کی ہدایت کرے۔وہ اس امر کا بھی مجاز ہے کہ ان قیدیوں کیلئے جو بوڑھے اور کمزور ہیں حسب ضرورت اضافی گرم کپڑے مہیا کرنے کی ہدایت کرے۔جیل قواعد کے تحت قیدیوں کو فراہم کئے جانے والے کپڑوں اور دیگر اشیاء کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

کپڑوں اور دیگر اشیاء کا پیمانہ مردوں کے لئے:

سی کلاس کے مجرم قیدیوں کیلئے کپڑوں، بستر اور استعمال کی دوسری چیزوں کا جو پیمانہ مقرر کیا گیا ہے اس کی رو سے قیدیوں کیلئے دو دو سوتی کرتے، دو دو سوتی شلوار، ایک دوسوتی ٹوپی، ایک دوسوتی جانگیہ، ایک دوسوتی چادر برائے بستر، ایک تولیہ، دو ازار بند، ایک دری، ایک کمبل، ایک چٹائی منج میٹ، ایک ایلومونیم کا کپ، ایک ایلومونیم کی پلیٹ اور ایک ایلومونیم کا مگ۔

نوٹ: سکھ قیدیوں کو گاڑھے کپڑے کی پگڑی 3 میٹر 66 سینٹی میٹر x 61 سینٹی میٹر فراہم کی جائے گی۔

خواتین قیدیوں کے لیے۔ دو عمدہ، دوسوتی قمیض ایک سال کے دوران، دو عمدہ دوسوتی شلوار ایک سال کے دوران، دو عمدہ دوسوتی یا گاڑھے کی چادریں/دو پٹے ایک سال کے دوران، ایک دوسوتی تولیہ 1 میٹر 52 سینٹی میٹر x6 میٹر اور 68 سینٹی میٹر (6 ایم ایم) ایک سال کے دوران، دو دوسوتی ازار بند ایک سال کے دوران، آٹھ سینٹری پیڈز ایک مہینہ کے دوران، ایک دری، ایک کمبل، ایک چٹائی منج میٹ، ایک گدا روئی یا فوم، ایک تکیہ معہ دو جیل میں بنے ہوئے غلاف، ایک ایلومونیم کا کپ، ایک ایلومونیم کی پلیٹ، ایک ایلومونیم کا مگ، ایک بستر، واشنگ سوپ 125 گرام ہر ہفتہ کے لیے، ٹائیلٹ سوپ 1 ٹکیہ 15 دن کیلئے، سرسوں کا تیل 140 گرام، ایک ہفتہ کے لیے، پاؤڈر بال صفا ایک پیکٹ ایک ہفتہ کے لئے، تین بریزیر (جیل کی بنی ہوئی) ایک سال کے دوران، دو پراندے 50 گرام کے دھاگہ کے ایک سال کے دوران، دو کنگھی ایک سال کے دوران اور دو ململ کی بنی ہوئی بنیان ایک سال کے دوران۔

سردیوں کے دوران:

سردیوں کے دوران مرد کو ایک اونی جیکٹ اور دو کمبل اور خواتین کو ایک اونی جرسی اور دو کمبل مہیا کئے جائیں گے۔ یہ اشیاء صرف ان قیدیوں کو دی جائیں جو خود منگوا کر استعمال نہیں کر سکتے۔ سرد ترین مہینوں دسمبر، جنوری اور فروری میں ایک یا ایک سے زیادہ کمبل سردی کی شدت کے پیش نظر مزید دیئے جاسکتے ہیں۔ لیکن اضافی کمبل 3 ماہ کے عرصہ سے زیادہ کیلئے فراہم نہیں کئے جائیں گے۔ کمبل اور اونی جرسیاں اور جیکٹس قیدیوں کو 15 اکتوبر کو جاری کی جائیں گی۔ مزید برآں ہر سال 14 اپریل کو واپس لے لی جائیں گی۔ ایک دستی پنکھا بھی 15 اپریل کو جاری کیا جائے گا جو 14 اکتوبر کو واپس لیا جائے گا۔

بچوں سمیت قید میں بند عورتوں کے لیے:

ایسی قیدی عورتیں جنہیں اپنے ساتھ بچے رکھنے کی اجازت ہو گی انہیں مندرجہ ذیل چیزیں جاری کی جائیں گی۔
ایک فیڈر بوتل چھ ماہ کیلئے، ایک فیڈر نپل ہر مہینہ، ٹالکم پاؤڈر (درمیانہ درجہ) 150 گرام ہر مہینہ، نہانے کا صابن (درمیانہ درجہ) ایک ٹکیہ ہر مہینہ، کھلونے 100 روپے کے سال بھر میں، ایک جوڑا جوتے (درمیانہ درجہ) ایک سال کیلئے، چھ نیپیز (جیل کے بنے ہوئے) ہر چھ ماہ کیلئے اور چار سیٹ کپڑے درمیانہ درجہ ہر چھ ماہ کیلئے۔ ایسی ملزم قیدی عورتیں جو اپنا خرچہ برداشت نہیں کر سکتیں انہیں بھی مندرجہ بالا پانے کے مطابق چیزیں حکومت کے خرچہ پر مہیا کی جائیں گی۔ مزید برآں وہ بچے جو اپنی ماؤں کے ساتھ جیل میں رہ رہے ہوں انہیں سپرنٹنڈنٹ جیل موسمی ضروریات کے مطابق کپڑے اور دیگر اشیاء مہیا کر کے دے گا۔

اعلیٰ درجے کے قیدی کے کپڑے:

مرد قیدی۔ سال میں مرد قیدی کے لیے دو دو سوتی شلوار اور کرتے، دو دو سوتی شلواریں یا پاجامے، دو سوتی آزار بند، دو تولیے، دو دو سوتی ٹوپیاں، دو دو سوتی تکیہ کے غلاف، ایک فوم کا تکیہ، دو دو سوتی بستر کی چادریں، ایک کمبل، ایک کاٹن کی دری، اسی طرح سردیوں میں ایک اونی جرسی، چار کمبل (درمیانے درجے کے)، ایک فوم کا گدا 5 سنٹی میٹر موٹا۔

قیدی عورتوں:

سال میں قیدی عورتوں کے لیے دو کاٹن کی شلواریں، دو دو سوتی تکیہ کے غلاف، دو کاٹن کی قمیصیں، چھ (6) نیکرز، دو سوتی رف ململ کے دوپٹے، دو سوتی ازار بند، دو تولیے، ایک فوم کا تکیہ، دو سوتی بستر کی چادریں، ایک کمبل، ایک سوتی دری، اسی طرح سردیوں میں چار کمبل، ایک فوم کا گدا 5 سنٹی میٹر موٹا، ایک اونی جرسی۔

۳۔ رہائش کا حق

1. ہر قیدی کو درجہ کے لحاظ سے جگہ ملے گی۔
2. نئے تعمیر شدہ وارڈ بیرک یا کوٹھری کو جیل میڈیکل آفیسر قابلِ استعمال قرار دے دیں تو قیدیوں کے تصرف میں لایا جائے گا۔
3. گنجائش سے زائد نہ بھرے جائیں۔
4. عمومی صفائی کے ساتھ برتن، باتھ روم کی صفائی کا خاص اہتمام ہوگا۔

5. کوٹھڑیوں اور صحن کی خصوصی صفائی روزانہ ہوگی۔

6. ایسے وارڈ اور کوٹھڑیوں کو جن میں متعدی امراض کے مریض رہتے ہوں، جراثیم سے پاک رکھا جائے گا۔

۴۔ علاج معالجے کا حق

بیماری کی شکایت کرنیوالے ہر قیدی کو جیل میڈیکل افسر کے پاس لایا جائے گا جو اسکا معائنہ کرے گا اور اس امر کا فیصلہ کرے گا کہ آیا بیرونی مریض کے طور پر اسکا علاج کیا جائے یا اسے جیل کے ہسپتال میں داخل کیا جائے۔

ہر جیل میں بیمار قیدیوں کے علاج کے لیے ہسپتال قائم ہوتا ہے یا بیمار قیدیوں کے علاج کی خاطر کوئی مناسب جگہ فراہم کی جاتی ہے۔ جب کوئی قیدی شدید بیمار ہو جائے تو اس کی بیماری کی اطلاع اس کے رشتہ داروں کو کی جائے گی اور ملزم قیدی (حوالاتی) کی صورت میں متعلقہ عدالت کو مطلع کیا جائیگا، جہاں سے رشتہ داروں کو بھی اطلاع دی جائے گی۔ عام طور پر اس قسم کی اطلاعات بذریعہ ڈاک یا بعض دیگر ذرائع سے حکومت کے خرچ پر فراہم کی جاتی ہیں۔

۵۔ تعلیم وتربیت کا حق

تمام ناخواندہ قیدیوں کو روزانہ کم از کم ایک گھنٹہ (صوبہ پنجاب اور سندھ کی ترامیم کے مطابق دو گھنٹے) تک سرکاری تنخواہ دار اساتذہ کرام پرائمری تک کی تعلیم دیں گے۔ ان اساتذہ کی معاونت جیل کے پڑھے لکھے قیدی بھی کریں گے۔ مذہبی تعلیم تمام قیدیوں کے لیے حاصل کرنا لازمی ہوگی۔ وہ قیدی جو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے خواہشمند ہوں انہیں ضروری سہولتیں بہم پہنچائی جائیں گی۔ ہر جیل میں لائبریری قائم کی جائے گی جس میں کتابوں کی معقول تعداد رکھی جائے گی۔ قیدی جیل کی لائبریری سے کتابیں لینے کے مجاز ہونگے۔ حکومت سرکاری اخراجات پر قیدیوں کو اخبارات کے مطالعہ کی سہولت فراہم کرے گی۔ ایسے رسالہ جات اور اخبارات جو حکومت کی منظور شدہ فہرست میں موجود ہوں قیدی اپنے اخراجات پر منگوانے کے مجاز ہوں گے۔

باب پنجم

قیدیوں کے لیے عمومی مراعات

ا۔ سزا میں تخفیف اور معافی کی رعایت

مروجہ پالیسی کے مطابق صدارتی معافی کا حقدار وہ سزا یافتہ قیدی ہوتا ہے جو اپنی دو تہائی سزا کاٹ چکا ہو اور اسے قتل، جاسوسی، ریاست کے خلاف سرگرمیوں، فرقہ واریت، زنا بالجبر، ڈکیتی، اغوا اور دہشت گردی اور غیر ملکیوں (Foreign Act) کے قوانین کے تحت سزا نہ ہوئی ہو۔

جیل قواعد کے تحت:

سزا یافتہ قیدی جسکی سزا چار ماہ سے زائد ہو کام کرنے اور نیک چلن رہنے پر کل سزا کی ایک تہائی معافی حاصل کرسکتا ہے۔ سزا محض کے قیدی بھی یہ معافی حاصل کرسکتے ہیں بشرطیکہ وہ رضا کارانہ طور پر کام کرنے کی خواہش ظاہر کریں اور ایک ماہ تک لگاتار کام کریں۔ اس کے علاوہ قیدیوں کو سالانہ خصوصی معافی بھی جیل افسران وحکومت دے سکتی ہے۔

عام معافی کا پیمانہ:

کسی قیدی کو دی جانے والی عام معافی اس قیدی کے علاوہ جسے جیل کی ملازمت میں رکھا گیا ہے مندرجہ ذیل پیمانے کے مطابق ہوگی۔

(الف) **ہر ماہ میں دو دن**، یہ معافی اس صورت میں دی جائے گی جب قیدی قاعدہ اور قانون پر توجہ سے عمل کرے۔

(ب) **ہر ماہ میں تین دن**، یہ معافی اچھی طرح محنت کرنے اور ہر روز کا کام جو اسے دیا گیا ہو اچھی طرح سرانجام دینے پر ملے گی۔

جس قیدی کو جیل کی ملازمت میں لیا گیا ہو اس کی ماہانہ عام معافی کے پیمانے کے مطابق نمبردار کو 6 دن، مقدم کو 7 دن، ٹشن پوش کو 8 دن، باورچی کو 7 دن، تعلیم دینے والے استاد کو 8 دن اور خاکروب کو 8 دن عام معافی ملے گا اور 25

روپے ماہانہ کنٹنجنسیز کی مد سے دیئے جائیں گے۔اسی طرح معمار،حجام،ہسپتال کے خدمتگار،صفائی والے اور وہ قیدی جو اتوار اور سرکاری چھٹی کے دن کام کرے اس کو6دن معافی ملے گی۔

معافی دیئے جانے کا پیمانہ جب قیدی مشقت کے قابل نہ ہو:

جب سزا یافتہ قیدی ایسی وجوہات کی بناء پر جواس کے قابو میں نہ ہوں مشقت کرنے کے قابل نہ رہے۔ مثال کے طور پر قیدی کی عدالت میں حاضری، ایک جیل سے دوسری جیل کا سفر، ہسپتال میں داخلہ یا بیماری میں مبتلا ہونا، تو اسے اس شرح کے حساب سے معافی دی جائے گی جواس نے پچھلے مہینے میں حاصل کی تھی بشرطیکہ قیدی کا چال چلن مخصوص وقت سے پہلے یا اس کے دوران ایسا تھا کہ اس کو معافی کا حقدار قرار دیا جاسکتا ہے۔اگر سزا یافتہ قیدی کی کام سے غیر حاضری جیل میں غلط اور غیر قانونی رویہ کی وجہ سے ہوتو اسے غیر حاضری کی بناء پر رعایت نہیں دی جائے گی۔ اسی طرح سزائے موت کا قیدی جسے بعد میں عمر قید کی سزا ہوگئی ہو یا کسی اور مدت کے لیے سزا با مشقت ہوگئی ہو اور یہ رعایت اپیل یا کسی اور وجہ سے دی گئی ہو تو وہ اس تاریخ سے عام معافی کا حقدار سمجھا جائے گا جب اسے موت کی سزا ہوئی تھی۔ اگر مذکورہ قیدی کو عدالت نے فوجداری کی دفعہ 382 کا فائدہ بھی دیا ہو تو وہ جیل میں آمد سے تمام معافیوں کا حقدار ہوگا جیسا کہ سپریم کورٹ نے مقدمہ شاہد حسین بنام سٹیٹ (پی،ایل،ڈی 2009 سپریم کورٹ 460)میں ابزرویشن دی ہے۔

معافی کے نظام کا اطلاق:

معافی کا شمار قیدی کو دی گئی سزا کے دن (تاریخ) کے بعد کے مہینہ کی پہلی تاریخ سے شروع ہوگا۔جو قیدی ضمانت پر رہا ہوا ہو یا عارضی طور پر اس کی سزا معطل کی گئی ہو،جب اس کو دوبارہ جیل میں داخل کیا جائے تو اس کو جیل میں داخلے کے مہینے کے بعد کی پہلی تاریخ سے معافی کے نظام کے تحت لایا جائے گا اور اسے وہی سہولت بہم پہنچائی جائے گی جس سے وہ ضمانت پر رہا ہونے سے پہلے سزا معطل ہونے سے پہلے مستفید ہو رہا تھا۔

معافی دینے کے سلسلے میں افسران کا اختیار اور طریقہ کار:

عام معافی سپرنٹنڈنٹ یا اس کے ماتحت اور زیر نگرانی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ، اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ یا کوئی اور افسر جسے معافی دینے کا اختیار دے دیا گیا ہو،عطا کرسکتا ہے۔یہ معافی ہر سہ ماہی پر،ممکنہ طور پر یکم جنوری،یکم اپریل،یکم جولائی اور یکم اکتوبر کے قریب عطا کی جائے گی اور متعلقہ قیدی کے ہسٹری ٹکٹ میں درج کی جائے گی اور قیدیوں کو اس کی اطلاع دی جائے گی۔ہر مجاز افسر کسی بھی قیدی کو عام معافی دینے سے پہلے اس قیدی کے ہسٹری ٹکٹ کا بڑی احتیاط سے معائنہ

کرے گا جس میں ہر دی گئی سزا احتیاط سے درج ہونی چاہئے۔اگر کسی قیدی کو سہ ماہی کے دوران کسی غلطی/غفلت کی بناء پر صرف وارننگ دی گئی ہو اور کوئی سزا نہ دی گئی ہو تو ان قواعد کے مطابق اس کو مکمل سہ ماہی کی معافی ملے گی۔اگر سہ ماہی کے دوران قیدی کو کوئی سزا ملی ہو جو باقاعدہ وارننگ کے علاوہ ہو تو اسی مہینہ کی معافی میں سے 2 دن کی معافی منہا کر دی جائے گی اور بقایا معافی (سہ ماہی) کا وہ حقدار تصور ہو گا۔اگر اسی مہینہ میں سزا ایک سے زیادہ مرتبہ بھی ہوئی ہو تب بھی معافی 2 دن سے زیادہ نہیں کاٹی جائے گی۔قیدی کے ہسٹری ٹکٹ پر درج کی گئی تمام معافیوں کو معافی نامہ کی شیٹ(remission sheet) پر بھی درج کیا جائے گا اور اس پر سپرنٹنڈنٹ کے دستخط ہوں گے۔تاہم جس مہینہ میں قیدی کی رہائی ہو اس مہینہ کی معافی نہیں ملتی البتہ اگر اس کی رہائی کی تاریخ شمار کرتے وقت یہ پایا جائے کہ کسی مہینہ کی مکمل معافی سے اس کی رہائی اسی مہینہ میں عمل میں آجائے گی تو اتنی معافی جو کہ اگلے مہینے کی پہلی تاریخ کو اس کی رہائی ہونے میں مددگار ہو، دے دی جائے گی۔

اچھے چال چلن کی سالانہ معافی:

ہر قیدی جو جیل قواعد کے مطابق عام معافی کا اہل اور مستحق ہو اور اس نے جیل میں آنے کے بعد اگلے مہینے سے ایک سال تک کوئی جرم نہ کیا ہو یا جیل میں دوبارہ جانے کی تاریخ سے جیل میں کوئی جرم نہ کیا ہو تو اس کو 15 دن کی معافی دے دی جاتی ہے۔اس معافی کو اچھے چال چلن کی سالانہ معافی کہا جاتا ہے۔اسی طرح جس قیدی نے اپنی سزا کے 3 سال پورے کر لیے ہوں اور اس پورے وقت کے دوران جیل میں کوئی جرم نہ کیا ہو، اسے 15 دن کی سالانہ معافی کے علاوہ تیسرے سال کے اختتام پر 30 دن کی مزید معافی اس کے اچھے چال چلن کی بنا پر دی جائے گی، بشرطیکہ اس کی حاصل شدہ تمام معافی ان قواعد کے تحت اجازت شدہ زیادہ سے زیادہ معافی سے تجاوز نہ کر جائے۔جیل کے جرائم، جن کی سزا صرف وارننگ ہے، وہ اس قاعدے کے تحت معافی حاصل کرنے میں زیرِ غور نہیں آئیں گے۔

خون دینے والے قیدیوں کیلئے معافی:

ایک سزا یافتہ قیدی طبی طور پر صحت مند قرار دیئے جانے کے بعد خون دے سکتا ہے اور خون کا عطیہ دینے کی صورت میں اسے 30 دن کی مزید معافی دی جائے گی۔جتنی مرتبہ قیدی کو عطیہ دینے کی اجازت دی جا سکتی ہے اس کیلئے وہ معافی حاصل کر سکتا ہے۔

خاص معافی:

خصوصی قسم کی معافی ہر قیدی کو عطا کی جا سکتی ہے چاہے وہ عام معافی کا مستحق ہو یا نہ ہو۔ اس قسم کی خاص معافی قیدی کو خصوصی خدمات کی انجام دہی پر دی جاتی ہے۔ مثلاً

(i) قیدیوں کو لکھنا پڑھنا سکھانے میں نمایاں کارکردگی/ کردار،

(ii) پڑھنے اور لکھنے میں خاص مہارت یا امتحان پاس کرنا،

(iii) دستکاری سکھانے میں نمایاں کامیابی،

(iv) کام میں خاص مہارت یا اچھے معیار کا اضافی کام،

(v) جیل کے کسی افسر یا قیدی کو حملے سے بچانا،

(vi) کسی جیل کے افسر کی خاص مدد کرنا جب آگ پھیل رہی ہو یا اسی قسم کی کوئی اور ایمرجنسی ہو،

(vii) کپڑوں کے استعمال میں خصوصی بچت کرنا،

(viii) جیل کے نظم وضبط یا قوانین کو توڑنے والوں کے خلاف مدد کرنا، ان کا سراغ لگانا اور انہیں روکنا، اور

(ix) با قاعدہ نماز پڑھنا اور رمضان کے دوران روزے رکھنا۔

تعلیم کی بناء پر معافی:

کوئی بھی سزا یافتہ قیدی جس نے نیچے دی گئی فہرست میں سے درج شدہ کوئی امتحان پاس کر لیا ہو تو اسے سزا میں معافی کا مستحق سمجھا جائے گا لیکن قیدی کو دو یا دو سے زیادہ معافیاں نہیں مل سکیں گی اور سپرنٹنڈنٹ اس امر کی بھی تصدیق کریگا کہ متعلقہ قیدی اچھے کردار اور چال چلن کا حامل ہے۔ جیل قواعد میں مذکورہ معافی کی شرح کے مطابق دو سال تک قید کی صورت میں دو ماہ، دو سال سے زیادہ اور چھ سال سے کم کی صورت میں تین ماہ، چھ سال سے لے کر دس سال تک قید کی صورت میں چار ماہ دس سال سے زیادہ قید کی صورت میں چھ ماہ معافی دی جائے گی۔ تاہم مختلف صوبوں میں ترمیم کے ذریعے معافی کی یہ شرح بالترتیب چار ماہ، چھ ماہ، آٹھ ماہ اور بارہ ماہ ہے۔ معافی کا حقدار بننے کیلئے پاس کردہ مضامین/امتحانات کی فہرست حسب ذیل ہے۔

1 اُن قیدیوں کیلئے جنہوں نے قید کے دوران قرآن پاک کی قرآت اور تلاوت کا امتحان یا سعادت حاصل کی ہو جو جیل قواعد کے تحت تشکیل کردہ کمیٹی لے گی۔

2 جنہوں نے علوم شرقیہ کے امتحانات عربی، اردو، بنگالی، پنجابی، فارسی، سندھی اور پشتو زبانوں میں پاس کر

3 لئے ہوں ۔(صرف دو معافیوں کے حقدار ہوں گے)۔

4 مرکزی/صوبائی حکومت سے منظور شدہ فنی تعلیمی ادارے سے پاس کردہ امتحان ۔

5 مڈل سٹینڈرڈ امتحان محکمہ تعلیم سے تمام مضامین میں۔

6 میٹرک کا امتحان متعلقہ بورڈ سے تمام مضامین میں ۔

7 ایف اے (انٹرمیڈیٹ) کا امتحان متعلقہ بورڈ سے تمام مضامین میں۔

8 بی اے متعلقہ یونیورسٹی سے تمام مضامین میں ۔

9 ایل ایل ۔بی کا امتحان۔

10 ایم اے کا امتحان ۔

یہ معافی انسپکٹر جنرل کی طرف سے دی جائے گی۔ اس معافی کے حصول کے لیے سپرنٹنڈنٹ اپنی سفارش کے ساتھ قیدی کے پاس کئے گئے امتحان کا عارضی سند (Provisional Certificate) بھی ارسال کرے گا۔

اضافی تعلیمی معافی:

ایک ایسا قیدی جو ذیل میں دیئے گئے ٹیبل میں سے تعلیمی سال کے دوران کوئی امتحان پاس کرے وہ دو سال تک قید کی سزا کاٹنے کی صورت میں ۴۰ فیصد نمبر حاصل کرنے پر 2 ماہ، 41 تا 60 فیصد نمبر حاصل کرنے پر ۳ ماہ اور 60 فیصد سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر 4 ماہ کی معافی کا حقدار ہوگا۔ دو سال سے 6 سال تک سزائے قید کاٹنے کی صورت میں چالیس فیصد نمبر حاصل کرنے پر 3 ماہ، 41 تا 60 فیصد نمبر حاصل کرنے پر 4 ماہ اور 60 فیصد سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر چھ ماہ کی معافی کا حقدار ہوگا۔ اسی طرح 6 سال سے لیکر 10 سال تک سزائے قید کاٹنے کی صورت میں 40 فیصد نمبر حاصل کرنے پر 4 ماہ 41، تا 60 فیصد نمبر حاصل کرنے پر 6 ماہ اور 60 فیصد سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر 8 ماہ کی معافی کا حقدار ہوگا۔ اسی طرح 10 سال سے زائد سزا قید کاٹنے کی صورت میں 40 فیصد نمبر حاصل کرنے پر 5 ماہ، 41 تا 60 فیصد نمبر حاصل کرنے پر 6 ماہ اور 60 فیصد سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر 10 ماہ کی معافی کا حقدار ہوگا۔ بشرطیکہ سپرنٹنڈنٹ متعلقہ قیدی کی اچھی شہرت اور اچھے کردار کی تصدیق کرے۔ ایسے امتحانات کی فہرست حسب ذیل ہے۔

1 کوئی بھی امتحان جس کا انعقاد یونیورسٹی، بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن، بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن، ڈائریکٹر آف ایجوکیشن یا ڈسٹرکٹ ایجوکیشن افسر کی طرف سے کرایا گیا ہو۔

2 علوم شرقیہ کے امتحانات عربی، اردو، بنگالی، پنجابی، فارسی، سندھی اور پشتو کی زبانوں میں۔

3 پرائمری جماعتوں کے امتحانات جو ڈسٹرکٹ ایجوکیشن افسر نے منعقد کرائے ہوں۔

4 قرآن حکیم کا ناظرہ تعلیم و قراءت پر عبور حاصل کرنا۔

5 قرآن حکیم بامعنی پڑھنا، سیکھنا اور اسلام کے اصولوں سے قرآنی تعلیمات کی روشنی میں مستفید ہونا۔

6 قرآن حکیم کا حفظ کرنا۔

تاہم متعلقہ قواعد میں ترمیم کے ذریعے سزائے قید کے دوران قرآن حفظ کرنے پر قیدی کو دیگر معافیوں کے علاوہ تین سال تک کی قید کی صورت میں چھ ماہ، تین تا چھ سال قید کی صورت میں نو ماہ، اور چھ تا دس سال قید کی صورت میں بارہ ماہ اور دس سال سے زائد سزائے قید کی صورت میں دو سال تک معافی دی جائے گی۔

کل معافی کی حد:

جیل قواعد کے تحت خصوصی یا عمومی کل معافی اس کے علاوہ خون کا عطیہ دینے، نس بندی کروانے اور کوئی امتحان پاس کرنے کی معافی قیدی کی سزا کے 1/3 حصہ سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے۔ تاہم انسپکٹر جنرل کی سفارش پر حکومت 1/3 کی حد سے زیادہ خصوصی اور مستحق حالات میں معافی عطا کر سکتی ہے۔ عمر قید کے سزا یافتہ قیدی نے عام اور خاص جو بھی معافی حاصل کی ہو وہ اتنی ہونی چاہئے کہ عمر قید کی سزا کی میعاد 15 سال سے کم نہ ہو۔

دفعہ 401 ضابطہ فوجداری کے تحت معافی:

عوامی اور سرکاری خوشی کے مواقع پر حکومت کی طرف سے ضابطہ فوجداری 1898 کی دفعہ 401 کی ذیلی دفعہ (i) کے تحت دی گئی معافی غیر مشروط ہوتی ہے اور ان قواعد کے ضمن میں نہیں آتی۔ (آجکل Art-45 کے تحت معافی دی جاتی ہے)

حاصل کی گئی معافی کی بنیاد پر قیدیوں کی رہائی:

جب ایک قیدی اتنی معافی حاصل کر لے کہ وہ رہائی کا حق دار بن جائے تو سپرنٹنڈنٹ اسے بغیر عذر کے رہا کر دے گا۔ ایسی صورت میں اس کی کل معافی جو اس نے حاصل کی ہو اس کا اندراج اس کے وارنٹ پر کیا جائے گا اور سزا یافتہ قیدیوں کے داخلہ رجسٹر کے متعلقہ کالم میں اس کا اندراج کیا جائے گا اور سپرنٹنڈنٹ اس کی تصدیق کرے گا۔

۲۔ عدم ادائیگی دیت کے قیدیوں کو حاصل رعایت

قیدیوں کو درپیش ایک بڑا مسئلہ عدم ادائیگی دیت/ارش یا ضمان کی صورت میں جیل بندی ہے۔ جیل قواعد کے قاعدہ ۵۴۹ کی رو سے ہر وہ قیدی جسے جیل میں ضابطہ فوجداری کے باب ۸ کے تحت جرمانہ ادا نہ کرنے اور ضمانت داخل نہ کرنے کی بنا پر جیل میں ڈالا گیا ہے، اسے اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کے ساتھ ملاقاتیں کرنے یا بذریعہ خط وکتابت رابطہ قائم کرنے کی اجازت دی جاسکتی ہے، تا کہ وہ جرمانے کی رقم ادا کرنے کا بندوبست یا ضمانت فراہم کرسکے۔

بالاعدالتوں نے اپنے کئی فیصلوں میں ایسی صورتوں میں جرمانے کی ذمہ داری ریاست پر عائد کی ہے کیونکہ ایسے قیدی صرف اپنی غربت کی سزا بھگت رہے ہوتے ہیں ۔تعزیرات پاکستان کی دفعہ 331 کے تحت ایسے قیدیوں کو آسان قسطوں میں اس کی ادائیگی کے لیے پانچ سال کی مہلت دی گئی ہے جس میں ناکامی کی صورت میں وہ جیل میں رہے گا یا اپنی رقم کی ادائیگی کی اطمینان بخش ضمانت مہیا کرنے پر ضمانت پر یا پیرول پر رہا کردیا جائے گا۔ایسے قیدیوں کی حالت زار کے پیش نظر مقدمہ حکومت پنجاب بنام عابد حسین 2006 میں سپریم کورٹ کے حکم پر اس مقصد کیلئے ایک فنڈ قائم کرنے کیلئے تعزیرات پاکستان کی دفعہ 338 (جی) میں ضروری ترمیم کی گئی اور اس کے تابع دیت، ارش ضمان کے لیے فنڈ کے قواعد مجریہ 2007 وضع کیے گئے جن کے تحت وفاقی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ سرکاری گزٹ میں اعلان کے ذریعے اس مقصد کے لیے ایک فنڈ قائم کرکے اس کا انتظام کرے تاکہ اس سے مستحق ایسے قیدیوں کو زم قرضے جاری کیے جاسکیں جو عدم ادائیگی دیت، ضمان یا ارش کی صورت میں متعلقہ انتظامی کمیٹی کی طرف سے مقرر کی ہوئی مدت کے اندر اس کی واپسی کی ضمانت کے مچلکے جمع کرائے، جس کے دورانیہ میں اسکی مالی حالت کے لحاظ سے اضافہ بھی کیا جاسکتا ہے اس سکیم کے مطابق اسے پوری دیت کی ادائیگی کی جائے گی بشرطیکہ ایسے قیدی پر عائد دیت کی مالیت دو لاکھ سے زیادہ نہ ہو، دیت کی رقم دو لاکھ تا پانچ لاکھ ہونے کی صورت میں اسے آدھی دیت بطور زم قرضہ ادا کی جائیگی اور دیت کی رقم پانچ لاکھ سے زیادہ ہونے کی صورت میں اسے دیت کا تیسرا حصہ بطور زم قرضہ ادا کیا جائے گا۔اس مقصد کیلئے وفاقی حکومت یا اسکی منشاء کے مطابق سٹیٹ بنک شیڈول بنکوں کو ضروری ہدایات جاری کرے گی۔

ان قواعد کے مطابق جو قیدی جسمانی، ذہنی یا اور کسی کمزوری کی وجہ سے دیت وغیرہ کی ادائیگی نہ کرسکے اس فنڈ سے اسکی ادائیگی کا بندوبست کیا جائے گا۔ اگر کسی ایسے مجرم قیدی نے اپنی سزائے قید کا زیادہ تر حصہ گزار لیا ہو اور اس نے اپنے ذمے عائد دیت، ارش یا ضمان کی جزوی ادائیگی بھی کی ہو تو اسے عدالت کی طرف سے مقررہ شرائط کے تحت بقیہ رقم کی

ادائیگی کی ضمانت پر پیرول پر رہا کیا جائے گا۔

قومی عدالتی پالیسی ۲۰۰۹ء کی ہدایات:

مذکورہ قواعد پر عمل درآمد نہ ہونے کا نوٹس لیتے ہوئے قومی عدالتی پالیسی میں ہدایت کی گئی ہے کہ ایسے سزا یافتہ مجرمان بشمول خواتین جو کہ بوجہ عدم ادائیگی دیت، ارش یا ضمان جیل میں سڑ رہے ہیں جبکہ ان کی قید کی میعاد ختم ہو چکی ہے، ان کے ضمن میں وفاقی حکومت پہلے ہی دیت، ارش اور ضمان فنڈز کے قواعد مجریہ ۲۰۰۷ء وضع کر چکی ہے، تاہم کافی عرصہ گزرنے کے باوجود اس قانون سازی کا فائدہ مستحق سزا یافتہ مجرمان کو نہیں پہنچا ہے، اس لئے صوبائی چیف سیکرٹری صاحبان سے کہا جائے کہ وہ ایسے ضرورت مندوں کے مقدمات پر غور کریں اور ادائیگی کیلئے پہلے آیئے پہلے پایئے کے اصول کی بنیاد پر ادائیگی کا بندوبست کریں۔ صوبائی حکومتوں کو بھی بیت المال و دیگر صوبائی فنڈز کے ذریعے دیت کی ادائیگی کے مزید امکانات تلاش کرنے چاہئیں اور ایسے فنڈز کو اکاؤنٹنگ / آڈیٹنگ کے ایک مناسب انتظام کے تحت چلانا چاہیے۔

۳۔ عزیز و اقارب اور قانونی مشیر سے ملاقات اور خط لکھنے کی رعایت

ہر نئے سزا یافتہ قیدی کو اپنے عزیز و اقارب دوستوں اور قانونی مشیروں سے رابطہ رکھنے یا ان سے ملنے کے لئے مناسب سہولتیں مہیا کی جائیں گی۔ تاکہ قیدی اپنی اپیل نگرانی یا ضمانت کے سلسلہ میں تیاری کر سکے۔ اگر سپرنٹنڈنٹ ضروری خیال کرے تو وہ قیدی کو دو یا دو سے زائد ملاقاتیں کرنے یا خط لکھنے کی اجازت بھی دے سکتا ہے تاکہ قیدی اپنے جائیداد کے انتظامات اور دیگر خاندانی معاملات کا بندوبست کر سکے۔ اس کے علاوہ ہر وہ قیدی جو ضابطہ فوجداری کے باب 8 کے تحت جرمانہ ادا نہ کرنے یا ضمانت داخل نہ کرنے کی پاداش میں جیل بھیجا گیا ہو اسے اپنے دوستوں، رشتہ داروں کے ساتھ ملاقات کرنے یا بذریعہ خط و کتابت رابطہ کرنے کے لئے اجازت دی جا سکتی ہے تاکہ وہ جرمانہ ادا کرنے یا ضمانت فراہم کرنے کا انتظام کر سکیں۔

ایک جیل سے دوسری جیل تبادلے کی صورت میں خطوط لکھنے کی رعایت:

ہر قیدی کو ایک جیل سے دوسری جیل میں تبادلہ پر اپنے دوستوں اور عزیز و اقارب کو خصوصی خط لکھنے کی اجازت اور سہولت دی جاتی ہے تاکہ وہ انہیں اپنے پتے سے آگاہ کر سکیں۔ اگر کوئی قیدی جیل سے تبدیلی سے پہلے اپنے عزیز و اقارب اور دوستوں سے رابطہ نہ کر سکے تو نئی جیل میں جا کر اسے خط لکھنے کی اجازت اور سہولت فراہم کی جائے گی۔

متفرق درخواستیں اور طریقہ کار:

ایک قیدی اعلیٰ درجہ کے حصول یا اعلیٰ درجہ میں داخلہ کے لئے حکومت کو بوساطت ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر درخواست ارسال کرسکتا ہے۔درخواست میں مکمل کوائف، سماجی حیثیت اور تعلیم وغیرہ سے متعلق تمام تر معلومات بمطابق قواعد درج ہونے چاہئیں۔قیدی اپنی شکایات کے ازالے کی خاطر حکومت، انسپکٹر جنرل اور دیگر سرکاری افسران کو عرضداشتیں پیش کر سکتے ہیں۔ایسا رابطہ مختصر ہونا چاہیئے۔اس میں الزام تراشی اور غلط، غیر متعلقہ معاملات نہیں اٹھانے چاہئیں۔کسی بھی قیدی کو کسی دوسرے قیدی کی طرف سے رابطہ قائم کرنے یا مشترکہ درخواستیں یا عرضداشتیں پیش کرنے یا لکھنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

عام خطوط اور ملاقاتیں:

مندرجہ بالا قواعد میں مندرج سہولتوں کے علاوہ ہر سزا یافتہ قیدی کو ہر پندرہ دن میں ایک دفعہ اپنے عزیز و اقارب اور دوستوں سے ملاقات کی اجازت ہوگی۔ ہر قیدی مہینہ میں ایک مرتبہ سروس کارڈ بھی استعمال کرسکے گا البتہ قیدی کے خطوط وصول کرنے پر کوئی پابندی نہ ہوگی۔قیدی اپنے خرچ سے مہینے میں دو خطوط لکھ سکتا ہے اس قسم کی سہولت قیدی کے بہتر رویہ اور اچھے کردار کی بنیاد پر دی جاسکتی ہے اور اگر قیدی نظم وضبط کی خلاف ورزی کرے تو سپرنٹنڈنٹ ایسی دی گئی سہولت واپس لے سکتا ہے اور ملتوی بھی کرسکتا ہے۔

اضافی ملاقاتیں اور خطوط:

سپرنٹنڈنٹ اپنی صوابدید پر زیادہ ملاقاتوں کی اجازت دے سکتا ہے اور مختصر وقفوں سے خطوط لکھنے کی اجازت بھی دے سکتا ہے۔قیدی کے غلط اور غیر مہذب برتاؤ پر قواعد مندرجہ بالا کے باوجود اگر سپرنٹنڈنٹ مناسب خیال کرے اور صورت حال ضروری اور ہنگامی ہو تو ملاقات کی اجازت دے سکتا ہے۔قیدی کے شدید بیمار ہوجانے کی صورت میں یا کسی قریبی عزیز کی وفات کے پیش نظر یا کوئی دوست یا رشتہ دار بہت دور سے سفر کرکے آیا ہو اور ملاقات نہ ہونے کی صورت میں اسے غیر معمولی مشکلات درپیش ہوں یا قیدی کی رہائی قریب ہو اور اس کی خواہش کے مطابق باہر ملازمت کے سلسلہ میں یا اس کے علاوہ مناسب اور معقول وجوہات موجود ہوں تو ملاقات کرائی جاسکتی ہے۔مزید برآں کسی رشتے دار کی وفات پر بھی اگر قیدی کے دوست، حالات سپرنٹنڈنٹ کے گوش گزار کریں تو سپرنٹنڈنٹ اگر مناسب سمجھے قیدی کو اطلاع دے سکتا ہے۔اگر قیدی شدید بیمار ہو اور صورت حال خطرناک اور انتہائی ناگزیر ہو تو سپرنٹنڈنٹ رشتہ داروں کو اطلاع دے کر

ملاقات کے لئے بلوا سکتا ہے۔

خطوط کی سنسر شپ:

سپر نٹنڈنٹ یا اس کے مقرر کردہ با اختیار افسر کے معائنہ کے بغیر کوئی بھی خط قیدی کو نہیں دیا جائے گا اور نہ ہی معائنہ کئے بغیر قیدی کا خط باہر بھیجا جائے گا۔ لیکن خط کے باہر بھیجنے یا خط قیدی کو پہنچانے میں قطعاً تاخیر نہیں کی جائے گی۔ اگر خط کی تحریر ایسی زبان میں ہو جو معائنہ کرنے والا افسر نہ جانتا ہو تو وہ اس کا کہیں سے ترجمہ کرائیگا۔ ایسا خط جس کی زبان رازدارانہ یا پوشیدگی کو واضح کرتی ہو، وہ نہ تو بھیجا جائے گا۔ نہ وصول کر کے قیدی کو دیا جائے گا۔ ایسا خط جس کو سپر نٹنڈنٹ نامناسب اور قابل اعتراض سمجھے وہ اسے ضبط کر سکتا ہے اور اگر قابل اعتراض حصہ کو کاٹ کر باقی خط قیدی کو دینا چاہے تو دے بھی سکتا ہے۔ خطوں کے مضمون کا متن اور تحریر گھریلو حالات اور ذاتی معاملات پر محیط ہونا چاہئے۔ مشکوک اور قابل اعتراض خطوط کو تلف کر دیا جائے گا تا کہ ایسے خطوط کسی بھی طرح جیل کے اندر نہ جا سکیں اور نہ ہی باہر جا سکیں۔ قیدی اپنے خطوط، اپنے پاس رکھ سکتے ہیں یا افسران کو درخواست کر سکتے ہیں کہ وہ یہ خطوط محفوظ رکھنا چاہتے ہیں لیکن اگر سپر نٹنڈنٹ ایسی ہدایت نہ کرے تو خطوط ضائع کر دیئے جائیں گے۔

سپر نٹنڈنٹ کی اجازت کے بغیر کوئی ملاقات یا رابطہ نہیں کیا جا سکتا:

سپر نٹنڈنٹ کی تحریری اجازت جس کا اندراج رجسٹر اور قیدی کے ہسٹری ٹکٹ پر بھی کیا جائے گا، کے بغیر کسی قیدی کی ملاقات یا خط و کتابت عمل میں نہیں لائی جائے گی۔ ایسا قیدی جسے خط لکھنے کی اجازت دی گئی ہو اسے خط لکھنے کا سامان اور سروس کارڈ مہیا کیا جائے گا۔ خط لکھنے کا وقت اور جگہ سپر نٹنڈنٹ مقرر کرے گا۔ ترجیحاً وہ اتوار کا دن ہو گا۔ قیدیوں کے خطوط کے لئے سرکاری ڈاک کے ٹکٹ فراہم کئے جائیں گے۔

ملاقاتوں کے لئے درخواستیں اور اس کے لئے وقت، جگہ اور تعداد:

قیدیوں کے ساتھ ملاقاتوں کی درخواستیں زبانی یا تحریری طور پر کی جا سکتی ہیں، یہ سپر نٹنڈنٹ کی صوابدید پر منحصر ہے۔ سپر نٹنڈنٹ کا مقرر کردہ اسسٹنٹ سپر نٹنڈنٹ یا کوئی افسر ملاقاتیوں کے نام اور قیدیوں کے نام انٹرویو رجسٹر میں درج کرے گا۔ اگر قیدی کا ملاقات کا حق نہ بنتا ہو تو درخواست دہندہ کو فوراً اسسٹنٹ سپر نٹنڈنٹ یا مقرر کردہ افسر مطلع کر دے گا۔ ملاقات کا اندراج کرتے وقت ملاقاتی کے شناختی کارڈ کا نمبر بھی ملاقات کے رجسٹر میں درج کیا جائے گا۔ کسی بھی ملاقاتی کو شناختی کارڈ دکھائے بغیر ملاقات کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ ملاقات کا دن اور اوقات سپر نٹنڈنٹ مقرر کرے

گا جن میں تمام ملاقاتوں کی اجازت ہوگی ۔ سپرنٹنڈنٹ کی خصوصی اجازت کے بغیر کسی غیر مقررہ دن یا اوقات میں ملاقات نہیں ہوگی۔ ایک نوٹس جس پر ملاقات کے لئے دن اور گھنٹے درج ہوں گے، جیل کے باہر آویزاں کر دیا جائے گا۔ عام طور پر ملاقاتیں سرکاری کام کرنے کے دنوں میں ہوں گی ۔ کسی ملاقات کی اجازت اتوار یا سرکاری چھٹی کے دنوں میں نہیں ہوگی البتہ سپرنٹنڈنٹ کی اجازت سے ان دونوں میں ممکن ہے۔ ملاقات جیل کے ایک الگ حصہ میں کرائی جائے گی جو اسی مقصد کے لئے تعمیر اور مخصوص کیا گیا ہے ۔ یہ جگہ جیل کے صدر دروازے کے قریب تر اور مندرجہ ذیل شرائط کے تابع ہوگی ۔

(i) اگر قیدی شدید بیمار ہے تو سپرنٹنڈنٹ کی اجازت سے ملاقات جیل کے ہسپتال میں کرائی جائے گی ۔

(ii) سزائے موت کے قیدی کی ملاقات عام طور پر اس کی کوٹھڑی میں ہی کرائی جاتی ہے ۔

(iii) خاص وجوہات کے پیش نظر سپرنٹنڈنٹ تحریری طور پر ملاقات جیل کے کسی بھی حصہ میں کرانے کی اجازت دے سکتا ہے ۔

ایک قیدی کے ساتھ ایک وقت میں چھ سے زائد بالغ افراد کو ملاقات کی اجازت نہیں دی جائے گی ۔ سزائے موت کے قیدی کی آخری ملاقات میں 50 بالغ افراد کی 10,10 افراد کے گروپوں میں ملاقات کرائی جا سکتی ہے ۔ سپرنٹنڈنٹ اگر مناسب سمجھے تو ملاقاتیوں کی تعداد بڑھا سکتا ہے لیکن اس امر سے پھانسی کے انتظامات متاثر ہونے نہیں چاہئیں ۔

ملاقات کا دورانیہ اور اختتام:

ملاقات کا دورانیہ آدھا گھنٹہ سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے لیکن سپرنٹنڈنٹ کی صوابدید پر اس میں اضافہ کیا جا سکتا ہے ۔ نگرانی کرنے والا افسر اگر یہ محسوس کرے کہ ملاقات کا جاری رہنا موزوں نہیں ہے اور ملاقات ختم کرانے کے جواز موجود ہیں تو ملاقات ختم کرادی جاتی ہے ۔ ایسی صورت میں ملاقات ختم کرنے کی وجوہات سے اعلیٰ افسران جیل کو آگاہ کر دیا جائے گا۔

ملاقات کے وقت نقدی اور دیگر اشیاء جمع کرانا:

اگر قیدی کے دوست رشتہ دار جو اس سے ملاقات کے لئے آئے ہوں اسے کوئی چیز یا نقد پیسے جیل میں استعمال کے لئے یا رہائی کے وقت کے لئے دینا چاہیں تو ایسی چیزیں سپرنٹنڈنٹ کی اجازت سے صدر گیٹ پر جمع کر لی جائیں گی ۔ ان چیزوں کا اندراج باقاعدہ متعلقہ رجسٹروں میں کیا جائے گا اور قیدی کو بھی ان چیزوں کے متعلق مطلع کر دیا جائے گا۔ قیدی کو جیل میں وہی چیزیں دی جائیں گی جو وہ قواعد کے مطابق استعمال کر سکتا ہے ۔

ملاقات کے وقت چیزوں کے حصول کے لئے قیدیوں کا کوٹہ:

قیدیوں کو ملاقات کے دوران ایک مہینہ کے لئے مندرجہ ذیل چیزیں استعمال کے لئے فراہم کی جاسکتی ہیں۔گڑ، شکر، چینی ایک کلو 866 گرام، سگریٹ 15 پیکٹ (10 سگریٹ فی پیکٹ)، گھی ایک کلو 866 گرام، تیل سرسوں 933 گرام، نہانے کا صابن 2 ٹکیہ، کپڑے دھونے کا صابن 933 گرام، اور بیڑہ 233 گرام۔ایک ٹین جس میں گڑ، شکر، چینی، گھی، تیل وغیرہ محفوظ کیا جاسکے رکھنے کی اجازت ہوگی۔بچوں، نوعمر قیدیوں کو سگریٹ، بیڑی رکھنے یا پینے کی اجازت نہ ہوگی۔دیگر چیزیں مثلاً پھل فروٹ، مٹھائیاں، پکا ہوا کھانا ملاقات کے وقت قیدی جیل کے اندر لے جاسکتا ہے۔

سرکاری گواہ (وعدہ معاف) سے ملاقاتیں:

سرکاری گواہان کے ساتھ ملاقاتی حضرات کی ملاقات ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کی موجودگی میں ہوگی جس کا عمل ضلع کے پراسکیوشن کے انچارج کی منظوری کے بعد عمل میں لایا جائے گا۔ملاقات کی پوری تفصیل سپرنٹنڈنٹ کے نوٹس میں لائی جائے گی اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ اس کا اندراج اور تفصیل اپنی رپورٹ بک میں بھی کرے گا۔اگر ملاقاتیوں نے ایسی ملاقاتوں کے دوران سرکاری گواہوں کو اقبال جرم سے انحراف کرانے یا ان پر اثر انداز ہونے کی کوشش کی تو ملاقاتوں کو فوری طور پر بند کردیا جائے گا۔

۴۔ کھیلوں کی رعایت

قیدیوں کو اپنی بیرکوں اور کوٹھڑیوں کے اندران ڈور گیمز مثلاً کیرم، لڈو اور چیس کھیلنے کی اجازت ہے۔آؤٹ ڈور گیمز، کھلی جگہ میں کھیلے جانے والی کھیلیں مثلاً کبڈی، کشتی، والی بال اور فٹ بال وغیرہ اگر حالات اور شرائط اجازت دیں تو جیل کے کھیلنے کے میدان میں شام کے وقت ایک گھنٹہ تک کھیلنے کی اجازت ہوگی۔

۵۔ مذہبی فرائض کی ادائیگی کی آزادی

قیدیوں کے مذہب کے مسئلہ میں کسی قسم کی غیر واجب دخل اندازی کی اجازت نہ ہوگی۔ہر قیدی اپنی عبادت خاموشی اور خشوع وخضوع سے کرنیکا مجاز ہوگا۔قیدیوں کو مذہبی عبادت اجتماعی طور پر کرنے کی اجازت ہوگی بشرطیکہ قیدی اپنا رویہ مناسب اور درست رکھیں۔ایسی عبادت کا اہتمام جیل کے صحن، دالان اور احاطوں میں کیا جائیگا۔سزائے موت

کے قیدی یا جنہیں کوٹھڑیوں میں بند کیا گیا ہو جمعہ اور عیدین کے ایام میں عبادت با جماعت کر سکیں گے۔ ایک مولوی صاحب باہر سے آ کر نماز کی جماعت کرائیں گے۔ مسلمان قیدیوں سے رمضان المبارک میں روزے رکھنے کی توقع کی جائے گی۔ رات کے دوران سحری پکائی جائے گی۔ قیدیوں کو گرم اور تازہ کھانا مہیا کیا جائے گا۔ باسی کھانا نہیں دیا جائے گا۔ اگر کوئی قیدی مذہب کے معاملہ میں حیلہ جوئی اور بہانہ بازی کا عذر پیش کرے اور سپرنٹنڈنٹ کو قیدی کی بدنیتی کا شک پیدا ہو جائے تو سپرنٹنڈنٹ ایسے قیدی کا معاملہ انسپکٹر جنرل کو پیش کر دے گا جس کا فیصلہ قطعی ہوگا۔

باب ششم

سزا کے خلاف اپیل میں رہنمائی اور معاونت

سپر نٹنڈنٹ ہر قیدی کو اس کے جیل میں پہلی مرتبہ داخل ہونے کے موقع پر بتائے گا کہ جس حکم کے تحت اسے جیل بھیجا گیا ہے اس کے خلاف کتنے عرصے کے دوران اپیل دائر کی جا سکتی ہے۔ اگر قیدی اپیل دائر کرنا چاہے اور وہ سپر نٹنڈنٹ کو درخواست دے تو ایسی درخواست پر فوری توجہ دی جائے گی۔ ہر سزا یافتہ قیدی کو اپنے رشتے داروں، عزیز و اقارب، دوستوں اور قانونی مشیروں سے اپیل کی تیاری کے سلسلہ میں ملاقات کیلئے مناسب وقت دیا جائے گا لیکن اس قسم کی ہر ملاقات جیل افسران کی موجودگی میں ہو گی البتہ ملاقات کرنے والوں کی باتیں جیل افسران کی سماعت سے ماورئی ہوں گی۔ اگر سزا یافتہ قیدی کا کوئی رشتہ دار یا ایجنٹ اپیل دائر کرنے کی ذمہ داری لیتا ہے تو اس کا انتظام بھی کر دیا جائے گا اور مختار نامہ تیار کیا جائے گا جس پر سزا یافتہ قیدی اپنا انگوٹھا لگائے گا یا دستخط کرے گا اور تصدیق سپر نٹنڈنٹ یا سپر نٹنڈنٹ کی غیر حاضری کی صورت میں ڈپٹی سپر نٹنڈنٹ کرے گا۔

اپیلیں دائر کرنے کی میعاد:

میعاد برائے اپیل حسب ذیل ہیں؛۔

(الف) سیشن جج کے پاس اپیل دائر کرنے کی صورت میں -------------30 دن

(ب) سزائے موت کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل ---------------7 دن

(ج) باقی تمام مقدمات میں ہائی کورٹ میں اپیل ---------------60دن

(د) سپریم کورٹ میں درخواست برائے دائری اپیل ------------30دن

ان مذکورہ بالا میعادوں کی رو سے کسی قیدی کی طرف سے سپر نٹنڈنٹ کے پاس اپیل کی درخواست پیش کرنا عدالت میں اپیل پیش کرنے کے مترادف ہوگا۔ سپر نٹنڈنٹ کسی قیدی کی طرف سے پیش کی گئی اپیل کو نہیں روک سکے گا خواہ ظاہری طور پر وہ زائد المیعاد ہی کیوں نہ ہو۔

اپیل کے مقصد کیلئے کوئی دوست، رشتے دار یا وکیل نہ ہونے کی صورت میں طریقہ کار:

کوئی ایسا قیدی جس کا کوئی دوست، رشتہ دار یا وکیل اس کی طرف سے اپیل دائر کرنے کیلئے موجود نہ ہو اور قیدی اپیل کرنا چاہتا ہو تو سپرنٹنڈنٹ جیل متعلقہ عدالت سے قیدی کی طرف سے نقل حاصل کرنے کیلئے درخواست پیش کرے گا۔ فیصلے کی نقل حاصل کر لینے کے بعد اگر متعلقہ قیدی تعلیم یافتہ ہو تو اسے اپنی اپیل لکھنے کی اجازت دے دی جائے گی اور اگر وہ تعلیم یافتہ نہ ہو تو سپرنٹنڈنٹ جیل کسی تعلیم یافتہ قیدی سے یا جیل کے کسی افسر سے اس قیدی کی اپیل اس کی خواہش کے مطابق تیار کرائے گا یا لکھوائے گا۔ کسی قیدی کی طرف سے جیل سے بھیجی جانے والی اپیل پہلے سپرنٹنڈنٹ کی موجودگی میں متعلقہ قیدی کو پڑھ کر سنائی جائے گی۔ اگر سننے کے بعد قیدی اپیل سے متعلق اپنی رضامندی کا اظہار کر دے تو وہ اس پر اپنے دستخط کرے گا یا انگوٹھا لگائے گا اور سپرنٹنڈنٹ جیل اس پر اپنے دستخط کر کے جیل کی سرکاری مہر ثبت کرے گا۔ سپرنٹنڈنٹ اپیل مذکورہ معہ نقل فیصلہ یا حکم جس کے خلاف اپیل دائر کی گئی ہے متعلقہ عدالت اپیل میں بمطابق دفعہ 420 ضابطہ فوجداری بھجوا دے گا۔ اگر نقل فیصلہ یا نقل حکم حاصل ہونے کے بعد قیدی کا کوئی رشتہ دار، دوست یا ایجنٹ قیدی کی طرف سے اپیل دائر کرنے کی ذمہ داری لے لیتا ہے اور قیدی بھی اپنی خواہش اور رضامندی کا اظہار کر دے تو نقل /فیصلہ / حکم اس شخص کے حوالے کر دی جائے گی اور اس سے نقول وغیرہ حاصل کرنے کی رسید لے لی جائے گی۔ اس قاعدہ کے مندرجات کا اطلاق نگرانی ورحم کی اپیل اور اس قسم کی مزید کاروائی پر بھی ہو گا۔

جیل میں مقید سزا یافتہ قیدیوں کو زیر دفعہ 371 (1) ضابطہ فوجداری یہ سہولت حاصل ہے کہ ان کو فیصلے کی نقول بغیر قیمت کے مہیا کی جائیں گی۔ مقدمات قابل اجرائی سمن میں بھی نقل فیصلہ پر کوئی کورٹ فیس نہیں لگائی جائے گی۔ حکومت نے مزید اس اصول کو بھی تسلیم کر لیا ہوا ہے کہ اگر مقدمہ قابل اجرائے سمن میں سزا یافتہ کوئی فرد جیل میں ہو تو اسے یا اس کے ایجنٹ کو فیصلے کی نقل بغیر کسی فیس یا معاوضہ کے مہیا کی جائے گی۔

اگر کوئی قیدی اس بات کا اظہار کرے کہ وہ اپیل دائر کرنا نہیں چاہتا تو اس بات کو اس کے ہسٹری ٹکٹ میں درج کیا جائے گا اور سپرنٹنڈنٹ اس تحریر پر دستخط کرے گا۔

قیدی کی دوسرے جیل میں منتقلی اور اپیل:

قیدیوں کے ایک جیل سے دوسری جیل میں معمول کے تبادلوں کے برعکس ایسے قیدی جن کی اپیل کی میعاد نہیں گزری اور انہوں نے ابھی اپیل دائر نہیں کی ایسے قیدیوں کو ان کی اپیل کے فیصلہ تک دوسری جیل میں منتقل نہیں کیا جاتا۔ اگر ایسے قیدی کو اس جیل سے دوسری جیل میں کسی بھی وجہ سے منتقل کیا گیا ہو تو منتقل کرنے والی جیل کی یہ قانونی ذمہ داری

ہوگی کہ وہ عدالت متعلقہ میں فیصلے کی نقل کی درخواست دے اور نقل وصول کر کے فوراً اس جیل میں بھجوائے جہاں قیدی کو منتقل کیا گیا ہے۔ ایسا قیدی جس کا دوسری جیل میں تبادلہ ہو چکا ہو اگر اس کی اپیل سے متعلق کوئی اطلاع موصول ہو تو سپرنٹنڈنٹ ایسی اطلاع فوری طور پر اس جیل میں بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک ارسال کر دے گا جس جیل میں قیدی تبدیل ہو کر جا چکا ہے اور اس امر کا اندراج رجسٹر داخلہ میں بھی کیا جاتا ہے جہاں سے قیدی کی تبدیلی ہوئی ہو۔

قیدی کی اپیل کے فیصلہ کے سلسلہ میں یاددہانی کرانا:

سیشن جج کے پاس دائر کی گئی اپیل کا نتیجہ ایک ماہ تک اور عدالتِ عالیہ (ہائی کورٹ) میں دائر کی گئی اپیل کا نتیجہ تین ماہ تک موصول نہ ہو تو سپرنٹنڈنٹ متعلقہ عدالت کو یاددہانی کرائے گا اور مناسب اوقات میں وقفوں سے متعلقہ عدالتوں کو اس وقت تک یاددہانی کراتا رہے گا جب تک کہ اپیل کے فیصلہ کی اطلاع نہ مل جائے۔ اپیل کا نتیجہ متعلقہ قیدی کو پہنچایا جائے گا اور اس امر کا اندراج رجسٹر داخلہ اور ہسٹری ٹکٹ میں بھی کیا جائے گا۔ اپیل کے فیصلہ کی نقل یا فیصلہ سے متعلق جو بھی معلومات حاصل ہوئی ہوں قیدی کی روبکار کے ساتھ منسلک کر دی جائیں گی۔

عدالت اپیل کی طرف سے قیدی کے مقدمہ کی ازسرِنو سماعت کا حکم جاری کرنے کی صورت میں طریقہ کار:

اگر عدالت اپیل کسی قیدی کے مقدمہ کی دوبارہ سماعت شروع کرنے کا حکم جاری فرمادے اور ضمانت پر اس کی رہائی یا دورانِ مقدمہ اس کی تحویل کے بارے میں روبکار موصول نہ ہو تو قیدی کو، اگر وہ کسی روبکار کی بناء پر سزا نہیں کاٹ رہا ہو، اس وارڈ میں منتقل کر دیا جائے گا جہاں زیرِ سماعت مقدمات کے قیدیوں (حوالاتیوں) کو رکھا جاتا ہے اور سپرنٹنڈنٹ متعلقہ عدالت سے دورانِ سماعت مقدمہ اس کی تحویل کے بارے میں روبکار حاصل کرنے کیلئے درخواست دے گا۔

کورٹ مارشل سے سزا یافتہ قیدیوں کی درخواستیں:

کورٹ مارشل سے سزا یافتہ قیدیوں کی سزا کے خلاف اپیل نہیں ہو سکتی۔ لیکن جب کسی شخص کو پاکستان ایئر فورس، نیوی یا آرمی ایکٹ کے تحت کورٹ مارشل سے سزا سنائی گئی ہو تو قیدی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اعلیٰ ترین اختیار کے حامل افسر کے ہاں درخواست دے لیکن صرف ایک ہی درخواست دائر کی جا سکتی ہے۔ ہر ملزم کو سزا سننے کے بعد قانونی طور پر اس کے خلاف درخواست کرنے کا حق ہے اور اس افسر مجاز جسے درخواست دی جاتی ہے آگاہ کر دیا جائے گا کہ کس یونٹ سے قیدی کا تعلق تھا اسی یونٹ کے کمانڈر کو درخواست بھجوائی جاتی ہے اور درخواست معہ کاروائی کے ریکارڈ کے اعلیٰ ترین افسر مجاز کو بھیج دی جاتی ہے۔ پریذیڈنٹ یا کسی اور سول اتھارٹی کے نام درخواستیں جنرل ہیڈ کوارٹر راولپنڈی کے ایڈجوٹنٹ جنرل، ڈائریکٹر آف پرسنل نیول ہیڈ کوارٹر کراچی یا ڈائریکٹر آف پرسنل ایئر فورس ہیڈ کوارٹر پشاور کو، جیسی بھی صورت ہو،

تصفیہ کیلئے بھیج دی جائیں گی۔

رحم کی درخواستیں:

ہر قیدی کو رحم کی اپیل حکومت پاکستان کو پیش کرنے کی اجازت ہوگی اور اس سلسلہ میں متعلقہ قیدی کو اس کی خواہش کے مطابق درخواست کی تیاری اور بھیجے جانے کے بارے میں مناسب سہولتیں بہم پہنچائی جائیں گی۔ (ماسوائے اس درخواست کے جو سزائے موت کے خلاف ہو) تمام درخواستیں مع نقول فیصلہ جات عدالت سزا دہندہ اور اعلیٰ عدالت کے فیصلے منسلک کر کے بھیجی جائیں گی۔ اس قسم کی نقول اور ضروری کاغذات درخواست دہندہ مہیا کریں گے۔

نوٹ 1: اگر ایک مرتبہ رحم کی درخواست مسترد ہو جائے تو کوئی دوسری یا اس کے بعد کوئی اور درخواست صوبائی حکومت کی خدمت میں ارسال نہیں کی جائے گی۔ البتہ اگر کوئی نئی وجوہات سامنے آئیں تو سپرنٹنڈنٹ خود ملاحظہ کر کے تصدیق کرے گا اور سابقہ حوالہ جات درج کر کے درخواست صوبائی حکومت کو بھیج دی جائے گی۔

نوٹ 2: کسی بھی قیدی کی رحم کی درخواست ارسال کرتے وقت متعلقہ فارم میں رحم کے حصول کی خاطر وجوہات اور میڈیکل افسر کی قیدی کی موجودہ صحت کے بارے میں رپورٹ بھی مندرج ہوگی۔ قیدی نے تعلیمی اور صنعتی ہنرمندی کے سلسلہ میں جو نمایاں کامیابی اور کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہو وہ بھی حکومت کے نوٹس میں لائی جائے گی۔

نوٹ 3: رحم کی تمام تر درخواستیں عمومی طور پر بتوسط انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات گورنر کو ارسال کی جاتی ہیں۔

سپریم کورٹ میں اپیلیں اور درخواستیں دائر کرنا:

سپریم کورٹ میں اپیل صرف اس صورت ہی میں دائر کی جا سکتی ہے جب سپریم کورٹ نے اپیل دائر کرنے کی اجازت دی ہو۔ یہ درخواست اپیل کنندہ کی طرف سے بذات خود یا اس کے وکیل کی طرف سے دائر کی جاتی ہے۔ درخواست برائے خصوصی اجازت عدالت عظمیٰ میں متعلقہ فیصلے یا حکم کے 30 دن کے اندر اندر دائر کی جاتی ہے۔ 30 دن گزر جانے کے بعد مناسب حقائق اور وجوہات پر مبنی درخواست پیش کرنے پر اگر عدالت مناسب خیال کرے تو اس وقت میں اضافہ کر سکتی ہے۔ عدالت میں وجوہات تحریری طور پر درخواست کے ساتھ منسلک کی جاتی ہیں۔ قیدی جیل میں ہونے کی صورت میں اپنے رشتے داروں کو بذریعہ وکیل، عدالت عظمیٰ میں اپیل دائر کرنے کی اجازت حاصل کرنے کی درخواست دینے کی ہدایت کر سکتا ہے۔ یا قیدی بذات خود سپرنٹنڈنٹ کو ایسی درخواست پیش کر سکتا ہے اور پھر سپرنٹنڈنٹ مکمل دستاویزات اور کوائف منسلک کر کے قیدی کے دستخط یا نشان انگوٹھا لگوا کر درخواست رجسٹرار سپریم کورٹ کو برائے تصفیہ ارسال کر سکتا ہے۔

سزائے موت کے قیدی یا اس کی جانب سے درخواست برائے خصوصی اجازت کہ سزا پر عمل درآمد ملتوی کیا جائے:

عدالتِ عظمیٰ کے قواعد مجریہ 1980ء کے مطابق درخواست برائے خصوصی اجازت اپیل عام طور پر متعلقہ فیصلے کے خلاف 30 دن کے اندر دائر کرنا ہوگی۔ سزائے موت کے قیدی کی سزا پر عمل درآمد عدالتِ عالیہ کے فیصلہ کی تاریخ سے حکومت کے احکامات تک ملتوی رہے گا۔اگر سزائے موت کے قیدی کی جانب سے یہ اطلاع موصول ہو کہ وہ سپرنٹنڈنٹ کی طرف سے یہ اطلاع موصول ہونے کے بعد کہ عدالت عالیہ نے اس کے خلاف دی گئی سزا کی توثیق کر دی ہے، 30 دن کے اندر عدالتِ عظمیٰ میں اپیل دائر کرنا چاہتا ہے تو صوبائی حکومت کو یہ ثبوت پہنچایا جانا چاہئے کہ عدالتِ عظمیٰ میں اپیل دائر کر دی گئی ہے۔ سپرنٹنڈنٹ جیل رجسٹرار عدالتِ عظمیٰ کو یہ اطلاع ارسال کرے گا اور درخواست کرے گا کہ وہ اس امر کی توثیق کرے کہ قیدی کی طرف سے اپیل واقعی دائر کر دی گئی ہے۔ اگر جیل کی طرف سے اپیل دائر کر دی گئی ہو تو سپرنٹنڈنٹ صوبائی حکومت کو اس کے متعلق درست اطلاع دے گا۔

سزائے موت کے قیدی یا اس کی طرف سے رحم کی اپیل:

عدالتِ عظمیٰ کی طرف سے اپیل یا درخواست برائے خصوصی اجازت اپیل کے خارج ہونے کی اطلاع موصول ہو تو اس کے فوراً بعد اگر قیدی نے رحم کی کوئی درخواست نہ دی ہو تو سپرنٹنڈنٹ جیل سزائے موت کے قیدی کو مطلع کر کے دریافت کرے گا کہ اگر وہ رحم کی اپیل دائر کرنا چاہتا ہے تو سات دن کے اندر اندر تحریری طور پر دائر کرے۔اگر سزائے موت کا قیدی رحم کی اپیل سات دن کے اندر دائر کر دیتا ہے تو سپرنٹنڈنٹ جیل فوری طور پر اسے داخلہ سیکرٹری صوبائی حکومت معہ ایک منسلکہ خط جس میں سیشن جج کی طرف سے دی گئی پھانسی کی تاریخ مقرر کی گئی تھی ارسال کرے گا اور اس بات کی تصدیق کرے گا کہ پھانسی کی سزا اس درخواست پر صوبائی حکومت کے احکامات پہنچنے کے وقت تک کیلئے ملتوی کر دی گئی ہے۔

اگر ایسی درخواست بھیجنے کے 30 دن کے اندر اندر کوئی اطلاع نہیں ملتی تو سپرنٹنڈنٹ صوبائی سیکرٹری داخلہ کو یاد دہانی کرائے گا اور اس کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائے گا کہ وہ کسی بھی صورت میں صوبائی حکومت کا جواب وصول ہونے تک پھانسی کے حکم پر عمل درآمد نہیں کرا سکتا۔ اگر مناسب غور و خوض کے بعد صوبائی حکومت رحم کی اپیل/درخواست کو نامنظور کرتی ہے تو یہ درخواست سیکرٹری داخلہ حکومت پاکستان کو ارسال کر دی جائے گی۔اگر صوبائی حکومت سزا میں کمی کا فیصلہ کرتی ہے تو صدر کو دی گئی درخواست روک لی جاتی ہے اور اس امر کی اطلاع قیدی کو اور جیل کے متعلقہ سپرنٹنڈنٹ کو دے دی جاتی ہے۔اگر سزائے موت کا قیدی سات دن کی میعاد گزرنے کے بعد رحم کی اپیل کرتا ہے تو سپرنٹنڈنٹ

جیل اس درخواست کوفوراً صوبائی حکومت کوروانہ کردے گا اس اطلاع کے ساتھ کہ صوبائی حکومت کی طرف سے اطلاع موصول ہونے تک سزا پر عمل درآمد نہ ہوگا۔ اگر ایسی درخواست پھانسی کے مقررہ دن سے ایک دن پہلے شام تک سپرنٹنڈنٹ کووصول ہوجائے تواسے فوری طور پر صوبائی حکومت کوروانہ کردیا جائے گا جس میں پھانسی کی تاریخ درج ہوگی اور یہ بھی درج ہوگا کہ صوبائی حکومت کا حکم موصول ہونے تک پھانسی کی سزا پر عمل درآمد نہیں ہوگا۔ اگر سزائے موت کا قیدی مقررہ وقت کے بعد درخواست پیش کرتا ہے تو اس بات کا انحصار صوبائی حکومت کی صوابدید پر ہوگا کہ وہ درخواست پر غور کر کے پھانسی کی سزا کوملتوی کردے اور یہ کہ صدر مملکت کے نام پر روانہ کی گئی درخواست روک لے یا نہ روک لے چاہے صوبائی حکومت خود کوبھیجی گئی درخواست پر غور کرے یا نہ کرے۔ مندرجہ ذیل صورتوں میں چاہے صوبائی حکومت درخواست پر غور کرے یا نہ کرے اس درخواست کوسیکرٹری داخلہ حکومت پاکستان کے نام ارسال کرے گا جس پر وہ صدر کے احکامات حاصل ہونے تک پھانسی کی سزا کومتواتر ملتوی کرتا رہے گا۔

(1) جب موت کی سزا کا حکم عدالت اپیل نے قیدی کی رہائی کے خلاف دائر کی گئی اپیل پر یا صوبائی حکومت کی طرف سے سزا میں اضافے کی درخواست پر صادر کیا ہو یا عدالت اپیل نے ازخود سزا میں اضافہ کردیا ہو، یا

(2) جب مقدمے کے حالات میں شواہد ایسے ہوں جو صوبائی حکومت کی نظر میں اس امر کا تقاضا کرتے ہوں کہ صدر مملکت کواس پر غور کرنے کا موقع ملنا چاہئے۔ اس قسم کے حالات میں سیاسی کردار کے لوگ بھی شامل ہیں اور وہ لوگ بھی جو کسی خاص وجہ سے عوامی مفاد کے دعویدار رہیں۔

سزائے موت کے قیدی کی طرف سے پہلے ہی سے استدعا پر مشتمل درخواست صدر کوبھیجی جا چکی ہوتو اسکی طرف سے ایسی درخواست کوصوبائی حکومت روک لے گی۔ سائل کودرخواست کے روکے جانے اوراس کی وجوہات کے بارے میں اطلاع دے دی جائیگی۔ سزائے موت کے قیدی کی رحم کی درخواست صدر کے پاس بھیجتے ہوئے صوبائی حکومت اس کے ساتھ مقدمہ کا مکمل ریکارڈ اس کے مشاہدات اوراس پر تبصرہ جن کی رو سے سزا میں کمی ہونا چاہئے اوراگر اس نے پہلے سے ایسی درخواست رد کردی ہو جو صوبائی حکومت کودی گئی تھی تو اس کے مسترد ہونے کی وجوہات بھی بیان کی جائیں گی۔

سزائے موت کے قیدی کی رحم کی درخواست صوبائی حکومت جتنی جلدی ممکن ہوسیکرٹری داخلہ کوارسال کردے گی اور صدر کے احکامات موصول ہونے پر اس کی اطلاع اسی طریقے سے دی جائے گی۔ اگر درخواست مسترد ہوگئی ہوتو اسکی اطلاع بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک معہ وصولی رسید یا اور ذریعے سے بھیج دی جائے گی۔

سزائے موت کا حکم جاری ہونے سے پہلے اگر سپرنٹنڈنٹ کو علم ہو جائے کہ ایسے استثنائی حالات پیدا ہو گئے ہیں جن کی بناء پر سزا کے بارے میں از سر نو غور ہونا چاہیئے تو اس سلسلہ میں سپرنٹنڈنٹ با اختیار ہے کہ ان حالات کے بارے میں صوبائی حکومت کو اطلاع دے اور ان سے احکامات کے بارے میں معلوم کرے اور اس وقت تک سزائے موت کو ملتوی رکھے جب تک اسے نئے احکامات وصول نہیں ہو جاتے۔

صدر کی طرف سے درخواست مسترد ہونے کی اطلاع پر جو سزائے موت کے قیدی نے بذات خود بھیجی تھی یا اس کی طرف سے بھیجی گئی تھی صوبائی حکومت سپرنٹنڈنٹ جیل کو اس امر کی اطلاع دے گی اور سپرنٹنڈنٹ اس امر کے متعلق متعلقہ رجسٹر میں اندراج کریگا۔ اگر صدر کی طرف سے رحم کی درخواست مسترد ہونے کے بعد صوبائی حکومت کی طرف سے سزائے موت کے قیدی کی سزائے موت میں تخفیف کے احکامات موصول ہوتے ہیں یا اس کی رہائی کے احکامات اس کی رہائی کی مقررہ تاریخ سے پہلے موصول ہوتے ہیں جن سے یہ ظاہر نہ ہو کہ آیا اس بارے میں صدر کی طرف سے ان احکامات کی توثیق ہو چکی ہے تو سپرنٹنڈنٹ جیل فوری طور پر گورنمنٹ کو اس بارے میں مطلع کرے گا کہ صدر کی طرف سے قیدی کی درخواست مسترد ہو چکی ہے اور اس امر کا استفسار کرے گا کہ آیا صوبائی حکومت نے صدر کی پیشگی منظوری دوبارہ تخفیف سزائے موت یا اس کی رہائی حاصل کر لی ہے۔ اس اطلاع کی ایک نقل وزارتِ داخلہ کو بھی ارسال کی جائے گی۔ اگر صوبائی حکومت کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت کے احکامات پر فوری طور پر عمل درآمد ہو گا اور اس بارے میں صوبائی حکومت اور وزارت داخلہ کو بھی مطلع کیا جائے گا۔

سزائے موت کے قیدی کی طرف سے رحم کی اپیل درخواست دائر کرنے کیلئے ہدایات:

سزائے موت کے قیدی کی طرف سے رحم کی درخواست کی تیاری اور درخواست دائر کرنے کیلئے جو بوساطت سپرنٹنڈنٹ دائر کی جائے گی ہدایات مندرجہ ذیل ہیں:

(i) سزائے موت کے قیدی کی طرف سے دی گئی رحم کی کوئی بھی درخواست ایک ہی وقت میں صدر پاکستان اور صوبائی گورنر کو ارسال کی جائے گی اور اس کے دو نقل (پرت) ہوں گے۔

(ii) اگر درخواست اردو یا کسی اور زبان میں دی گئی ہے تو اس کے ساتھ محتاط انداز میں تیار کیا گیا انگریزی ترجمہ (بمعہ نقول) بھی منسلک ہو گا اور اس کی درستگی کو یقینی بنانے کی غرض سے سپرنٹنڈنٹ اس کا معائنہ اور مطالعہ کرے گا اور تصدیق کے طور پر اس پر دستخط ثبت کرے گا۔

(iii) رحم کی درخواست کی دستاویز (Roll) کے بھی دو پرت ہوں گے اور جو درخواست کے ساتھ منسلک ہوں گے۔

(iv) ایسی صورت میں جب سزائے موت کا قیدی کم عمری یا بڑھاپے یا فاتر العقل ہونے یا صحت کی خرابی کا عذر پیش کرے تو جیل کے میڈیکل افسر کے معائنہ کی رپورٹ کی دو نقول بھی ساتھ بھیجی جائیں گی جس میں قیدی مذکورہ کی صحت بارے مکمل کوائف درست عمر، بیماری، معذوری وغیرہ جو بھی ہوگا ذکر کیا ہوگا۔

(v) اگر سپرنٹنڈنٹ اور میڈیکل افسر کی صوابدید اور رائے میں ارتکاب جرم کے وقت قیدی کی عمر 18 سال سے کم یا 40 سال سے زیادہ ہو تو رحم کی درخواست بھیجنے کے دن نقل پیدائش سرٹیفکیٹ، پیدائش کے خصوصی حالات، تاریخ پیدائش، اس یونین کمیٹی کا نام اور ضلع جس میں اس کی پیدائش کا اندراج ہو رشتے داروں سے حاصل کی جائیں اور حکومت کو بھیج دی جائیں گی۔

(vi) سزائے موت کے قیدی سے متعلق تمام تر خط و کتابت گلابی رنگ کے لفافوں میں کی جائیں گی۔ جن پر الفاظ سزائے موت کا مقدمہ فوری (Death Case Immediate) تحریر ہوں گے۔ جو کہ تمام جیل خانہ جات کیلئے مخصوص کر دیئے گئے ہیں۔

باب ہفتم

پروبیشن / پیرول پر رہائی

ہمارے ملک کے اندر جیلوں میں موجود قیدیوں کی تعداد گنجائش سے بہت زیادہ ہے جسکی وجہ سے جیلوں کے اندر نہ صرف انتظام و انصرام کے مسائل درپیش ہیں بلکہ قیدیوں کو ان کے استحقاق کے مطابق مختلف طرح کی سہولتیں بہم پہنچانے میں بھی دشواری کا سامنا ہے۔اس اژدہام کی ایک بڑی وجہ پروبیشن پر رہائی سے متعلق قوانین پر صحیح معنوں میں عملدرآمد نہ کرنا بھی ہے۔ان درپیش مسائل پر قابو پانے کیلئے نہ صرف قومی عدالتی پالیسی 2009 میں صوبائی حکومتوں کے متعلقہ اداروں اور عدالتوں کو ان قوانین پر موثر عملدرآمد کے لئے ضروری ہدایات دی گئی ہیں بلکہ قومی عدالتی پالیسی ساز کمیٹی نے بھی اپنے مختلف اجلاسوں میں جیلوں میں اصلاح احوال اور قیدیوں کی حالت زار کو بہتر بنانے کے لئے دیگر کے علاوہ پروبیشن / پیرول کے قوانین میں ضروری اصلاح اور ان کے موثر نفاذ کے لئے ضروری ہدایات جاری کی ہیں اور ان پر عملدرآمد کو یقینی بنانے کے معاملات پر غور وخوض کے لئے وقتاً فوقتاً رجسٹرار ہائی کورٹس آئی جی جیل خانہ جات، صوبائی ہوم سیکرٹریوں اور دیگر متعلقہ افسران کے اجلاس بلائے گئے ہیں ۔قومی عدالتی پالیسی ساز کمیٹی نے اپنے اجلاس منعقدہ 6 جون 2009 میں اس مسئلے پر غور کیا اور اس بات پر زور دیا کہ پروبیشن سے متعلق قوانین کا فائدہ مستحق قیدیوں کو پہنچانے کیلئے صوبائی حکومتیں ان قوانین پر موثر عملدرآمد کے ذریعے قیدیوں کی تعداد کو کم کر کے مقررہ گنجائش کی حد تک لانے کی کوشش کریں تا کہ قیدیوں کو درپیش مسائل پر قابو پایا جا سکے ۔کمیٹی نے اس ضمن میں جیلوں کے باقاعدہ معائنے،مطلوبہ تعداد میں پروبیشن / پیرول افسران کی تعیناتی اور دیگر ضروری سہولیات کی فراہمی کے لئے بھی صوبائی حکومتوں کو ہدایات جاری کی ہیں ۔اسی طرح کمیٹی کی ہدایت پر چاروں ہائی کورٹوں نے بھی ضلعی عدالتوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ پروبیشن کے قانون مجریہ 1960 کے فوائد سے اچھے چال چلن کے مجرمان کو مستفید کریں اور سیشن جج صاحبان فوجداری رابطہ کمیٹیوں کے اجلاس بلا کر ان مسائل کو زیر غور رلائیں۔ ان قوانین کے موثر نفاذ کیلئے پالیسی میں دی ہوئی ہدایات حسب ذیل ہیں:

الف ۔ پروبیشن اور پیرول افسران کو متحرک کیا جائے اور انہیں ہدایت کی جائے کہ وہ وقفے وقفے کے ساتھ جیلوں کا معائنہ کر کے مستحق سزا یافتہ مجرمان کے بارے میں اپنی انکوائری رپورٹ پیش کیا کریں تا کہ ایسے مستحق سزا یافتہ مجرمان کے معاملات پر غور کرنے میں آسانی ہو۔

ب۔ صوبائی ہوم ڈیپارٹمنٹ عدالت عالیہ کے جج صاحبان اور ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج صاحبان کی طرف سے جیل کے دورے کے دوران پروبیشن و پیرول افسران کی موجودگی کو یقینی بنائیں؛

ج۔ عدالت عظمٰی کے رجسٹرار/ سیکریٹری قومی عدالتی پالیسی ساز کمیٹی با قاعدگی سے عدالت ہائے عالیہ کے رجسٹرار اور ہوم سیکرٹری صاحبان کی میٹنگ بلائیں تا کہ متذکرہ قوانین کے موثر نفاذ کیلئے حکمت عملی وضع کی جاسکے؛

د۔ مناسب صورتوں میں سیشن جج صاحبان پروبیشن آرڈیننس برائے مجرمان مجریہ ۱۹۶۰ء کے تحت اپنے اختیارات استعمال کریں یا متعلقہ حکومت کو سفارش کریں کہ وہ سزایافتہ مجرمان یا زیر التواء مقدمات میں قید اچھے چال چلن کے حامل مجرمان کو اچھے چال چلن کے مجرمان کا پروبیشن پر رہائی کے قانون مجریہ ۱۹۲۶ء کے فوائد سے مستفید کریں۔

اچھے چال چلن کے قیدیوں کی پروبیشن پر رہائی کے قانون مجریہ 1926 اور مجرموں کی پروبیشن پر رہائی کے قانون مجریہ 1960 کے ضروری احکام حسب ذیل ہیں۔

اچھے چال چلن کے قیدیوں کی پیرول اور رہائی کا قانون مجریہ 1926:

سزائے قید کی تکمیل سے پہلے اچھے چال چلن کے قیدیوں کی مشروط رہائی کیلئے چاروں صوبوں میں اچھے چال چلن کے قیدیوں کی پروبیشن پر رہائی کا قانون مجریہ 1926 نافذ العمل ہے۔اس قانون کی دفعہ ۲ کی رو سے قید کی سزا کاٹنے والے فرد کے کوائف اور جیل کے اندر اسکے چال چلن کے پیش نظر اگر حکومت مطمئن ہو کہ وہ آئندہ جرم سے باز رہے گا اور محنت مشقت کرتے ہوئے بامقصد زندگی گزارے گا تو صوبائی حکومت اس شرط پر اسے رہا کرنے کا حکم دے گی کہ اسے کسی حکومتی اتھارٹی یا ادارے یا سوسائٹی یا ایسے فرد کی نگرانی میں رکھا جائے گا جو اس قیدی کا ہم مذہب ہو اور جو اسے اپنی نگرانی میں رکھنے پر رضامند ہو۔اس کے لئے ایک لائسنس جاری کیا جائے گا جو اس قیدی کی سزا کے اختتام تک یا اس کے واپس لئے جانے تک نافذ العمل ہوگا۔لائسنس پر رہائی کا عرصہ سزائے قید کے عرصے اور متعلقہ قواعد کے تحت سزا میں تخفیف کیلئے سزائے قید کا حصہ شمار کیا جائے گا۔

نگرانی سے بھاگ جانے کی سزا:

جو فرد متعلقہ حکومتی اہلکار، ادارے، سوسائٹی یا فرد کی نگرانی سے فرار ہو گا یا لائسنس واپس لئے جانے کے بعد بغیر کسی جائز عذر کے لائسنس کی واپسی کے حکم میں مندرجہ تاریخ کو اس جیل میں واپس نہیں جائے گا جس سے اسے رہا کیا گیا ہے تو وہ مجسٹریٹ کی عدالت سے سزایاب ہونے پر دو سال تک قید یا جرمانے یا دونوں سزاؤں کا حقدار ہوگا۔

پیرول سے متعلق قواعد مجریہ 1927ء:

اچھے چال چلن کے قیدیوں کی پیرول پر رہائی کے قانون مجریہ 1926 کے تحت پیرول قواعد مجریہ 1927 چاروں صوبوں میں کچھ ضروری ترامیم کے ساتھ نافذ العمل ہیں۔

مشروط رہائی:

مذکورہ قواعد کے قاعدہ ۲ کے مطابق پیرول آفیسر جیل سپرنٹنڈنٹ کی مشاورت سے ایسے قیدیوں کی فہرست تیار کرے گا جن کے بارے میں ان کے کوائف یا جیل میں ان کے رویے کو دیکھتے ہوئے وہ مطمئن ہو کہ اگر انہیں جیل سے رہا کیا جائے تو وہ جرم کے ارتکاب سے باز رہیں گے اور محنت مشقت کرتے ہوئے ایک بامقصد زندگی گذاریں گے۔وہ اچھے چال چلن کے قیدیوں کی پروبیشن پر رہائی کے قانون کے تحت ان کی رہائی کیلئے ان کے ناموں کی فہرست اپنی سفارش کے ساتھ ڈائریکٹر کی وساطت سے حکومت کو پیش کرے گا جس پر حکومت مذکورہ قانون کی دفعہ ۲ کے تحت لائسنس پر ان سب کی یا بعض کی رہائی کی اجازت دے گی۔رہائی سے پہلے جیل سپرنٹنڈنٹ لائسنس میں دی ہوئی شرائط ایسے قیدی کے سامنے پڑھ کر سنائے گا اور ان پر اس کی رضامندی حاصل کرے گا۔

پیرول آفیسر کی ذمہ داری:

قاعدہ ٦ کے مطابق پیرول آفیسر ڈائریکٹر کی اجازت سے اپنے زیر اختیار قیدی کو کسی فرد کے پاس ڈائریکٹر کی طرف سے منظور شدہ شرح ادائیگی پر تحریری شرائط کے ساتھ ملازم رکھ سکتا ہے۔ایسی صورت میں پیرول آفیسر کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ دیکھے کہ ایسے قیدیوں کو رکھنے کیلئے مناسب بندوبست کیا گیا ہے اور ان کو ادائیگی اور معاہدے کی دیگر شرائط پر عمل ہو رہا ہے۔

مشروط رہائی کیلئے اہلیت:

قاعدہ ۹ و ۹۔اے کی رو سے مشروط رہائی کا اہل بننے کیلئے ضروری ہے کہ مجرم مقیدی تعزیرات پاکستان کے باب ۵۔اے (سازش مجرمانہ) باب ۴ (ریاست کے خلاف جرائم) باب ۷ (امن عامہ کے خلاف جرائم) اور دفعات ۲۱٦۔اے، ۲۹۵۔بی و سی، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۱۱، ۳۲۴، ۳۳۱، ۳٦۴، ۳٦۴۔اے، ۳٦۵، ۳٦۵۔اے، ۳۸۲، ۳۸٦ تا ۳۸۹، ۳۹۲، ۴۰۲، ۴۰۲۔بی، ۴۰۲۔سی، ۴۱۳، ۴۵۵، ۴۵۸ تا ۴٦۰ اور دہشت گردی، احتساب اور قابل سزائے حد جرائم اور دھماکہ خیز مواد کے قانون مجریہ ۱۹۰۸ء کے تحت کسی جرم میں ملوث نہ ہو۔ مذکورہ بالا جرائم کے

علاوہ کسی جرم یا کسی مخصوص یا علاقائی قانون کے تحت کسی جرم میں ملوث ہونے کی صورت میں سزا یاب قیدی تین سال کی سزا ہونے کی صورت میں کسی وقت مشروط رہائی کا حقدار ہوگا۔ ۳ سال سے ۷ سال تک یا سات سال سے دس سال تک یا دس سال سے چودہ سال تک سزا ہونے کی صورت میں ایک تہائی سزا گزارنے کے بعد اور عمر قید کی صورت میں معافیوں سمیت دس سال سزا گزارنے کے بعد مشروط رہائی کا حقدار ہوگا۔ جو کہ صوبائی ہوم سیکریٹری کی منظوری کے بعد عمل میں لائی جائے گی۔

اسی طرح نشہ آور اشیاء کے انضباط کے قانون (CNSA) کی دفعہ ۹، اور پی۔او کی دفعات 4، 3/4 کے تحت سزا یاب ہونے کی صورت میں بھی اسی شرح کے مطابق وہ مشروط رہائی کا حقدار ہوگا۔تاہم (حکومت پنجاب کی پیرول پالیسی کے تحت نشہ آور اشیاء کے انضباط کے قانون، دہشت گردی، ریاست کے خلاف جرائم، جاسوسی اور اخلاقی جرائم میں ملوث قیدیوں کو پیرول پر رہا نہیں کیا جائے گا۔

اچھے چال چلن کے مجرموں کی پروبیشن پر رہائی کا قانون مجریہ 1960:

یہ قانون اچھے چال چلن کے مجرموں کی پروبیشن پر رہائی سے متعلق ہے۔ اس قانون کی دفعہ ۳ کی رو سے اس آرڈیننس کے تحت اختیارات استعمال کرنے کی مجاز عدالتوں میں ہائی کورٹ اور عدالت سیشن شامل ہیں۔مجاز عدالت اس آرڈیننس کے تحت اپنے اختیارات استعمال کرے گی خواہ مقدمہ اس کے سامنے ابتدائی سماعت کے لئے درج ہوا ہو یا اس کے خلاف اپیل یا نظر ثانی کی درخواست ہوئی ہو۔

مشروط رہائی:

دفعہ ۴ کی رو سے اگر کسی ایسے مجرم کے بارے میں جو ایسے جرم میں ماخوذ ہو جسکی سزا کم از کم دو سال سزائے قید مقرر ہو اور اس سے پہلے کسی جرم میں اسکا سزا یافتہ ہونا ثابت نہ ہو، مجرم کی عمر، چال چلن، سابقہ حالات، اسکی جسمانی اور ذہنی حالت، اسی طرح اسکی طرف سے صادر شدہ جرم کی نوعیت یا اسکی شدت کو کم کرنے والے حالات کے پیش نظر عدالت کی رائے ہو کہ اسے سزا دینا مناسب نہیں ہے اور اسے پروبیشن پر رہا کرنا بھی مناسب نہیں ہے تو عدالت اسکی وجوہات ضبط تحریر میں لاتے ہوئے اسکی سرزنش کرنے کے بعد اسے رہا کرنے کا حکم صادر کرے گی یا اگر عدالت مناسب سمجھے تو اسے اس شرط پر رہا کرنے کا حکم صادر کرے گی کہ وہ مچلکے کے ساتھ یا بغیر مچلکے کے اس مفہوم کا وثیقہ (bond) عدالت میں جمع کردے کہ وہ حکم صادر ہونے کے بعد زیادہ سے زیادہ ایک سال تک کسی جرم کا ارتکاب نہیں کرے گا۔اور اچھے چال چلن کا

مظاہرہ کرے گا۔اس طرح کی مشروط رہائی کا حکم صادر کرنے سے پہلے عدالت سادہ زبان میں مجرم پر یہ بات واضح کرے گی کہ اگر اس نے کسی جرم کا ارتکاب کیا یا مقررہ مدت کے دوران اچھے چال چلن کا مظاہرہ نہیں کیا تو وہ اس جرم کے لیے مقرر اصل سزا کا مستوجب ہوگا۔اگر اس دفعہ کے تحت مشروط طور پر رہا ہونے والے مجرم کو اس جرم میں سزا ہو جائے جس میں اس کی مشروط رہائی کا حکم صادر ہوا تھا تو وہ حکم اپنا اثر کھو دے گا۔

عدالت کا پروبیشن کا حکم صادر کرنے کا اختیار:

دفعہ ۵ کی رو سے اگر کسی جرم میں سزا یاب مجرم مرد یا عورت کے بارے میں عدالت کی رائے کے مطابق اس وقت کے حالات جرم کی نوعیت اور مجرم کے چال چلن کا تقاضا ایسا ہی ہو تو وہ اسکی وجوہات ضبط تحریر میں لاتے ہوئے اس فرد کو فوری طور پر سزا دینے کے بجائے اسے پروبیشن پر رہا کرنے کا حکم صادر کرے گی اور اسے کم از کم ایک سال اور زیادہ سے زیادہ تین سال تک کسی پروبیشن آفیسر کی نگرانی میں رکھے گی۔تاہم عدالت ایسا حکم اس وقت تک جاری نہیں کرے گی جب تک ایسا مجرم مچلکے کے ساتھ یا بغیر مچلکے کے اس مفہوم کا وثیقہ عدالت میں جمع نہ کردے کہ وہ مقررہ مدت کے دوران کسی جرم کا ارتکاب نہیں کرے گا اور اچھے چال چلن کا مظاہرہ کرتے ہوئے امن سے رہے گا اور اس دوران سزا کیلئے بلانے پر حاضر عدالت ہوگا۔مزید شرط یہ ہے کہ عدالت اس دفعہ کے تحت کسی کو پروبیشن پر رہا کرنے کا حکم اس وقت تک صادر نہیں کرے گی جب تک کہ وہ مطمئن نہ ہو کہ مجرم یا اسکا ضامن، اگر کوئی ہو، اسکے دائرہ اختیار کے اندر ایک مخصوص جائے سکونت یا باقاعدہ کاروبار رکھتا ہے جسکے بارے میں باور کیا جاتا ہے کہ وہ اس مدت کے دوران اپنی مذکورہ رہائش یا کاروبار جاری رکھے گا۔اس دفعہ کی رو سے پروبیشن پر رہائی کی سہولت مرد ہونے کی صورت میں صرف ان جرائم میں دی جائے گی جو تعزیرات پاکستان کے باب ششم (مملکت کے خلاف جرائم) یا باب ہفتم (بری، بحری اور ہوائی افواج سے متعلق جرائم) یا حسب ذیل دفعات کے زمرے میں نہ آتے ہوں۔ ۲۱۲ اے (سرقہ بالجبر یا ڈکیتی کرنے والوں کو پناہ دینے کی سزا)

۳۲۸ (بارہ سال سے کم عمر کے بچے کو والدین یا نگہداشت کرنے والے شخص کا باہر ڈال دینا یا ترک رفاقت کرنا)

۳۸۲ (سرقہ کے ارتکاب کے لیے کسی کو ہلاک کرنے یا ضرب پہنچانے یا مزاحمت کی تیاری کے بعد سرقہ)

۳۸۶ (کسی شخص کو ہلاکت یا ضرب کی تخویف میں ڈال کر استحصال بالجبر)

۳۸۷ (استحصال بالجبر کے ارتکاب کیلئے کسی شخص کو ہلاکت یا ضرب شدید کی تخویف)

۳۸۸ (ایسے جرم کی تہمت لگانے کی دھمکی سے استحصال بالجبر کرنا جس کی سزا موت یا عمر قید وغیرہ ہے)

۳۸۹ (استحصال بالجبر کے ارتکاب کیلئے کسی شخص کو جرم کی تہمت لگانے کی تخویف)

۳۹۲(سرقہ بالجبر کی سزا)

۳۹۳(سرقہ بالجبر کے ارتکاب میں بالارادہ ضرب پہنچانا)

۳۹۷(سرقہ بالجبر یا ڈکیتی ہلاک کرنے یا ضرب شدید پہنچانے کے اقدام کے ساتھ)

۳۹۸(مہلک ہتھیار سے مسلح ہو کر سرقہ بالجبر یا ڈکیتی کے ارتکاب کا اقدام)

۳۹۹(ڈکیتی کے ارتکاب کیلئے تیاری کرنا)

۴۰۱(چوروں کے گروہ سے تعلق رکھنے کی سزا)

۴۰۲(ڈکیتی کے ارتکاب کیلئے جمع ہونا)

۴۵۵(ضرب پہنچانے حملہ کرنے یا مزاحمت بے جا کرنے کی تیاری کے بعد مخفی مداخلت بیجا بخانہ یا نقب زنی

۴۵۸(ضرب پہنچانے یا حملہ یا مزاحمت بے جا کرنے کی تیاری کے بعد مخفی مداخلت بے جا بخانہ یا نقب زنی بوقت شب)،

اسی طرح جرائم میں بھی پروبیشن کی یہ سہولت نہیں دی جائے گی جس کی سزا موت یا عمر قید ہو اور خاتون ہونے کی صورت میں سزائے موت کے علاوہ تمام جرائم میں دی جائے گی۔

(۲) پروبیشن پر رہائی کا حکم صادر کرتے وقت عدالت یہ بھی ہدایت کر سکتی ہے کہ وثیقہ ان تمام شرائط پر مشتمل ہوگی جو عدالت کی نظر میں پروبیشن آفیسر کی طرف سے مجرم پر نگرانی رکھنے کیلئے ضروری ہیں نیز وثیقہ رہائش، ماحول اور نشہ آور اشیاء سے پرہیز اور کسی بھی دیگر ایسی چیز سے متعلق اضافی شرائط پر مشتمل ہوگی جو عدالت خاص حالات میں مجرم کو جرم کے دوبارہ ارتکاب یا کسی اور جرم کے ارتکاب سے باز رکھنے اور ایک دیانتدار، محنتی اور قانون کا احترام کرنے والے شہری کی حیثیت سے اسکی دوبارہ آبادکاری کیلئے ضروری ہوں۔

(۳) جس جرم میں مجرم کو پروبیشن پر رہا کیا گیا ہو اس میں اگر مجرم کو سزا ہو جائے تو پروبیشن کا حکم بے اثر ہو جائے گا۔

مجرم کو قیمت یا ہرجانہ ادا کرنے کا حکم:

دفعہ ٦ کی رو سے دفعہ ۴ کے تحت کسی مجرم کو رہا کرنے کا حکم جاری کرتے وقت یا دفعہ ۵ کے تحت اسے پروبیشن پر رہا کرنے کا حکم جاری کرتے وقت عدالت مجرم کو یہ بھی حکم دے گی کہ وہ اس جرم کے نتیجے میں کسی شخص کو پہنچنے والے نقصان کا معاوضہ یا زخموں کا ہرجانہ اور کاروائی پر اٹھنے والے اتنے اخراجات کی بھی ادائیگی کرے جو عدالت مناسب سمجھے تا ہم شرط یہ ہے کہ اس طرح دیئے جانے والے معاوضے، ہرجانے اور اخراجات کی مالیت کسی بھی صورت میں اس جرمانے

سے متجاوز نہیں ہوگی جو عدالت کی طرف سے اس جرم میں عائد کیا گیا ہو اور انکی وصولی بصورت جرمانہ ضابطہ فوجداری کی دفعات ۳۸۶، ۳۸۷ کے مطابق کی جائے گی۔

بانڈ کی شرائط پر عمل کرنے میں ناکامی:

دفعہ ۷ کی رو سے اگر عدالت کے پاس یہ باور کرنے کی معقول وجہ موجود ہو کہ دفعہ ۵ کے تحت بانڈ کی شرائط پر عمل کرنے کا پابند مجرم ان شرائط میں سے کسی شرط پر عمل کرنے میں ناکام رہا ہے تو وہ اس کے وارنٹ گرفتاری جاری کرسکتی ہے اور اگر مناسب سمجھے تو اسے اور اس کے ضامنوں کو مقررہ تاریخ پر عدالت کے سامنے پیش ہونے کیلئے سمن جاری کرسکتی ہے۔ اس طرح عدالت کے سامنے پیش کئے جانے والے یا پیش ہونے والے مجرم کو عدالت مقدمے کی سماعت ہونے تک عدالتی تحویل میں دے سکتی ہے یا تاریخ سماعت پر عدالت کے سامنے پیش ہونے کے لیے مچلکوں کے ساتھ یا بغیر مچلکوں کے اس کی ضمانت لے سکتی ہے۔ مقدمے کی سماعت کے بعد اگر عدالت مطمئن ہو کہ مجرم بانڈ کی شرائط میں سے کسی شرط پر عمل کرنے میں ناکام رہا ہے بشمول ان شرائط کے جو دفعہ ۵ کی ذیلی دفعہ ۲ کے تحت لاگو کی گئیں ہوں تو وہ فوری طور پر اسے جرم کی اصل سزا دے گی یا بانڈ پر عمل سے تعصب برتے بغیر اس پر زیادہ سے زیادہ ایک ہزار روپیہ جرمانہ لاگو کرے گی تاہم شرط یہ ہے کہ جرمانہ لاگو کرتے وقت عدالت دفعہ ۶ کے تحت لاگو کردہ معاوضے، ہرجانے یا لاگت کو بھی مدنظر رکھے گی۔ مقررہ تاریخ تک جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں عدالت مجرم کو جرم کی اصل سزا دے گی۔

اپیل یا نظر ثانی کی درخواست کی صورت میں عدالت کا اختیار:

دفعہ ۸ کی رو سے کسی ایسے جرم کی سزا کے خلاف اپیل یا نظر ثانی کی درخواست پر اگر مجرم کو اس قانون کی دفعہ ۴ یا ۵ کے تحت مکمل یا مشروط طور پر رہا کرنے یا پروبیشن پر رکھنے کا حکم صادر ہوا ہو تو عدالتِ اپیل یا نظر ثانی کوئی بھی ایسا حکم جاری کرسکتی ہے جس کا وہ ضابطہ فوجداری کے تحت اختیار رکھتی ہو یا ۴ یا ۵ کے تحت صادر شدہ مذکورہ حکم کو کالعدم یا اس پر نظر ثانی کرسکتی ہے اور اس کی جگہ ایسی سزا دے سکتی ہے جس کا اس قانون کے تحت اسے اختیار حاصل ہے۔ تاہم ایسی سزا اس سزا سے زیادہ نہیں ہوگی جو مجرم قرار دینے والی عدالت اسے دے سکتی ہے۔

پروبیشن کی شرائط میں تبدیلی:

دفعہ ۱۰ کی رو سے دفعہ ۵ کے تحت پروبیشن کا حکم جاری کرنے والی عدالت پروبیشن آفیسر کی طرف سے پیش کی گئی درخواست پر یا اپنی تحریک پر اگر اس دفعہ کے تحت لئے گئے بانڈ کو تبدیل کرنا ضروری سمجھے تو پروبیشن پر رہا کئے جانے والے شخص کو عدالت اپنے روبرو پیش ہونے کیلئے سمن جاری کرسکتی ہے اور اسے اس بات کا پورا پورا موقع دینے کے بعد کہ کیوں

نہ بانڈ میں تبدیلی کی جائے اس کی میعاد میں کمی پیشی یا اسکی شرائط وضوابط میں تبدیلی کی جا سکتی ہے یا اضافی شرائط عائد کی جائیں تاہم شرط یہ ہے کہ بانڈ کی میعاد کسی صورت میں ابتدائی حکم کے وقت سے ایک سال سے کم اور تین سال سے زائد نہیں ہوگی۔ تاہم اگر بانڈ ضمانت کے ساتھ ہو تو ضامن یا ضامنوں کی رضامندی کے بغیر اس میں کوئی ردوبدل نہیں کیا جائے گا بلکہ عدالت پروبیشن پر رہا کئے جانیوالے شخص سے مچلکوں کے ساتھ یا بغیر مچلکوں کے نیا وثیقہ جمع کرنے کا مطالبہ کرے گی۔

کوئی بھی مذکورہ عدالت اگر پروبیشن پر رکھے جانے والے شخص یا پروبیشن آفیسر کی درخواست پر یا از خود مطمئن ہو کہ پروبیشن پر رکھے جانے والے شخص کا رویہ اس دوران تسلی بخش ہے اور اسے نگرانی میں رکھنا ضروری نہیں ہے تو وہ پروبیشن اور بانڈ کے متعلق شرائط سے اسے سبکدوش کرے گی۔

پروبیشن وغیرہ کے اثرات:

(۱) دفعہ ۱۱ کی ذیلی دفعہ (۱) کی رو سے کسی ایسے جرم میں سزایابی، جس میں مجرم کو دفعہ ۴ کی ذیل ۵ کے تحت تنبیہ کے بعد یا مشروط طور پر رہا کرنے یا اسے پروبیشن پر رکھنے کا حکم ہوا ہو، جاری کاروائی یا اس آرڈیننس کی دفعات کے تحت مجرم کے خلاف بعد میں عمل میں آنے والی کاروائی کے علاوہ کسی بھی دیگر مقصد کیلئے عدم سزایابی شمار ہوگی۔ تاہم شرط یہ ہے کہ اگر سزایابی کے وقت مجرم کی عمر 18 سال سے کم نہ ہو جسے مشروط طور پر رہا کرنے یا پروبیشن پر رکھنے کا حکم جاری ہوا اور اسے بعد میں اس آرڈیننس کے تحت اس جرم میں سزا ہوئی تو اس ذیلی دفعہ کا اطلاق نہیں ہوگا۔

(۲) ذیلی دفعہ (۲) کی رو سے اس دفعہ کے ماقبل احکام سے تعصب برتے بغیر کسی بھی ایسے مجرم کی سزایابی، جسے ضروری تنبیہ کے بعد یا مشروط طور پر رہا کیا گیا ہو یا جسے پروبیشن پر رکھا گیا ہو، کسی بھی وقت مجرموں کو نااہل قرار دینے والے قوانین یا اس کی اجازت دینے والے یا اسکا تقاضا کرنے والے قوانین کے مقاصد کیلئے معتبر سزایابی شمار نہیں ہوگی۔

(۳) ذیلی دفعہ (۳) کی رو سے اس دفعہ کے مذکورہ احکام حسب ذیل پر اثر انداز نہیں ہونگے۔

(الف) کسی بھی ایسے مجرم کا سزا کے خلاف اپیل کا حق یا کسی جرم میں دوبارہ کاروائی کی روک تھام کیلئے اس پر اعتبار

(ب) کسی بھی ایسے مجرم کی سزایابی کے نتیجے میں کسی جائیداد کی سرمایہ کاری یا اسکی بحالی۔

باب ہشتم

ممنوعہ افعال/ جرائم اور ان کی سزائیں

ایکٹ جیل خانہ 1894ء کی دفعہ 45 اور پاکستان قواعد جیل خانہ جات 1978ء قاعدہ 571 تا 591 میں قیدیوں کی جانب سے مندرجہ ذیل جرائم کرنے یا افعال ممنوعہ میں ملوث ہونے کی صورت میں چھوٹی اور بڑی سزائیں تجویز کی گئیں ہیں جن کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

(ا) جیل کے جرائم:

قیدیوں کی طرف سے مندرجہ ذیل افعال کا ارتکاب جیل کے جرائم قرار دیے جاتے ہیں:۔

(1) جیل کے کسی قاعدے کی عمداً نافرمانی کرنا جو دفعہ 59 کے تحت بنائے گئے قواعد کے مطابق جیل کے جرائم شمار ہوں۔

(2) حملہ کرنا یا طاقت کا مجرمانہ استعمال کرنا۔

(3) توہین آمیز یا دھمکی آمیز الفاظ کا استعمال۔

(4) غیر اخلاقی یا نازیبا رویہ۔

(5) جان بوجھ کر اپنے آپ کو محنت کے نا قابل بنانا۔

(6) مسلسل کام اور مشقت سے انکار کرنا۔

(7) بغیر کسی حکم یا جواز کے ہتھکڑیوں، بیڑیوں اور زنجیروں کو رگڑنا، کاٹنا اور اتار دینا۔

(8) قید با مشقت کے قیدی کا مشقت/ کام کی بجا آوری میں عمداً سستی اور لا پرواہی کرنا۔

(9) قید با مشقت کے قیدی کا جان بوجھ کر بدنظمی پیدا کرنا۔

(10) جیل کی املاک کو عمداً نقصان پہنچانا۔

(11) ٹکٹوں کے ریکارڈ یا دستاویزات میں تبدیلی کرنا یا ان کی شکل بگاڑ دینا۔

(12) ممنوعہ اشیاء کا اپنے پاس رکھنا، وصول کرنا یا آگے پہنچانا۔

(13) بیماری کا بہانہ بنانا۔

(14) کسی افسر یا قیدی پر جھوٹی اور غلط الزام تراشی۔

(15) کہیں آگ لگ جانے پر، جو اس کے علم میں ہو، کوئی منفی منصوبہ بندی یا سازش کرنا یا فرار ہونے کی کوشش یا تیاری کرنا یا کسی قیدی پر یا جیل کے افسر پر کسی حملے کا علم ہونے کے باوجود اس کی رپورٹ کرنے میں چشم پوشی یا انکار کرنا۔

(16) فرار کی منصوبہ بندی یا فرار میں مدد کرنا۔

قانون جیل خانہ مجریہ 1894ء کی دفعہ 45 کے تحت بیان کئے گئے افعال کے علاوہ مندرجہ ذیل افعال بھی ممنوع قرار دیئے گئے ہیں۔

(1) کسی دوسرے قیدی سے جھگڑا کرنا۔

(2) کسی چیز کو پوشیدہ رکھنا۔

(3) جیل کے کسی افسر یا ملاقاتی کی توہین کرنا۔

(4) بے بنیاد شکایات کرنا۔

(5) کسی باہر کے آدمی کے ساتھ یا کسی مخالف صنف کے قیدی کے ساتھ یا دیوانی یا ملزم قیدی یا کسی دوسرے درجہ کے قیدی کے ساتھ کسی قسم کا رابطہ قائم کرنا، جیل کے قواعد کی نافرمانی ہے۔

(6) جیل کے کسی جرم میں اعانت کرنا۔

(7) جیل کے کسی افسر کی اجازت کے بغیر اس پارٹی کو چھوڑ دینا جس کے ساتھ وہ منسلک ہے یا جیل کا وہ حصہ جس میں وہ قید ہے۔

(8) قیدیوں اور جیل افسران کے لیے عمداً کوئی غیر ضروری خطرہ پیدا کرنا۔

(9) جیل افسر کی اجازت سے اس گروپ سے الگ ہونا جس میں وہ کام کر رہا ہو یا جیل کی اس جگہ سے کہیں اور چلے جانا جو اس کیلئے مقرر ہو۔

(10) جیل کے مقرر کردہ پیمانہ کے مطابق تیار کئے گئے کھانے سے انکار۔

(11) کھانے پینے کی چیزوں میں ایسی چیز ملا دینا جو اسے ناقابل استعمال بنا دے۔

(12) جو کپڑے اسے دیئے جائیں انہیں پہننے سے انکار کرنا کسی قیدی کے ساتھ کچھ کپڑے تبدیل کرنا پھر ان کو خراب کرنا اور بگاڑ دینا وغیرہ۔

(13) اپنے کپڑے، کمبل، بیڑیاں، برتن وغیرہ صاف کرنے اور رکھنے سے انکار کرنا یا چیزوں کو سلیقہ سے رکھنے کے حکم اور نظم وضبط کی خلاف ورزی کرنا۔

(14) جیل کے تالوں، لیمپوں، روشنیوں یا دیگر اشیاء کو خراب کرنا۔

(15) جیل کے یا کسی دوسرے قیدی کے کپڑے وغیرہ چرالینا۔

(16) جیل کے افسر کی اجازت کے بغیر یا اس کے نوٹس میں لائے بغیر کوئی چیز بنانا۔

(17) کسی دوسرے قیدی کی مشقت کرنا یا اپنی مشقت میں دوسرے قیدی سے مدد لینا۔

(18) تشدد کے خاتمہ میں انکار یا حکم عدولی۔

(19) فرار کے معاملہ میں جیل کے حکام کی مدد سے انکار یا افسر یا قیدی پر حملہ۔

(20) جیل کے افسر کی قانونی حکم عدولی، یا نظر انداز کرنا، باضابطہ طریقہ سے فرائض کا انجام نہ دینا یا انکار کرنا۔

مجسٹریٹ کے سامنے پیش کرنا:

قاعدہ 573 کی رو سے جب سپرنٹنڈنٹ کے خیال میں مندرجہ ذیل جرائم میں سے کوئی جرم کسی قیدی کے خلاف قائم ہو جائے تو وہ اس کے خلاف جوڈیشل ٹرائل کے لئے لوکل پولیس اسٹیشن میں مقدمہ درج کرائے گا۔

(الف) جرم قابل سزا زیر دفعہ 224 تعزیرات پاکستان۔

(ب) جرم قابل سزا زیر دفعات 148, 304-A, 325 اور 326 تعزیرات پاکستان۔

(ج) کوئی ایسا جرم جو صرف سیشن جج کے دائرہ سماعت میں آتا ہو۔

سپرنٹنڈنٹ کے اختیارات:

اگر کوئی جرم بیک وقت جیل کا جرم بھی ہو اور تعزیرات پاکستان کے تحت ایسا جرم بھی ہو جو مذکورہ بالا قاعدہ 573 میں دیئے ہوئے جرائم کے علاوہ ہو تو یہ سپرنٹنڈنٹ کی صوابدید پر منحصر ہوگا کہ وہ اس بارے میں اپنے سزا دینے کے اختیارات استعمال کرے یا پولیس اسٹیشن میں ملزم کے خلاف مقدمہ رجسٹر کرائے تاکہ اس کے خلاف مقدمہ چل سکے۔

(۲) سنگین جرائم کے بارے میں طریقہ کار:

اگر کوئی بھی قیدی جیل کے نظم ونسق کے خلاف جرم کا قصوروار پایا جائے جس کی مناسب سزا سپرنٹنڈنٹ کے خیال میں اس کے دائرہ اختیار سے باہر ہو تو وہ ایسے قیدی کو واقعات جرم کی مکمل تفصیلات کی رپورٹ کے ساتھ سیشن جج یا مجاز

مجسٹریٹ درجہ اول کے پاس بھیجے گا جو اسے سزایاب ہونے پر ایک سال تک قید کی سزا دے سکتا ہے۔ یہ سزا اس سزا کے قید کے علاوہ ہوگی جو وہ جرم کے ارتکاب کے وقت کاٹ رہا تھا۔ یا وہ اسے قانون جیل خانہ جات کی دفعہ ۴۵ کے تحت بھی سزا دے سکتا ہے۔ تاہم شرط یہ ہے کہ سیشن جج ایسا مقدمہ انکوائری اور سماعت کیلئے درجہ اول مجسٹریٹ کے پاس بھیج سکتا ہے مزید شرط یہ ہے کہ کسی بھی شخص کو ایک ہی جرم کے تحت دو مرتبہ سزا نہیں دی جاسکتی۔

بلوہ کرنے والے قیدیوں کو الگ تھلگ رکھنا اور ان کے خلاف رپورٹ کا اندراج:

جب کوئی قیدی کسی جیل کے افسر پر حملہ کرتا ہے، تو سوائے اس کے کہ اسے خود چوٹیں آئی ہوں اور اسے ہسپتال میں بھیجنا ضروری ہو تو اسے کوٹھڑی میں بند کر دیا جائے گا جب تک کہ اس کے مقدمے کا تصفیہ نہ ہو جائے اور اس دوران اس پر دن رات کڑی نگرانی رکھی جائے گی۔

(۳) سزائیں دینے کے بارے میں سپرنٹنڈنٹ کی صوابدید:

تفتیش کا عمل مکمل ہو جانے پر سپرنٹنڈنٹ قیدی کو فیصلہ سنا دے گا۔ سپرنٹنڈنٹ قیدی کو سزا سناتے وقت کوشش کرے گا کہ سزا کو مقدمے کے تقاضوں کے مطابق حصوں میں تقسیم کر دے۔ ایسے جرائم جن میں تشدد کا ارتکاب ہوا ہو یا قواعد کی بار بار لاپرواہی سے خلاف ورزی ہوئی ہو، کڑی اور سخت سزائیں سنائی جائیں گی۔ اگر قیدی نے جیل کے قواعد اور نظم ونسق کی خلاف ورزی، لاعلمی، جہالت یا سہواً بے احتیاطی کی ہے تو سپرنٹنڈنٹ اس کی سرزنش اور اسے تنبیہ کر سکتا ہے۔ اگر ایسی خلاف ورزی عین جرم کے مترادف ہو تو اسے قیدی کے ہسٹری ٹکٹ پر درج کر دیا جائے گا۔ قیدی کے خلاف کسی شکایت یا رپورٹ کا فیصلہ صرف سپرنٹنڈنٹ ہی کر سکتا ہے یا وہ شخص جو سپرنٹنڈنٹ کی غیر حاضری کے دوران اس کی جگہ مقرر کیا گیا ہو، فیصلہ کرنے کا مجاز ہوگا۔ سپرنٹنڈنٹ قیدی کو دی گئی سزا کا اندراج خود اس کے ہسٹری ٹکٹ پر کرے گا۔

(۴) خفیف اور سنگین سزائیں:

کسی بھی جرم کو عامیانہ معمولی اور خفیف ایسی صورت میں سمجھا جائے گا اگر اس کی سزا بھی معمولی اور عامیانہ دی گئی ہو اور سنگین جرم اس کو تصور کیا جائے گا جس کی سزا بھی غیر معمولی اور سخت دی گئی ہو۔ جرائم کی سالانہ درجہ بندی کی رپورٹ میں جرائم کا سنگین ہونا یا معمولی ہونا ان کی دی گئی سزاؤں میں شمار کیا جائے گا۔ کئی معمولی جرائم کی اکٹھی سزا کو سنگین جرم کی سزا کے زمرے میں شمار کیا جائے گا۔ یہ سزائیں دینے کے معاملہ میں سپرنٹنڈنٹ بااختیار ہے۔

خفیف سزائیں۔

قانون جیل خانہ جات کی دفعہ 46 میں دی گئی سزائیں معمولی یعنی خفیف تصور کی جائیں گی۔

(i) ایسا جرم جس کی سزا ایک با قاعدہ وارننگ یا تنبیہ کی شکل میں خود سپرنٹنڈنٹ دے گا اور جس کا اندراج سزاؤں کے رجسٹر اور قیدی کے ہسٹری ٹکٹ پر کیا جائے گا۔

(ii) سزا کے طور پر قیدی کی مشقت کسی خاص مدت کے لیے سخت اور تکلیف دہ مشقت میں تبدیل کر دینا۔

(iii) معافی کی ضبطی جو چار دن سے زائد نہیں ہوگی۔

(iv) درجہ، گریڈ اور جیل میں مہیا کی گئی سہولت کی ضبطی جو تین ماہ سے زائد نہیں ہوگی۔

(v) اعلیٰ درجہ سے ادنیٰ درجہ میں عارضی مدت کے لئے تنزلی۔

(vi) قید تنہائی کی سزا دینا جس کی میعاد سات دن سے زیادہ نہ ہو۔

(vii) قید تنہائی کی سزا کی میعاد چودہ دن سے زائد نہ ہو۔

(viii) قیدی کو ہتھکڑی لگانا۔ جیل کے اندر ہتھکڑی اور بیڑی عدالت کی اجازت کے بغیر ممنوع ہے۔

سنگین سزائیں:

قانون جیل خانہ جات <u>1894ء</u> کی دفعہ 47 میں دی گئی مندرجہ ذیل سزائیں سنگین تصور کی جائیں گی:

(1) سخت مشقت کی سزا جس کا دورانیہ 7 دن سے زیادہ اس قیدی کے بارے میں نہیں ہوگا جسے قید با مشقت کی سزا نہ دی گئی ہو۔

(2) (الف) معافی کی ضبطی کی میعاد 4 دن سے بڑھا دی جائے لیکن بارہ (12) دن سے زائد نہ ہو۔

(ب) حاصل کی گئی معافی میں ضبطی جو 12 دن سے زائد ہو۔

(ج) جیل کے درجہ گریڈ یا مزید سہولتوں سے محرومی جس کی میعاد تین ماہ سے زیادہ ہو سکتی ہے۔

(د) معافی سسٹم سے تین ماہ کے لیے خارج کر دینا۔

(ہ) معافی سسٹم سے اخراج کی میعاد کا تین ماہ سے زائد کر دینا۔

(و) اعلیٰ درجہ سے ادنیٰ درجہ میں مستقل تنزلی۔

سنگین سزائیں 2(ب)، 2(ج) اور سنگین سزاؤں کا مجموعہ جیسے 2(ج) اور 2 (ہ) سپرنٹنڈنٹ انسپکٹر جنرل کی پیشگی منظوری حاصل کیے بغیر نہیں دے سکتا۔

(3) قیدی تنہائی کادورانیہ جوسات دن سے زائد ہو۔

قید تنہائی کا زیادہ سے زیادہ دورانیہ 14 دن ہے اور قیدی کو دوبارہ قید تنہائی میں بند کرنے سے پہلے اتنا ہی وقفہ ضروری ہے۔

(4) قید تنہائی کی معیاد 14 دن سے زیادہ ہو لیکن 30 دن سے زائد نہ ہو۔

ایک ماہ سے زیادہ قید تنہائی کے لیے انسپکٹر جنرل کی پیشگی منظوری حاصل کرنا ضروری ہے۔

(5) جڑی ہوئی بیڑیاں (Link Fetters) تمیں 30 دن سے زائد میعاد کیلئے پہنائی جاسکتی ہیں لیکن یہ دورانیہ تین ماہ سے زیادہ نہیں ہونا چاہیئے۔ سیشن جج کی اجازت کے بغیر بیڑی لگانا ممنوع ہے

(6) سلاخوں والی بیڑیاں (Bar Fetters)

عالمی انسانی حقوق اور بین الاقوامی دستاویزات میں دیئے گئے قیدیوں کے حقوق

- ہر فرد کو زندگی، آزادی اور سلامتی کا حق ہے۔
- کسی فرد کو تشدد کا نشانہ نہیں بنایا جا سکتا، نہ ہی اس کے ساتھ ظالمانہ، غیر انسانی یا ہتک آمیز سلوک یا سزا کی اجازت ہے۔
- کسی فرد کو بلا وجہ گرفتار یا نظر بند نہیں کیا جا سکتا۔
- قانون کی نظر میں سب کو قانون کا یکساں تحفظ فراہم ہے
- ہر فرد کو انسانی حقوق کی پامالی کے خلاف با اختیار قومی عدالتوں سے دادرسی کا حق ہے۔
- کسی جرم کا الزام عائد ہونے پر ہر فرد کا حق ہے کہ اس کا فیصلہ آزاد، غیر جانبدار اور کھلی عدالت میں کیا جائے۔
- ہر ملزم کو بے گناہ تصور کیا جائے گا تا وقتیکہ کھلی عدالت میں قانون کے مطابق فیصلے کے بعد اسے مجرم پایا جائے۔
- کسی فرد کو کسی ایسے فعل کی سزا نہیں دی جا سکتی، جو وقت سرزدگی جرم نہیں تھا، نہ ہی کسی کو وقت سرزدگی مقررہ حد سے زیادہ سزا دی جا سکتی ہے۔

موجودہ دور میں مجرم کو سزا دینے کا مقصد اس کی اصلاح ہے۔ اس لئے دنیا کے تمام ممالک کے لئے ایسے قواعد مرتب کئے گئے ہیں جن کی مدد سے اتفاقی مجرم کو عادی مجرم بننے سے بچایا جا سکتا ہے اور سنگدل یا عادی مجرم کو ایسا ماحول فراہم کیا جاتا ہے کہ وہ مجرمانہ محرکات سے آزاد ہو کر معاشرے میں کھویا ہوا مقام حاصل کر سکے۔ ان قواعد کو اقوام متحدہ کے وضع کردہ قیدیوں سے سلوک کے کم سے کم معیارات UN standard minimum rules for the treatment of prisoners کا نام دیا گیا ہے۔

ان قواعد میں بتایا گیا ہے کہ ہر قیدی کا رجسٹر میں اندراج کس طرح ہوگا، مختلف کیٹگری کے قیدیوں کو الگ الگ رکھا جائے گا، حوالاتی سزا یافتہ قیدیوں سے الگ، عورتیں مردوں سے الگ، اور بچے بالغ افراد سے الگ۔ رہائش کی کم سے کم سہولتیں کیا ہوں گی، ذاتی صفائی کی کیا سہولت ہوگی، لباس اور بستر کا معیار کیا ہوگا، پینے کے لئے پانی اور خوراک کی فراہمی کا کیا نظام ہوگا۔ ورزش کھیل اور طبی سہولتوں کا کیا معیار لازم ہے، ڈسپلن اور سزا کی کیا حدود ہونگی، ہتھکڑی اور بیڑی کے استعمال پر پابندی کیوں لازم ہے، قیدی کس طرح اپنی شکایت پیش کر سکیں گے، بیرونی دنیا سے رابطے کی کیا شکل ہوگی، کتاب حاصل کرنے کی کیا سہولت ہوگی، مذہبی فرائض ادا کرنے کی آزادی کس طرح دی جائے گی۔

قیدی کا سامان کس طرح محفوظ کیا جائے گا، ایک جگہ سے دوسری جگہ قیدی کس طرح منتقل کئے جائیں گے، جیل کے حکام اور عملہ کن شرائط پر بھرتی کیا جائے گا اور ان کی صلاحیت اور کارکردگی کا معیار کیا ہوگا۔ اور حکام بالا جیل خانوں پر کس طرح نظر رکھیں گے، قیدیوں کو ایسے ماحول میں رکھا جائے گا کہ ان میں اور آزاد شہریوں میں فرق کم سے کم ہو قیدیوں کی اصلاح کے لئے تمام ممکنہ اقدامات کئے جائیں گے، جیل میں مشقت کے کیا اصول ہوں گے۔

ان قواعد میں سماعت کے دوران قید میں رکھے جانے والے افراد کے لئے خاص طور پر کہا گیا ہے کہ۔

- ایسے قیدیوں کو بے گناہ تصور کیا جائے گا اور ان سے ایسا ہی سلوک کیا جائے گا۔
- ایسے قیدیوں کو اپنے خرچ پر باہر سے کھانا منگوانے کی اجازت ہوگی۔
- ایسے قیدیوں کو اپنے کپڑے پہننے کی اجازت ہوگی اور اگر وہ جیل کے کپڑے پہنیں گے تو وہ سزا یافتہ قیدیوں کے لباس سے مختلف ہوں گے۔
- ایسے قیدی اپنے خرچ سے کتابیں اور اخبارات حاصل کر سکیں گے۔
- ایسے قیدیوں کو مفت قانونی امداد حاصل کرنے کی سہولت ہوگی۔

صوبائی ہوم سیکرٹری وانسپکٹر جنرل (جیل خانہ جات) کے پتہ معہ ٹیلی فون نمبر

نمبر شمار	نام وپتہ	ٹیلی فون نمبر	فیکس نمبر
۱	ہوم سیکرٹری گورنمنٹ آف پنجاب، سول سیکرٹریٹ لاہور	042-99211734-5	042-99211732
۲	ہوم سیکرٹری گورنمنٹ آف سندھ گراؤنڈ فلور، سول سیکرٹریٹ، بلڈنگ نمبر 2، شارع کمال اتاترک، کراچی	021-99211259 021-99211355 021-99211239	021-99211549
۳	ہوم سیکرٹری گورنمنٹ آف خیبر پختونخواہ، پشاور	091-9211121 091-9210071	091-9210201
۴	ہوم سیکرٹری گورنمنٹ آف بلوچستان سول سیکرٹریٹ کوئٹہ	0819202400	081-9201835
۵	انسپکٹر جنرل (جیل خانہ جات) لنک جیل روڈ، شادمان، لاہور پنجاب	042-99200582-570 042-99200644	042-37595016-7
۶	انسپکٹر جنرل (جیل خانہ جات) سندھ سنٹرل جیل، جیل روڈ، کراچی سندھ	021-99231084	021-99231418
۷	انسپکٹر جنرل (جیل خانہ جات) پشاور، خیبر پختونخواہ	091-9210937	091-9210937
۸	انسپکٹر جنرل (جیل خانہ جات) سمنگلی روڈ شہباز ٹاؤن، کوئٹہ بلوچستان	081-9202707	081-9201567